UNIVERSAL
LIBRARY
OU_226229
UNIVERSAL
LIBRARY

قد جاءکم برهان من ربکم و انزلنا الیکم نورا مبینا

نجات الاحباب فی
مناقب
المصطفیٰ و الاصحاب

الحمد للہ کہ کتاب نایاب تصنیف زبدۃ المدققین عمدۃ المحققین
مولوی شاہ سراج الیقین صاحب باہتمام کمترین
محمد قمر الدین بن جناب حاجی شیخ محمد یعقوب صاحب مرحوم
مالک مطبع احمدی

در مطبع صوفی واقع [illegible] مطبوع گردید

خطبۂ کتاب از مصنف عالی جناب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حمد و صلوٰۃ کے بعد یہ عاجز و مسکین المسمے بہ محمد سراج الیقین برادران دین صداقت گزین کی خدمت مین عرض کرتا ہے کہ رسالۂ ہذا نافعۂ عجالہ موسوم بہ نجات المحبّین معروف بہ جامع المناقب حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل اور اصحاب کبار عالی وقار کے مناقب مین بڑی بڑی احادیث صحیحہ اور روایات معتبرہ کے ساتھ لکھا گیا ہے چنانچہ ہمارے جناب فضیلت مآب مجمع فضل و کمال برگزیدۂ حضرت ذو الجلال واقف اسرار جلی و خفی مولوی حافظ قاری حاجی محدث مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی مدرسہ جامع العلوم کانپور کے افسر و مدرس اعلےٰ عم فیضہم و دام برکاتہم نے اسکو اول سے تا آخر دو مرتبہ حرف بحرف ملاحظہ فرمایا۔ ہان جس بات مین شبہہ پایا اُسکو مزین بہ اصلاح فرمایا چنانچہ جناب ممدوح نے اس کتاب کے آخر مین اپنے دستخط خاص بھی بنائے ہین ناظرین ملاحظہ فرماوینگے۔

فہرست مضامین کتاب

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱	خطبہ کتاب	۸۴	تیسرے فصل امیرالمومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل ومناقب مین۔
۷	جناب سرورعالم کو ساتھ عشق ومحبت رکھنے کا حال		
۱۰	فضائل درود شریف	۹۷	چوتھی فصل امیرالمومنین حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل ومناقب مین
۱۵	ذکر اجداد کرام حضرت خیر الانام مع ثبوت اسلام علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام	۱۰۹	پانچوین فصل امیرالمومنین حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا کی ولادت باسعادت اور فضائل ومناقب کے بیان مین
۲۵	بیان ولادت باسعادت جناب سرورکائنات		
۲۹	بیان فضائل جناب سرور کائنات مفخر موجودات صلعم		
۵۴	بیان فضائل عالیجناب اصحاب مہتدین رضوان علیہم اجمعین۔ اسمین پانچ فصلین ہین۔	۱۲۵	احوال فضیلت اشتمال حضرت بلال سید الابدال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
۵۷	پہلی فصل جملہ اصحاب عالی جناب رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مناقب مین	۱۳۷	حالات فضیلت سمات حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ
۷۱	دوسری فصل امیرالمومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل مین		عبارت جناب مولانا مولوی نامور شہر فعلیہ صاحب مدرس اعلیٰ مدرسہ جامع العلوم کانپور خاتمہ کتاب

قد جاءکم برهان من ربکم وانزلنا الیکم نورا مبینا

الحمد للہ کہ کتاب لاجواب تصنیف زبدۃ المدققین عمدۃ المحققین مولوی حافظ شاہ سراج الیقین مسمّٰے

نجات الاحناف

مناقب

المصطفیٰ والاصحاب

باہتمام کمترین محمد قمر الدین بن حاجی شیخ محمد یعقوب صاحب مرحوم مالک مطبع احمدی

در مطبع یوسفی واقع کانپور مطبوع گردید

تقریظ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکۡبَرُ وَلَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِ اما بعد صلوۃ وسلام اُس نبی خیر الانام حبیب یزدان محبوب رحمن پر کہ جسنے خلق خدا کو دین بر حق کیطرف بُلایا اور گنجینۂ قلوب مومنین و مسلمین کو دولت ایمان باکمال و نعمت ایقان بےزوال سے مالا مال فرمایا اور لاکھوں رہروان بادیۂ ضلالت کو شاہراہ شریعت غرا و طریقت بیضا کی رہنمائی عطا فرمائی اور کروروں راہ سپر مائیہ جہالت کو شمع معجزات باہرات کی تجلی سے تیرگی ظلمات کفر و عصیان سے رہائی مرحمت فرما کے قوت قدرت ربانی اور وسعت رحمت یزدانی کی کیفیت دکھائی مرحبا ای معجز نمای اِقۡتَرَبَتِ السَّاعَۃُ وَانۡشَقَّ الۡقَمَرُ مرحبا ای گوہر دریای اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ مرحبا ای صدر آرای سِدۡرَۃُ الۡمُنۡتَھٰی مرحبا اے مراحل پیمای

سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی مرحبا ای بدر سمای قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی مرحبا
ای صدر ایوان دَنٰی فَتَدَلّٰی مرحبا ای بشیر بشارت آگین اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا
وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا مرحبا ای شمع شبستان دَاعِیًا اِلَی اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا
مرحبا ای بلبل نغمہ سرای کُنْتُ نَبِیًّا وَّاٰدَمُ بَیْنَ الْمَآءِ وَالطِّیْنِ مرحبا ای مصدر
انعامہای وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ مرحبا ای سرور عالم فخر بنی آدم
رسول اکرم شفیع الامم شہنشاہ دوسرا محبوب کبریا امام الہدیٰ کہف الوریٰ مرحبا لک
سراج الانبیا تاج الاولیا شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ
وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وذریاتہ تسلیما کثیرا کثیرا **مسلمانو** پہلے اس بات سے
آگاہ ہو کہ جو محفل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے منعقد کرو اُسمین کسی طرح کی بدعت
نہونے دو جھوٹ وغیبت اِدھر اُدھر کے قصّے کہانی خرافات واہیات باتون کا
لحاظ رکھو اور اس بات کا خیال زیادہ رکھو کہ آپکی محفل قدس مین حقہ ہرگز نہ آنے دو
اسواسطے کہ راویان ثقات کی روایات وحکایات معتبرہ ومستندہ سے صاف ظاہر
ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حُقّہ کو نہایت ناپسند فرماتے ہین اور حُقّہ نوش آپ کی
محفل قدس مین جانے نہین پاتے ہین چنانچہ اس باب مین ایک روایت حضرت
مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے در الثمین مین نقل کی ہے وہ یہان یہ

بجنسہ حوالہ تحریر ہوتی ہو ملاحظہ ہو اَلْحَدِیْثُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُوْنَ اَخْبَرَنِیْ سَیِّدِیْ الْوَالِدُ قَالَ کَانَ رَجُلَانِ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ اَحَدُھُمَا عَالِمٌ عَابِدٌ وَّالْاٰخَرُ عَابِدٌ لَیْسَ بِعَالِمٍ فَرَأَیَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَاعَۃٍ وَّاحِدَۃٍ عَلٰی صُوْرَۃٍ وَّاحِدَۃٍ کَاَنَّہٗ اَذِنَ لِلْعَابِدِ اَنْ یَّدْخُلَ فِیْ مَجْلِسِہٖ وَلَمْ یَأْذَنْ لِلْعَالِمِ فَسَأَلَ الْعَابِدُ بَعْضَ الْقَوْمِ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ ھُوَ یَمُصُّ التَّنْبَاکَ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَکْرَھُہٗ فَلَمَّا کَانَ الْغَدُ دَخَلَ عَلَی الْعَالِمِ فَوَجَدَہٗ یَبْکِیْ لِمَا رَأَی لَیْلَۃً فَاَخْبَرَہٗ عَنِ السَّبَبِ فَتَابَ عَنْ سَاعَتِہٖ ثُمَّ رَأَیَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّیْلَۃِ الْاٰتِیَۃِ عَلٰی صُوْرَۃٍ وَّاحِدَۃٍ کَاَنَّہٗ اَذِنَ لِلْعَالِمِ وَقَرَّبَہٗ مِنْہُ یعنی اٹھائیسوین حدیث مین فرماتے ہین کہ جناب والد نے مجھسے فرمایا کہ دو آدمی صالحین مین سے تھے ایک شخص تو عالم بھی تھا اور عابد بھی اور دوسرا عابد تھا عالم نہ تھا دونون مشرف ہوئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے ایک ہی وقت اور ایک ہی صورت مین تو عابد کو اجازت ہوئی کہ مجلس مبارک مین داخل ہو اور عالم کو اجازت نہوئی تو عابد نے کسی شخص سے دریافت کیا کہ کیا سبب ہے عالم کو اجازت نہوئی تو اُسنے کہا کہ یہ حقّہ پیتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حقّہ ناپسند فرماتے ہین جب دوسرا دن ہوا تو یہ عابد اُس عالم کے پاس گیا دیکھا کہ وہ رات کے معاملہ سے رو رہا ہے بوجہ نہونے اجازت کے تو اُس عابد نے

سبب اُسکا بیان کیا اُس عالم نے اُسیوقت حُقّہ سے توبہ کی پھر دوسری شب کو دونون نے دیکھا ایک ہی صورت پر کہ اذن دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عالم کو حاضری کا اور اپنے حضور مین بُلا لیا **اور کرامات عزیزی** مین لکھا ہے کہ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز قدس سرہ العزیز ایک روز حدیث شریف کا وعظ فرما رہے تھے کہ ایک شخص آپ کے سامنے آیا آپ نے انگشت سے اشارہ کیا اپنی پُشت کیطرف یعنی ادھر آؤ جب وعظ سے فراغت ہوئی تو اُنھون نے عرض کیا کہ شب کو مین نے خواب مین دیکھا کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے ہین اور آپ حضرت کے سامنے بیٹھے ہوئے حدیث شریف کا وعظ فرما رہے ہین اور مین حاضر ہوا تو آپ نے اسیطرح انگشت سے اشارہ پس پُشت بیٹھنے کا فرمایا تھا اور اب مین جو اسوقت حاضر ہوا تو بھی ایسا ہی کچھ اشارہ فرمایا گیا اسکا کیا سبب ہے مولانا صاحب نے فرمایا کہ تم حقہ بہت پیتے ہو تمھارے مُنھ سے بو آتی ہے اور حضور مین ناپسند ہے **فائدہ** اول تو اس بات کو بالیقین جان لینا چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فِی الْیَقْظَۃِ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ عَلٰی صُوْرَتِیْ رَوَاہُ اِبْنُ مَاجَۃَ یعنی حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے دیکھا مجکو خواب مین پس تحقیق دیکھا

اُسنے مجکو عالم بیداری مین اسلیے کہ شیطان نہین ظاہر ہوسکتا میری صورت پر روایت
کی یہ حدیث ابن ماجہ نے اور اُسی کتاب مین حضرت عون بن ابی جحفہ نے اپنے باپ سے
روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے دیکھا مجکو خواب مین پس گویا
دیکھا اُسنے مجکو حالت بیداری مین اسواسطے کہ شیطان قدرت نہین رکھتا میری صورت
بننے کی غرضکہ اس مضمون کے احادیث بکثرت وارد ہوئی ہین دوسرے ایسے ایسے
بزرگان دین کا ارشاد و بیان جنکی ذات فخر ہندوستان بلکہ موجب روشنی دین و
ایمان کا ہے اور تمام ہندوستان کے بڑے بڑے عالم و فاضل جنکی سند لیتے چلے آئے کبھی غلط
و خلاف نہین ہوسکتا اور ان حضرات کی مقبولیت کا درجہ اس حد کو پہونچا تھا کہ یہ
بزرگوار جب حدیث شریف کا وعظ فرماتے تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود بنفس نفیس
انکی طرف متوجہ ہوجاتے تھے جیسا کہ ابھی حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب کی روایت
سے ظاہر ہوا پس مسلمانون کو چاہیے کہ ان روایات کو خواب و خیال تصور نکرین اور
ان پر اپنا عقیدہ صحیح رکھین مین اکثر دیکھتا ہون کہ جو لوگ محفل میلاد شریف مین
حاضر ہوتے ہین انکی تواضع مدارات کے لیے حقہ پیش کیا جاتا ہے اور تا وقتیکہ حالات آپکے
شروع نہین ہوتے برابر حقہ کشی ہوتی ہے اور ساری محفل بدبو سے گونج جاتی ہے اور
اس بدبو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نفرت کا حال معلوم ہوچکا ہے پس

مسلمانون کو چاہیے کہ اسمین کسی کی رعایت نکرین اور حاضرین خود اسکا لحاظ رکھین کہ تھوڑی دیر کے واسطے محفل اقدس مین کسی طرح کی سوء ادبی و گستاخی نہونے پاوے

جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشق و محبّت رکھنے کا حال

ای بھائیو خوب سمجھو اور آگاہ ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خلوص دل سے محبّت رکھنا اور آپکے نام پر اپنا مال و زر لٹانا اور صرف کرنا کسی حیلہ سے ہو خصوصًا تقریب میلاد شریف مین یہ بہت بڑا ذریعہ و وسیلہ ہے اپنی نجات و مغفرت کا اور بڑا باعث اور سبب ہے رضامندی اور خوشنودی جناب احدیت کا چنانچہ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ در الثمین مین فرماتی ہین اَلْحَدِیْثُ الثَّانِیْ وَالْعِشْرُوْنَ اَخْبَرَنِیْ سَیِّدِی الْوَالِدُ قَالَ کُنْتُ اَصْنَعُ فِیْ اَیَّامِ الْمَوْلِدِ طَعَامًا صِلَۃً بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَفْتَحْ لِیْ سَنَۃً مِّنَ السِّنِیْنَ شَیْءٌ اَصْنَعُ بِہٖ طَعَامًا فَلَمْ اَجِدْ اِلَّا حِمَّصًا مَقْلِیًّا فَقَسَّمْتُہٗ بَیْنَ النَّاسِ فَرَاَیْتُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبَیْنَ یَدَیْہِ ھٰذِہِ الْحِمَّصُ مُتَبَھِّجًا بَشَّاشًا یعنی بائیسوین حدیث شریف مین فرماتے ہین کہ حضرت والد ماجد فرماتے تھے میرا دستور تھا کہ ایام مولود شریف مین کھانا پکوایا کرتا تھا خوشی میلاد شریف کا ایک سال کچھ میرے پاس نہ تھا کہ کھانا پکواؤن آخر جب کچھ میسر نہ آیا تو مین نے بھنے ہوئے چنے منگائے اور لوگون مین تقسیم کرائے شب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا

توکیا دیکھتا ہون کہ آپ کے حضور مین وہ بھنے ہوئے چنے رکھے ہین اور آپ بہت شاد و بشاش
ہین سبحان اللہ جس فعل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہون اور پسند فرمائین وہ
کیونکر وسیلہ نجات و مغفرت نہو مدارج النبوۃ مین روایت ہی کہ ایک روز ایک شخص
آپکے حضور مین حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین آپ کو اپنے اہل و عیال دولت
ومال سب سے زیادہ دوست رکھتا ہون اور جسوقت آپ کے جمال مبارک کا خیال میرے
دل مین آتا ہی تو مجھسے ہرگز ضبط و صبر نہین کیا جاتا ہی جب تک کہ حضور مین نہین آتا
ہون کیا عرض کرون جسقدر اپنے دل کو بیتاب و بیقرار پاتا ہون اور زیادہ تر بیقراری
مجھے اسوقت ہوتی ہی کہ جب مین اپنی موت اور حضور کی وفات کو خیال کرتا ہون کہ
آپ بہشت اعلیٰ مین تشریف لیجائینگے اور وہان نبیین و صدیقین و شہدا و صالحین
آپ کی رفاقت و حضوری مین جگہہ پائینگے پس اگر مین بہشت مین جاؤنگا تو اُس مقام اعلےٰ
پر کیونکر پہونچکر آپ کے جمال مبارک کا حظ اُٹھاؤنگا جب یہ بات اُس عاشق صادق کی
زبان پر آئی تو اللہ جل شانہ نے آیۂ شریفہ نازل فرمائی وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ
فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ
وَالصّٰلِحِيْنَ یعنی جسنے اطاعت کی اللہ اور رسول کی پس یہ لوگ ساتھ ہونگے
اُن لوگونکے جنپر انعام کیا ہی اللہ تعالیٰ نے وہ لوگ نبیین و صدیقین و شہدا و

وصالحین ہین جب یہ آیہ شریفیہ نازل ہوئی تو آپ نے اُس شخص کو بلایا اور آیہ شریفیہ پڑھکر
اُسکا مضمون سمجھایا وہ اس مژدۂ جانفزا کو سُنکر اسقدر خوشی مین آیا کہ اپنے جامہ مین
پھولا نہ سمایا مدارج النبوۃ مین روایت ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام
حضرت ثوبانؓ سوجان سے آپ پر شیفتہ اور عاشق زار تھے اور اسقدر آپکی محبت مین
گرفتار کہ جب آپ کو نہ دیکھتے تو کسیطرح صبر نہ آتا ہر چند ضبط کرتے مگر کسی طرح دل قرار نہ پاتا
چنانچہ ایک روز آپ کے حضور مین حاضر تھے اور رنگ اُنکے چہرے کا متغیر اور آثار غم و
الم کے ظاہر تھے آپنے پوچھا ای ثوبانؓ کیا حال ہے تجھے کس بات کی فکر اور کیسا ملال
ہے عرض کیا کہ مجھے نہ کوئی بیماری ہے اور نہ کسی طرح کا کوئی سبب دل آزاری ہے لیکن
جب حضور کو نہین دیکھتا ہون تو سخت بیخودی مجھپر طاری ہوتی ہے جب حضورؐ مین
آتا ہون تو جمال جہان آرا دیکھکر کسقدر تسکین پاتا ہون اور جب آخرت کا خیال مجھے
آتا ہے تو اس اندیشہ سے دل میرا لرز جاتا ہو کہ حضورؐ وہان جنت الاعلی مین تشریف
رکھینگے اور نبیین و صدیقین و شہدا و صالحین حضرت کی رفاقت مین رہینگے اور مین
بہشت کے کسی ادنی مقام مین پڑا ہونگا تو کسطرح حضور کو دیکھ سکونگا جب یہ حال صداقت
مآل آپکے عشق و محبت کا ثوبانؓ کی زبان پر آیا تو اللہ جل شانہ نے آیہ شریفیہ موصوف الصدر
کو نازل فرمایا حضرت صفوان بن قدامہ فرماتے ہین کہ مین ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم کے حضور مین حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا حضرت اپنا دست مبارک دیجیے مین
بیعت کرتا ہون مجھے غلامی مین لیجیے آپنے دست مبارک دیا مین نی بیعت سی مشرف
ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے آپکے ساتھ محبت بیحد ہی فرمایا کہ تیری
یہی محبت باعث نجات آخرت او سبب دخول جنت ہی صحیح بخاری اور مسلم مین حضرت
انس رضی اللہ تعالی عنہ سی مروی ہی کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قیامت کب آئیگی آپنے ارشاد فرمایا کہ کمبختی کے ماری تونے اُسکے لیے کیا سامان
کیا ہی اُسنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین نے اُسکے لیے بہت سا نماز روزہ تو طیار نہین
کیا ہی مگر اتنی بات ہی کہ اللہ تعالی اور اُسکی رسول کو دوست رکھتا ہون آپنے فرمایا
کہ تو اُسی کے ساتھ ہوگا جس سی محبت رکھتا ہی حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے
ہین کہ مین نے مسلمانون کو کسی بات پر اسقدر خوش ہوتی نہین دیکھا جسقدر اس بات سی خوش
ہوئی بعد مسلمان ہونیکی سبحان اللہ کیا مراتب ہین عاشقان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

فضائل درود شریف

جاننا چاہیے کہ آپکے عشق و محبت کی نشانیون مین سی ایک نشان و پہچان یہ ہی کہ جب کسی کے
سامنے آپ کا ذکر مبارک آئے تو وہ بکمال ادب مؤدب ہوجائے اور نہایت تعظیم و تکریم کے ساتھ
بدل متوجہ ہو کر آپکے حالات وسیلۂ نجات کو سُنے اور آپ پر درود شریف پڑھے

ترمذی شریف مین حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی کہ جناب سرورِ عالم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ذلیل و خوار ہو وہ شخص جسکے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ
مجھپر درود نہ پڑھے اور طبرانی نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہی
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی میرا نام سنے اور وہ مجھپر درود نہ پڑھے وہ شقی
ہی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی کہ کُل نمازین اور دعائین معلق کیجاتی
ہین زمین اور آسمان کے درمیان مین اور نہین صعود کرنے پاتی اُنمین کوئی چیز بارگاہ احدیت
مین جبتک کہ نہ پڑھی درود شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت مین جناب
اسیوجہ سے بعض علما کے نزدیک تشہد مین درود پڑھنا واجب اور اکثر کے نزدیک مستحب ہے
اور مدارج النبوۃ مین حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہی کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد شریف مین تشریف لیجاتے تو پہلے درود شریف پڑھتے
پھر فرماتے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اور جب مسجد سے
باہر تشریف لاتے تو فرماتے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ
اور ترمذی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہی کہ جس مجلس مین
اللہ جل شانہ کا ذکر نکیا جائے اور اسکے حبیب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر
درود شریف نہ پڑھا جائے تو قیامت کے روز وہ مجلس حاضرین پر حسرت ہوگی یعنی

وہ لوگ اپنی اس غفلت اور قصور پر پچھتائینگے اور سخت ندامت و خجالت اٹھائینگے اور طبرانی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مرفوعًا روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی درود بھیجیگا مجھپر صبح و شام تو ڈھونڈھ لیگی اسکو شفاعت میری قیامت کے دن اور ابن ماجہ نے سہل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ سے یہ حدیث شریف روایت کی لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یعنی نہین ہوتی نماز اس شخص کی جو نہین بھیجتا درود نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر حاشیہ دلائل الخیرات مین بحوالہ زرقانی حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی کے فرشتون مین ایک فرشتہ ہے کہ حق تعالی نے تمام دنیا کے لوگونکی باتون کے سُننے کی قوت اُسے عنایت فرمائی ہے جب میرا انتقال ہوگا تو وہ فرشتہ میری قبر پر قیامت تک کھڑا رہیگا پس جو کوئی میری اُمت سے مجھپر درود بھیجیگا تو وہ فرشتہ اُس شخص کا نام اور اُسکے باپ کا نام لیکر مجھسے عرض کریگا کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم فلان شخص نے جو فلان شخص کا بیٹا ہے آپ پر درود بھیجا ہے پس حق سبحانہ تعالی اُس شخص کو ہر درود کے عوض دس بار اُسپر اپنی رحمت اُتاریگا اور حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ درالثمین کی سولھوین حدیث مین فرماتے ہین کہ جناب والد ماجد نے مجھسے فرمایا کہ

درود شریف اس صیغہ سے پڑھا کرو اللھم صل علی النبی الامی وآلہ وبارک
وسلم اور فرمایا کہ مین نے خواب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین اسکو پڑھا
اور آپنے پسند فرمایا اور مولانا ممدوح فیوض الحرمین مین فرماتے ہین کہ جب مین نے آپ پر درود پڑھا
آپ مجھسے خوش ہوئے اور انشراح فرمائی اور ظاہر ہوئے یعنی اپنی زیارت سے مشرف فرما اور کتاب
مذکور کے دوسرے مقام پر فرماتے ہین کہ دیکھا مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت خوش ہوتے
اُس شخص سے جو آپ پر درود پڑھے اور آپکی مدح کرے اور مین نے دیکھا آپ کو ظاہر فیض صحبت پہنچانیوالا
مانند مشائخ صوفیہ کی مجلس افاضت مین اور مین آپکے حضور مین ہون اور حضرت ابو رافع
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب کسی کا کان بولے تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
پر درود شریف پڑھے اور جب کوئی شخص کوئی بات یا کوئی چیز بھول جائے تو درود شریف پڑھے
اسکی برکت سے وہ بھولی ہوئی بات یاد آجائیگی اور وہ گم شدہ چیز ملجائیگی شفائے قاضی عیاض
اور مواہب لدنیہ مین آیا ہے کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی مجھپر درود
بھیجے کتاب مین یعنی بروقت لکھنے نام مبارک آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کے تو ایک
فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے اور وہ ہمیشہ طلب مغفرت کرتا ہے اُس درود خوان کیواسطے اللہ تعالیٰ
کی جناب مین جبتک کہ باقی رہے اُس کتاب مین نام پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کا
اور جاننا چاہیے کہ گھر سے نکلنے کے وقت سفر کی نیت سے اور سواری پر سوار ہونے

اور گھر سے بازار جانے اور وہان سے پھر آنے اور خرید و فروخت کے وقت اور دعوت مین جانے
اور وہان سے مراجعت کرنے اور کسی قسم کی ضرورت پیش آنے اور لونڈی غلام کے بھاگ
جانے اور غفلت کے طاری ہونے اور طاعون کے آنے اور غم و الم مصیبت کلفت کے پیش ہونے کے
وقت اور پانی مین اس خوف سے کہ ڈوب جائے اور اُسوقت کہ مولی کھائے اور جسوقت کہ بھوک و
پیاس غالب ہو اور جبکہ جناب حدیث سے کسی چیز کا طالب ہو اور کھانا کھانے اور پانی پینے
اور سہواً گناہ ہوجانیکے وقت لازم ہے کہ گناہ ہونیکے وقت پہلے استغفار کرے پھر درود شریف پڑھے
تو یہ درود شریف اُس گناہ کا کفارہ ہوجائیگا اور جناب باری تعالی مین شفاعت کرکے
اُس عاصی کو بخشائیگا اور مصافحہ کرنے اور اُس جماعت مین حاضر ہونے کے وقت جو
مخصوص خدا کے لیے اور شعار اسلام ہے اور کلام مجید کی تلاوت شروع کرنے اور ختم کرنے اور
احادیث پڑھنے اور پڑھانے اور وعظ فرمانے کے وقت اور وہ علم جسکی شرعاً ممانعت نہو جب
اُسکو پڑھے یا پڑھاوے اور جب کوئی چیز جسکا دیکھنا شرعاً جائز ہے اچھی معلوم ہو اور پسند آئے
مانند بوے گل و عطر وغیرہ کے غرضکہ ان سب اوقات مین جنکا ذکر کیا گیا اور انکے علاوہ جنکا
مذکور بخیال طوالت چھوڑ دیا درود شریف کا پڑھنا باعث ہزاران خیر و برکات اور
موجب بے پایان ثواب و حسنات کا اور بہت بڑا وسیلہ بخشش و نجات کا ہے بعض لوگ کم ہمت
بدبخت کہتے ہین کہ تمام عمر مین فقط ایک ہی مرتبہ درود شریف کا پڑھ لینا کافی ہے

اسواسطے کہ وجوب درود شریف کے پڑھنے کا تمام عمر مین ایک ہی مرتبہ ہے زیادہ کی ضرورت نہین فرض واجب کو ادا کر لینا چاہیے افسوس ہے ایسی ہمت و فراست پر سمجھنے مانا کہ درود شریف کا پڑھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تمام عمر مین ایک ہی مرتبہ واجب ہے لیکن یہ تو دیکھنا چاہیے کہ کثرت درود شریف مین کیسی کیسی فضائل حدیث شریف مین آئے ہین اور بندگان خاص نے اسکے ورد سے کیا کیا مراتب عالیہ پائے ہین اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانون کو بکثرت درود شریف کے پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اُسکے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اور تصدق مین ہمارا خاتمہ بالخیر ہوجائے آمین یارب العالمین بحرمت طٰہٰ ویٰسین

ذکر اجداد کرام حضرت خیر الانام مع ثبوت اسلام علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام

جاننا چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جد بزرگوار حضرت عبد المطلب کا اصلی نام نامی شیبہ ہے اور آپکو شیبۃ الحمد بھی کہتے ہین اسواسطے کہ آپ اعمال حسنہ و افعال حمیدہ مین بے نظیر اور بہت بڑے غربا پرور اور محتاجون و بیکسون کے دستگیر تھے اور آپکا لقب عبد المطلب اسوجہ سے ہوا کہ آپکے والد ماجد حضرت ہاشم نے آپکی صغر سنی مین وفات پائی آپکے چچا کہ اُنکا نام مطلب تھا اُنھون نے آپکی پرورش فرمائی اور عرب کا دستور یہ تھا کہ جو یتیم جسکے ہاتھ سے پرورش پاتا تھا وہ اسی کے نام سے بشمول عبد منسوب کیا جاتا تھا مواہب لدنیہ مین ہے کہ خضاب سیاہ اِنہی کی ایجاد ہے جب آپکی عمر ایک سو چالیس برس کی آئی تو عام الفیل کے آٹھوین سال آپ نے

وفات فرمائی اور جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف اُسوقت مین آٹھ برس
کی تھی اور حضرت عبدالمطلب کے والد ماجد کا نام عمرو ہے اور ہاشم انکو اسوجہ سے کہتے ہین
کہ ایام قحط مین آپ لوگون کو بُلاتے تھے اور کمال سخاوت و مروت اہتمام انتظام مہمانداری کے
ساتھ ان کو ثرید کھلاتے تھے ثرید اُس کھانے کا نام ہے کہ روٹی توڑ توڑ کر شوربای گوشت
مین ملاتے ہین اور خود کھاتے اور مہمانون کو کھلاتے ہین اور ہاشم کے معنے ہین
توڑنے والا پس جب آپ نے اسطرح سے ثرید لوگون کو کھلایا تو لقب آپکا ہاشم قرار پایا اور جب
آپ کو بعالم شباب مقام غزہ علاقہ شام مین جانے کی نوبت آئی تو وہین آپنے وفات فرمائی
اور حضرت ہاشم کے والد بزرگوار کا لقب عبد مناف و نام مغیرہ اور کنیت ابو الشمس ہے بڑے
صاحب جمال اور خوبروئی مین بیمثال اور مکارم اخلاق مین شہرۂ آفاق اور محاسن اعمال
مین باکمال تھے اور آپکے والد ماجد کا نام زید اور لقب قُصَیّ اور مجمع تھا اور یہ لقب آپ کا
اسوجہ سے ہوا کہ قوم قریش بوجہ غلبہ بانی بنی خزاعہ کے مکہ معظمہ سے نکلکر پراگندہ و پریشان
ہوگئے تھے پھر آپکی کوشش سے سب لوگ مکہ معظمہ مین آئے اور اُجڑے ہوئے مکان آباد فرمائے اور
آپ کے والد بزرگوار کا نام حکیم اور لقب آپکا کلاب تھا مواہب لدنیہ مین مسطور ہے کہ آپ کی
شرافت و سرداری قبیلۂ قریش مین مشہور ہے اور آپ کے والد ماجد کا نام کعب ہے آپ بھی
قوم قریش مین رئیس معظم اور سردار باوقار اور معزز نامدار تھے جمعہ کے روز باجماعت

مع خطبہ پہلے نماز اُن ہی نے پڑھائی ہی اور بعد نماز جمعہ بطور وعظ لوگون کو اتباع
نبی آخر الزمان کی نصیحت فرمائی اور آپ ہمیشہ لوگون کو پند و وعظ فرماتے تھے اور دین حق
کا ذوق و شوق دلاتے تھے اور فرماتے تھے کہ وہ نبی برحق میری اولاد سے پیدا ہوگا اور نور
نبوت اُسکی پیشانی سے ہویدا اور آپکے والد ماجد کا نام لوئی تھا یہ بھی نہایت نیک نام
اور قریش مین بڑے حاکم مقبول الانام تھے اور آپکے والد ماجد کا نام غالب تھا یہ بھی قوم قریش
کے سردار اور قبائل عرب مین ممتاز اور مرجع روزگار تھے اور آپ کے والد ماجد کا نام فہر اور
لقب قریش تھا قرۃ العیون شرح سرور المحزون مین لکھا ہی کہ قریش ایک جانور دریائی
کا نام ہی اور وہ جانور بہت بڑا اور ایسا زور آور ہی کہ کوئی جانور اسکو شکار نہین کر سکتا
اور وہ سب پر غالب رہتا ہی اسیوجہ سے آپکا لقب قریش قرار پایا کہ قبائل عرب سے
کوئی کبھی آپ پر غالب نہین آیا اور آپکے والد بزرگوار کا نام مالک ہی یہ بھی ہمیشہ اپنی
قوم پر غالب رہے اور غربا کی پرسان اور محتاجون کی حال کی نگران اور بیکسون کی راحت رسانی
کے طالب رہے اور آپکے والد بزرگوار کا نام نضر اور کنیت ابو النضیر تھی اُنھون نے اپنی رحلت کے
قبل ایک روز اپنی قوم کو بُلایا اور ارشاد فرمایا کہ تم حضرت اسمعیل و ابراہیم علیہما السلام کی
اولاد مین ہو اور تمنے یہ عزت پائی کہ ریاست عرب تمھاری ہاتھ آئی لہذا تمکو مناسب ہے
کہ اعمال صالحہ کے ساتھ احکام الٰہیہ کو بدل و جان بجالاؤ اور کسی منہیات شرعیہ کے قریب

ہرگز نجاو اور آپکے والد ماجد کا نام کنانہ ہے یہ بھی رئیس الاعظم اور شریف مکرم تھے انچاس برس
کی عمر مین نضر انکے گھر پیدا ہوئے اور جب نوے برس کی عمر آئی تو آپنے یمن مین جاکر وفات
فرمائی یہ بھی اپنی قوم کو ہمیشہ شعار اسلام کی نصیحت فرماتے رہے اور منہیات شرعیہ کے
نزدیک جانے سے ڈراتے رہے اور آپکے والد ماجد کا لقب مدرکہ عمر یا عامر نام ہے اور مدرکہ
آپکو اسوجہ سے کہتے ہین کہ ایک روز آپنے خرگوش کا پیچھا کیا اور اسقدر تیز دوڑے کہ
اُسکو جالیا اُسی روز سے آپکا لقب مدرکہ مشہور ہو گیا اور آپکے والد ماجد کا نام الیاس ہے
اور یاس کے معنے ناامیدی کے ہین اور الف و لام اسمین تعریف کا ہے ساتھ فتح اول کے
اور آپکے والدین شریفین اولاد سے مایوس ہو گئے تھے جب ایسی حالت یاس مین خداوند تعالے
نے انھین پیدا فرمایا تو انکا نام الیاس رکھا جب آپ سن تمیز کو پہونچے تو پہلے اولاد حضرت
اسمٰعیل علیہ السلام کو تبعیت دین ابراہیمی کی دعوت فرمائی اور جب یہ بزرگی اور
دانشمندی مین طاق ہوئے تو تمام قوم عرب نے انکی متابعت پر کمر باندھی اور شہرہ آفاق
ہوے اور آپکے والد ماجد کا نام مضر ہے یہ بھی ملت حنفیہ کی متابعت کے ساتھ مسلمان
باایمان تھے اور بہت بڑے دیندار خوش الحان اور آپکے والد ماجد کا نام نزار اور
کنیت ابو ربیعہ تھی جب یہ پیدا ہوے تو انکے والد نے انکی دونون آنکھون کے درمیان مین
نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو چمکتے پایا پس اسی خوشی مین ہزار اونٹ ذبح کیے

اور بڑی خوشی کے ساتھ بطور دعوت لوگون کو بلایا اور انواع اقسام کا کھانا پکوا کر
سب کو کھلایا اور فرمایا کہ اس خوشی مین جو کچھ صرف کیا جائے وہ قلیل ہے ایسی محل پر
صرف کثیر کرنا یہ شکران نعمت کی دلیل ہے اللہ اکبر دعوت ولیمہ اسکا نام ہے ہزار اونٹ ذبح کر کر
کھانا پکوانا اور لوگون کو کھلانا بجز ان ہی حضرات کے اور کسکا کام ہے جب انکے والد انکے
پیدا ہونے کی خوشی مین ہزار اونٹ ذبح کر کے کھانا پکوایا اور فرمایا ھٰذا نزارٌ یعنے یہ قلیل ہے
تو اسی جہت سے نزار انکا نام قرار پایا کما فی المواہب اور آپکے والد ماجد کا نام معد اور
کنیت ابو قضاعہ ہے اور معد کہتے ہین تازہ میوے کو اور چونکہ اللہ تعالی نے انکو کمال
باحسن و جمال پیدا کیا لہذا انکا نام معد رکھا گیا اور انکو آٹھ بیٹے تھے انمین سے چار بہت
بڑے بہادر اور دلیر منجملہ انکے ایک ضحاک بن معد تھے کہ یہ ایکبار چالیس ہزار آدمیون کے
ساتھ ایک جماعت بنی اسرائیل پر چڑھ دوڑے اور انکا کشت و خون کر کے سب مال و
متاع لوٹ لیا اور بقیۃ السیف کو گرفتار کر لیا نبی اسرائیل نے اسوقت کے نبی سے بنی عدنان
کے واسطے دعای بد کا استغاثہ کیا انھون نے چاہا کہ رو بقبلہ ہو کر بد دعا کرین جناب باری تعالی
سے وحی نازل ہوئی کہ اس ارادے سے باز آؤ اور انکی بد دعا کے واسطے ہرگز ہاتھ نہ اٹھاؤ
ہم انکے حق مین تمہاری دعا کو معرض قبول مین نہ لائینگے اسواسطے انکی اولاد سے
خاتم النبیین افضل الاولین والآخرین کو پیدا فرمائینگے اور آپکے والد ماجد کا نام

عدنان تھا۔ قرۃ العیون مین روایت ہی کہ قوم یہود انسے عداوت رکھتی تھی ایک دن تنہا
گھوڑی پر سوار کہین جاتے تھے یہود نے موقع پاکر دو پہاڑون کے درمیان مین انکو گھیر لیا اور ایکبارگی
حملہ کر کے انسے لڑنا شروع کر دیا انھون نے اللہ جل شانہ کی مدد و حمایت سے بیشمار یہود کو قتل کیا
اور یہان تک لڑے کہ گھوڑا انکا از خود رفتہ ہوکر گر پڑا جب یہ نوبت آئی تو انھون نے
جناب باری مین رجوع فرمائی ساتھ ہی اسکی ایک ہاتھ غیب سے ظاہر ہوا اور انکو اُٹھا کر
پہاڑ پر بٹھا دیا اور ایک آواز خوفناک دشمنون کے کان مین ایسی آئی کہ جسکی دہشت سے
سبھون نے فنا ہوکر ملک عدم کا راستہ لیا۔ **اب واضح ہو**۔ کہ عدنان تک آپکے اجداد کرام
کے نامون پر علمای دین و حضرات محدثین نے اتفاق کیا ہی اور پھر یہان سے مختلف الروایات
کے ساتھ آپکے سلسلۂ آبائی کو تا حضرت آدم علیہ السلام پہونچا دیا ہی مگر بالاتفاق اس بات کا
ثبوت کامل ہی کہ آپ کا نسب شریف حضرت اسمٰعیل و حضرت ابراہیم علیہما السلام
کے سلسلہ مین داخل ہی چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود ارشاد فرماتے ہین اَھْبَطَنِیَ
اللّٰہُ اِلَی الْاَرْضِ فِیْ صُلْبِ اٰدَمَ وَحَمَلَنِیْ فِی السَّفِیْنَۃِ مَعَ نُوْحٍ وَّقَذَفَنِیْ
فِی النَّارِ فِیْ صُلْبِ اِبْرَاھِیْمَ وَلَمْ اَزَلْ اَنْقُلُ مِنْ صُلْبٍ اِلٰی صُلْبِ
اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ یعنی اتارا مجکو اللہ تعالیٰ نے طرف زمین کے بیچ صلب آدم کے
اور سوار کیا مجکو کشتی مین ساتھ نوحؑ کے اور ڈالا مجکو آگ مین بیچ صلب ابراہیمؑ کے اور ہمیشہ نقل

کرتا رہا مین ایک صلب سے طرف صلب دوسری کے یہان تک کہ پہونچا مین طرف صلب اپنے باپ عبد اللہ کے

کیفیت ثبوت اسلام ابوین شریفین آنحضرت خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام

اب جاننا چاہیے کہ بڑی بڑی حضرات علماء دین و محدثین صداقت گزین نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حسب الاستدعا اللہ جل شانہ نے آپکے والدین شریفین کو قبر مین زندہ کیا اور اُن سے آپکا کلمہ پڑھوا کر پھر جام موت پلایا چنانچہ اس باب خاص مین ایک حدیث خطیب بغدادی و ابن عساکر نے بروایت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ عروہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے بسند صحیح نقل کی ہے اور دوسری حدیث ابن شاہین اور محب الدین طبرانی نے عروہ سے اور اُنھون نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے نقل کی ہے اور تیسری حدیث کو حافظ فتح الدین ابن سید الناس نے اپنی کتاب بصیرہ مین نقل کیا ہے اور آپکے ابوین شریفین کی قبر مین زندہ ہوکر ایمان لانے کو بسند معتمد لکھکر اسکا ثبوت کامل طور پر پہونچا دیا ہے اور چوتھی حدیث کو سہیلی نے روض الالف مین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے بروایت مسند تحریر کیا ہے اور ثبوت اسکا کامل طور پر پہونچا دیا ہے کہ خداوند تعالی نے اپنے رسول مکرم کے والدین کو قبر مین زندہ فرمایا اور اُنکو شرف اسلام سے بہرہ یاب کر کے آپکا کلمہ پڑھوایا اور شیخ ابن حجر مکی نے بعد لانے حجت آیہ کریمہ وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ کے فرمایا ہے کہ یہ آیہ شریفہ

صریح اس بات پر دلالت کرتی ہو کہ آپکے والدین شریفین اہل جنت سی ہین اسواسطے کہ آپکے
والدین آپسے قریب تر ہین نسبت اور اقربا کے اور مختار یہی ہی اور تصحیح کی ہے اسکی
تمام حفاظ حدیث نے اور حضرت مولانا عبدالحی عمر لکھنوی اپنے فتاوے مین لکھتے ہین کہ
حضرت مولانا جلال الدین سیوطی محدث رحمۃ اللہ علیہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
حضرات والدین شریفین کے مشرف بایمان ہونے کے بارہ مین سات رسالے تصنیف کیے
ہین اور مخالفین کے شبہات کے جوابات بثبوت کامل دیے ہین اور مخالفین کے مذہب کو اسقدر برا
جانا ہو کہ اُنکے عقیدہ کو حکایۃً بھی زبان پر لانا برا مانا ہی اور حاشیہ شامی مین لکھا ہے
کہ اللہ جل شانہ نے آپکے والدین شریفین کو قبر مین زندہ فرمایا اور اُنھون نے آپ پر ایمان
لاکر شرف اسلام سے بہرہ پایا اور تفسیر غرائب مین لکھا ہو کہ ایکبار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے حضرت علی رض کو کسی ضرورت سے کہین باہر بھیجا تھا جب اُنھون نے وہان سے مراجعت
فرمائی تو آپنے انکو یہ خوشخبری سُنائی کہ اے علی کل کی رات اللہ جل شانہ نے مجھپر اپنا فضل کیا
کہ جب مین اپنے والد کی قبر پر زیارت کو گیا تو دیکھا کہ وہ اپنا سر خاک سے جھاڑتے ہوئے
قبر سے باہر آئے اور کلمہ طیب پڑھکر مجھپر ایمان لائے اور روضۃ الاحباب مین لکھا ہو کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی مبعوث ہونیکے قبل آپکے والد ماجد حضرت عبداللہ سے لیکر تا حضرت
آدم علیہ السلام آپکے کل اجداد کرام کو اللہ جل شانہ نے زندہ کیا اور سبنے آپکی وحدانیت

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار لیا اور ایک روایت مین آیا ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین اپنی والدہ ماجدہ کی قبر پر زیارت کو گیا دیکھا کہ وہ سرخ ریشم کا لباس پہنے ہوے قبر سے باہر تشریف لائین اور بولین کہ تو میرا بیٹا ہے اور خدا برحق کا رسول اور پھر کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اسی طرح سے بڑی بڑی روایات صحیحہ کے ساتھ آپکے والدین شریفین کی قبر مین زندہ ہو کر مشرف باسلام ہونے کا ثبوت حضرات ائمہ دین مشایخ علما و اکابر محدثین نے دیا ہے اور مخالفین کو جوابات دندان شکن دیکر خاموش کیا ہے اللہ تعالےٰ ان سب حضرات دین کو جزاے خیر دارین مین عطا فرمائے اور ہم سب مسلمانون کو خیالات فاسدہ سے بچائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کل اجداد کرام کے مشرف باسلام ہونے کا عقیدہ عطا فرمائی آمین ثم آمین یارب العالمین بحرمت طٰہٰ و یٰسین **فائدہ** یہ بھی جان لینا چاہیے کہ جو احادیث صحیحہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ابوین شریفین کے آگ مین ہونے پر وارد ہوئے ہین یہ ارشاد آپکا انکے زندہ ہو کر مشرف باسلام ہونے کے قبل کا تھا کیونکہ فتاویٰ در مختار اور تفسیر روح البیان مین لکھا ہے کہ زندہ ہو کر مشرف باسلام ہونا آپکے والدین شریفین کا حجۃ الوداع مین واقع ہوا ہے یعنی آپکے اخیر زمانے مین اور روح البیان مین اس روایت کے سلسلے مین یہ بھی بیان کیا ہے چونکہ آپکے مقامات عالی درجات یومًا فیومًا تا رحلت شریف ترقی پر تھے

لہذا ممکن ہی کہ یہ مقام آپ کو حجۃ الوداع مین حاصل ہوا ہو منجملہ اُن احادیث کے جو کہ آپ کے
ابوین شریفین کی آگ مین ہونے پر وارد ہوئی ہین ایک حدیث صحیح مسلم کی یہ ہی کہ فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اذن چاہا مین نے جناب باری مین اپنی والدہ کے لیے استغفار
کا اذن نہ دیا مجکو اور کہا ہی صاحب تیسیر نے کہ جب بشارت دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مومنونکو
جنت کی اور کافرونکو دوزخ کی اور ذکر فرمایا عذاب کفار کا تو اُٹھا ایک شخص اور عرض کیا یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کہان ہین مان باپ میرے فرمایا آگ مین وہ شخص ملول ہوا تو ارشاد کیا آپ نے
کہ والدین تیرے اور والدین میرے آگ مین ہین۔ بہرحال ان احادیث کی ناسخ وہ احادیث ہین
جنکو ہمنے اوپر بیان کیا اور مسلمانون کو اُن ہی احادیث صحیحہ اور روایات معتبرہ پر اعتقاد رکھنا چاہیے
جزائے خیر عطا فرمائے اللہ جل شانہ قاضی ابو بکر مالکی کو کہ کیا خوب جواب دیا سائل کو شیخ کمال الدین
دمنی سے نقل ہی کہ کسی نے قاضی ابو بکر مالکی سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص کہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین شریفین دوزخ مین ہین تو اُس شخص کے حق مین کیا حکم ہی فرمایا
کہ وہ شخص ملعون ہی بحکم اس آیہ شریفہ کے اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ
اللّٰہُ تا آخر آیہ پس جب اس آیہ شریفہ مین مطلق ایذا سبب لعنت کا ہو تو اس سے بڑھکر اور اذیت
کیا ہوگی جو کوئی آپکے والدین شریفین کو دوزخی کہے پس اس باب مین مسلمانون کو
اپنا عقیدہ درست کرنے کے واسطے یہی آیہ شریفہ کافی ہی جو اوپر بیان کی گئی ہی

بیان ولادت باسعادت جناب سرورکائنات صلی اللہ علیہ وسلم

مختصر کیفیت ولادت اقدس کی یہ ہے کہ حضرت عبداللہ والد ماجد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال مین بے مثال مکارم اخلاق و محاسن اعمال مین باکمال نور نبوت آپکی پیشانی نورانی سے ظاہر اور شعاع آفتاب جلالت رخ انور سے باہر زنان قریش آپکے جمال جہان آرا پر شیفتہ ہزار دل و جان سے فریفتہ ہر ایک عورت نوجوان صاحب جمال یہی چاہتی تھی کہ کسی ناز و انداز عشوہ و کرشمہ سے عبداللہ کو اپنے دام مین لیجیے اور یہ نور سراپا سرور جوان کی پیشانی مین جلوہ گر ہے اسکو جانی نذر کیجیے مگر اسی نور نبوت کی برکت و عظمت سے اللہ تعالے آپ کو شر و فساد سے عورتون کی بچاتا تھا کوئی مکر و حیلہ اُنکا پیش نجاتا تھا چنانچہ اسی خیال سے جب حضرت عبدالمطلب کو آپکا عقد نکاح بہ تعجیل تمام منظور ہوا اور وہب بن عبد مناف کی طرف سے اُنکی بیٹی حضرت بی بی آمنہ کی نسبت کا بوسیلہ بعض احباب کے مذکور ہوا تو حضرت عبدالمطلب نے اپنی بی بی فاطمہ بنت عمرو بن عائذ کو وہب کے گھر اس نظر سے بھیجا کہ وہان جائین اور بی بی آمنہ کی صورت و سیرت کا حال دریافت کر آئین جب حضرت عبدالمطلب کی بی بی وہب کے گھر آئین تو وہب کی بی بی بکمال تعظیم و تکریم شرائط مہمانداری بجا لائین آخر جب بی بی فاطمہ نے حضرت آمنہ کو دیکھا تو دیکھتے ہی اُنکی صورت بے مثال خجستہ خصال پر عاشق زار و بیقرار ہوگئین اور گھر آکر سارا حال حضرت عبدالمطلب سے نقل کیا اُنھون نے حضرت آمنہ کو متصف

بجمیع صفات پاک حضرت عبداللہ کا عقد نکاح حضرت بی بی آمنہ رضہ کے ساتھ کر دیا جب زنان قریش
کو یہ حال معلوم ہوا تو انمین سے اکثر مبتلاے غم و الم ہو کر بیمار پڑین اور دو سو عورتین اسی رشک و حسد
مین مر گئین حضرت آمنہ خاتون فرماتی ہین کہ جب مین حاملہ ہوئی تو کچھ بار مثل عورتون کے جو
ایام حمل مین ہوا کرتا ہے مجھے معلوم نہوا اور کوئی علامت حمل مجھپر ظاہر نہوئی جب چھ مہینے مدت حمل کے گذر گئے
تو ایک روز درمیان خواب و بیداری کے کوئی شخص مجھسے کہتا تھا کہ ای آمنہ آگاہ ہو کہ تو حاملہ ہوئی
سید الانبیا سند الاصفیا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ فرماتی ہین کہ اسی وقت سے
مجھے یقین ہوا کہ مین حمل سے ہون اور جب وقت ولادت شریف نزدیک ہوا تو وہی شخص قریب آیا اور مجھسے
کہا کہ تو کہہ اُعِیْذُہٗ بِالصَّمَدِ الْوَاحِدِ مِنْ شَرِّ کُلِّ حَاسِدٍ یعنے پناہ مین دیتی
ہون اور سونپتی ہون مین اُسکو صمد واحد کو ہر دشمن کے شر و فساد سے اور کہا اُس شخص نے
کہ اُنکا نام رکھنا موافق قرآن پاک کے محمد صلعم اور توریت و انجیل مین انکا نام احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے
اور اہل آسمان و زمین اُنکی حمد و ثنا کرتی ہین اور دل و جان سے اُنکی محبت و اطاعت کا دم بھرتی ہین
آخر بحکم پروردگار جب ایام حمل کے پورے ہو چکے اور وقت ولادت شریف کا آپہونچا اور درد زہ شروع
ہوا تو حضرت بی بی آمنہ بوجہ اپنی تنہائی کے بہت گھبرائین اور جناب باری مین رجوع لائین دفعۃً
کیا دیکھتی ہین کہ کچھ عورتین نہایت حسینہ و جمیلہ اسقدر حاضر ہوئین کہ سارا گھر بھر گیا حضرت آمنہ رضہ
فرماتی ہین کہ مین اُنکو دیکھکر متعجب ہوئی اور پوچھا کہ تم کون ہو کہا کہ ہم جنت کی حورین ہین حق تعالی نے ہمکو

تمہاری خدمت کے واسطے بھیجا ہے پھر فرماتی ہین کہ تھوڑی دیر کے بعد ایک آواز دہشت ناک میرے کان مین آئی جسکو سنکر مین بہت گھبرائی ناگہان ایک پرندہ سفید نے اپنے بازو میری سینے پر رکھدیے خوف وخطر دور ہوا مگر تشنگی معلوم ہوئی کسی شخص نے ایک پیالہ شراب طہور کا کہ دودھ سے زیادہ سفید و شہد سے زیادہ شیرین تھا مجھے دیا اور خوب آسودہ ہوکر پینے پر مبالغہ کیا مین نے اُسے لیا اور خوب سیر ہوکر نوش کیا بعد اسکے سُنا مین ذکر وہی شخص کہتا ہے اُظہر یا سید المرسلین + اُظہر یا خاتم النبیین اُظہر یا سید العالمین + اُظہر یا شفیع المذنبین + اُظہر یا نبی اللہ + اُظہر یا رسول اللہ + اُظہر یا خیر خلق اللہ + اُظہر یا نور امن نور اللہ + اُظہر یا محمد بن عبد اللہ + فظہر صلی اللہ علیہ وسلم کالبدر المنیر + فنقول السلام علیک ایہا النبی السید الکریم والرسول العظیم ورحمۃ اللہ تعالی وبرکاتہ + الصلوۃ والسلام علیک یا سیدنا وحبیبنا وقرۃ اعیننا یا رسول اللہ + الصلوۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ الصلوۃ والسلام علیک یا جمال ملک اللہ الصلوۃ والسلام علیک یا نور عرش اللہ + الصلوۃ والسلام علیک یا خیر خلق اللہ الصلوۃ والسلام علیک یا شفیع المذنبین عند اللہ + الصلوۃ والسلام علیک یا من ارسلہ اللہ تعالی رحمۃ للعلمین وقد قال اللہ تعالی فی حقک العظیم ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاءوک فاستغفروا اللہ واستغفر لہم الرسول لوجدوا

اللهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا ۝ اَلصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ
ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمْ يَا طٰهٰ يَا يٰسِيْنَ يَا بَشِيْرُ يَا مُنِيْرُ يَا سِرَاجُ
يَا مُقَدَّمَ جَيْشِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ + اَلصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
صَاحِبَ قَابَ قَوْسَيْنِ + اَلصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا جَدَّ
الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ + اَلصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الثَّقَلَيْنِ +
وَسِيْلَتَنَا فِي الدَّارَيْنِ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ زَادَكَ اللهُ شَرَفًا وَّتَعْظِيْمًا وَّتَكْرِيْمًا
اللہ تعالیٰ جل شانہ آپکی شان پاک مین ارشاد فرماتا ہی جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ
اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ۝ یعنی آیا حق اور بھاگا باطل تحقیق باطل ہمیشہ بھاگنے والا ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی حضرت بی بی صفیہ رضؓ روایت کرتی ہین کہ آپکے تولد شریف کے
وقت ایک نور مجھی ایسا نظر آیا کہ اُسکی روشنی کو مین نے چراغ کی نور پر غالب پایا دوسرے آپنے زمین پر
قدم رنجہ فرماتے ہی جناب صدیت مین سجدہ شکر کا ادا فرمایا اور تیسری انگشت شہادت آسمان کی
طرف اُٹھائی اور کلمہ طیب زبان مبارک پر آیا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللهِ اور چوتھے زمین پر تشریف
لاتے ہی براہ شفقت جوش رحمت آپکو اپنی اُمت کے حال پر ترحم آیا اور تین بار یَا رَبِّ هَبْ لِيْ
اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ فرمایا۔ اور پانچوین جب مین نے چاہا کہ آپکو غسل دون تو ہاتف غیب نے ندا کی کہ ہمنے
اسکو شستہ و مطہر بھیجا ہی تمہاری غسل دینے کا محتاج نہین رکھا ہی اور تولد شریف کے وقت

منادی غیب آواز بلند ندا کرتا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چار حد دنیا مین پھراؤ اور تمام عالم کی سیر کراؤ تاکہ تمام مخلوقات آپکی صورت صفات سے آگاہی پاوے اور کوئی آپکے ولادت باسعادت کے مژدہ سے محروم نرہجاوے اور دو آپکو کنجیان خزانہ مدد ونصرت کی او رپہناؤ آپکو پوشاک شفاعت ورحمت کی او جو جو کمالات وصفات تمام انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کی ذات پاک مین مجتمع تھی وہ سب آپکی ذات اقدس مین یکجا کردو اور کوئی کمال ظاہری و باطنی آپ سے باقی نچھوڑو پھر حکم ہوا اِغْمِسُوا فِی الْاَخْلَاقِ جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ صَلَوَاتُ اللہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ

بیان فضائل جناب سرور کائنات مفخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم

جاننا چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل شریف ومحامد لطیف احادیث صحیحہ مین کثرت وارد ہوئی ہین اور تمام علماء دین رحمہم اللہ تعالیٰ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم افضل ومشرف ہین تمام اولاد آدم کو اور افضل ہین سب پیغمبرون سے مین اور مظاہر حق شرح مشکوٰۃ شریف مین لکھا ہے کہ آپکے بعد حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور انکے بعد حضرت موسیٰ کلیم اللہ و حضرت موسیٰ کے بعد حضرات علماء سے صراحۃً دریافت نہین ہوا کہ بعد انکے پیغمبرون مین کون افضل ہے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ مِنْ خَیْرِ قُرُوْنِ بَنِیْ اٰدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰی کُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِیْ کُنْتُ مِنْہُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ یعنی حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ پیدا کیا گیا مین بہترین قرنون سے بنی آدم کے قرن سے قرن کے بعد یعنی ہر قرن مین اللہ تعالی نے مجکو
اچھے طبقے مین رکھا جیسا کہ دوسری حدیث مین ہے کہ اللہ تعالی نے کنانہ سے قریش کو منتخب کیا اور
قریش سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم سے مجکو یہان تک کہ ہوا مین ایسے قرن مین کہ ہون مین اسمین نقل کی
یہ بخاری نے اور دوسری حدیث صحیح مسلم مین واثلہ بن اسقع سے یون روایت کی گئی ہے کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ جل شانہ نے چن لیا کنانہ کو اولاد اسمعیل سے اور چن لیا قریش کو
کنانہ سے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برگزیدہ ہین برگزیدون کے اور خلاصہ ہین خلاصون کے
وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ
اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَاَوَّلُ مَنْ یَّنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَاَوَّلُ شَافِعٍ وَّاَوَّلُ مُشَفَّعٍ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ یعنی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین سردار ہون اولاد آدم کا قیامت کے دن اور اول ہونگا مین
ان شخصون مین سے کہ اٹھائے جائینگے قبر سے یعنی سب سے پہلے قبر سے مین اٹھونگا اور اول
شفاعت کرنے والا اور اول شفاعت قبول کیا گیا مین ہون گا نقل کی یہ مسلم نے **فائدہ**
واضح ہو کہ مبعوث ہونا آپکا قبر مقدس سے قیامت کے روز سب سے پہلے برابر احادیث صحیحہ سے
ثابت ہے جیسا کہ اس حدیث شریف مین مذکور ہوا اور یہ فرمانا آپکا کہ فضیلت دو مجکو موسیٰ پر اسکا
قصہ یہ گذرا تھا کہ ایک صحابی اور ایک یہودی مین اس بات پر نزاع ہوئی صحابی نے کہا قسم اس خدا کی

کہ برگزیدہ کیا ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری جہان کی لوگون پر پھر یہودی نی کہا قسم اُس خدا کی کہ برگزیدہ
کیا ہی موسیٰ کو تمام جہان کی لوگون پر پس اُٹھایا صحابی نی ہاتھ اپنا اور مارا طمانچہ یہودی کے مُنھ پر
پھر گیا یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت قدس مین اور خبر دی آپ کو اس واقعہ صحیحہ سے
پھر بُلایا آپنے اُس صحابی کو اور پوچھی کیفیت اُس سی تو خبر دی اُسنے آپ کو موافق بیان یہودی
کے تو ارشاد فرمایا آپنے کہ نہ فضیلت دو مجکو موسیٰ پر اسلیے کہ تحقیق لوگ بیہوش ہوکر گر پڑینگے
قیامت کے دن پس بیہوش ہوکر گر پڑونگا مین بھی پھر ہونگا مین اول اُن شخصون کا کہ ہوش مین
آئینگے پس ناگہان دیکھونگا مین کہ موسیٰ علیہ السلام پکڑے کھڑے ہین ایک جانب عرش اعظم کی
پس نہین جانتا مین کہ آیا تھے موسیٰ درمیان اُن لوگون کی کہ بیہوش پڑے تھے پس ہوشیار
ہوئی پہلے مجھسی یا رہ جاتی عرش سی یا تھے موسیٰ اُن لوگونمین کہ استثنا کیا اُنکو خداوند تعالیٰ نے جیسے
فرشتے و حور عین و غلمان وغیرہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے پس یہ فرمانا آپکا کہ نہ بزرگی دو
مجکو موسیٰ پر فقط براہ تواضع و انکسار کے تھا ورنہ آپکی فضیلت تمام انبیا علیہم السلام پر احادیث
صحیحہ سے برابر ثابت ہو منجملہ اُن احادیث کی دو چار حدیثین آپکے فضائل مین آگے آتی ہین جنمین
صاف صاف آپکی فضیلت کا تمام انبیائے علیہم السلام پر اظہار کلی ہی اور یہ فضیلت حضرت موسیٰ سے
علیہ السلام کی جزئی ہی نہ کلی یعنی اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام اُس بیہوشی کے بعد آپسے قبل ہوشیار
ہوئے تو فقط یہ ایک فضیلت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ہماری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کے تمام فضائل پر غالب نہین ہوسکتی ہے یا یہ کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین چاہتا
کہ محسوب کیا گیا یہ صعقہ نسبت موسیٰ کی ساتھ صعقہ ذرطور کے یعنی جبکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے
کوہ طور پر اللہ جل شانہ کی دیدار کی خواستگاری کی تو اسکے جواب مین ارشاد ہوا کہ تم نہ دیکھ سکو گے
پھر جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اصرار سے اللہ جل شانہ نے کوہ طور پر تجلی کا ظہور فرمایا تو حضرت موسیٰ
علیہ السلام بیہوش ہو کر گر پڑے جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّ
خَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا ط یعنے جب تجلی کی پروردگار اسکے نے طرف پہاڑ کے کیا اُسکو
ریزہ ریزہ اور گر پڑے موسیٰ بیہوش۔ تو بوجہ اُس صعقہ کی حضرت موسیٰ علیہ السلام پر بذرکوہ طور
ہو چکا تھا اگر اس صعقہ سے اللہ تعالیٰ نے اُنکو بچا لیا تو یہ کوئی امر ایسا نہین ہے کہ جس سے
فضیلت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پائی جائے بلکہ اُسی
صعقہ کی مضمون سے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کو دیکھنا چاہیے
کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام باوجود اپنی خواہش اور آرزوی دلی کی فقط ظہور انوار یعنی تجلی الٰہی کے
مشاہدہ کی تاب نہ لا سکے حتی کہ فوراً بیہوش ہو کر گر پڑے اور ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
اللہ جل شانہ نے خود براہ شفقت عرش برین پر بلایا اور آپ نے کمال تسلی خاطر اور اطمینان کے
ساتھ خداوند عالم جل جلالہ وعم نوالہ کی دیدار کو بخوبی تمام مشاہدہ فرمایا اور شان عرش معلے
اور مقام کوہ طور کا تفاوت ظاہر ہے عیان راچہ بیان اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ آپ کا اُٹھنا

مرقد اقدس سے بروز قیامت سب سے پہلے بالاتفاق سب کے نزدیک احادیث صحیحہ سے ثابت ہے
اور یہ صعقہ مذکور الصدر اُس وقت ہوگا کہ جب سب لوگ میدان حشر مین حاضر ہونگے اور نفخہ صور کی وجہ سے
سب کے سب بیہوش ہو کر گر پڑینگے منجملہ سب خلائق کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی غفلت ہوجائیگی
پھر جب ہوش مین آئینگے تو حضرت موسی علیہ السلام کو عرش اعظم کے ایک جانب سے لپٹا ہوا پائینگے پس
اِس سے ہرگز نہین ثابت ہوتا کہ حضرت موسی علیہ السلام بروز قیامت آپ سے پہلے اُٹھینگے وعن
انسٍ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اکثر الانبیاء
تبعا یوم القیمۃ وانا اول من یقرع باب الجنۃ رواہ مسلم
اور روایت ہے حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ مین زیادہ ہونگا پیغمبرون مین از روی تابعین کے قیامت کے دن **فائدہ** ایک
حدیث مین وارد ہوا ہے کہ اہل جنت آپکی اُمت سے دو ثلث ہونگے اور ایک ثلث مین تمام خلقت بنی آدم
اللہ اکبر آپکی ایک اسی فضیلت کو دیکھنا چاہیے کہ تمام جنت آپ ہی کی اُمت سے بھری ہوگی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے اس ارشاد سے معلوم ہوا کہ تابعون کی کثرت سے متبوع کی فضیلت زیادہ ہوتی ہے پس خط وافر ہے
حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے لیے اسواسطے کہ اکثر اہل اسلام ان ہی کے تابع ہین فروع
احکام اسلام مین اور اسیطرح حضرت امام عاصم رحمۃ اللہ علیہ قاریون مین آور مین اول ہونگا اُن
شخصون کا کہ کھڑکھڑائینگے دروازہ جنت کا نقل کی یہ مسلم نے اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ جنت مین

پہلے دخول آپ ہی کا ہوگا اور یہ برابر ثابت ہے کہ آپ جنت مین نہین تشریف لیجائینگے جبتک کہ
جناب باری سے اپنی اُمت کے ساتھ لیجانے کا حکم نہ پائینگے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰتِيْ بَابَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَسْتَفْتِحُ
فَيَقُوْلُ الْخَازِنُ مَنْ اَنْتَ فَاَقُوْلُ مُحَمَّدٌ فَيَقُوْلُ بِكَ اُمِرْتُ اَنْ لَّا اَفْتَحَ
لِاَحَدٍ قَبْلَكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اُن ہی حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے
کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آؤنگا مین بہشت کے دروازے پر قیامت کے دن اور کھلواؤنگا
دروازہ بہشت کا پس کہیگا دربان بہشت کا کہ کون ہے تو پس کہونگا مین کہ مین محمد ہون صلی اللہ علیہ وسلم
پھر کہیگا وہ کہ مین حکم کیا گیا ہون اس بات پر کہ نہ کھولون دروازہ بہشت کا کسی کے لیے پہلے تمسے نقل
کی یہ مسلم نے اس حدیث سے بھی تمام پیغمبرون پر آپکی فضیلت ظاہر ہے۔ صحیح بخاری اور مسلم شریف مین
حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ دیا گیا مین پانچ خصلتین کہ نہین دیا گیا مجھسے پہلے کوئی نبی اول یہ کہ نصرت دیا گیا مین دشمنون کے
دلمین دہشت پڑنے سے ایک مہینے کی مسافت سے یعنے میرا رب ڈالدیتا ہے مجکو دشمنون پر بسبب پیدا ہونے
ڈر کے انکی دلون مین ایک مہینے کی مسافت سے کہ اسقدر فرق راہ مجھ مین اور اُنمین ہوتا ہے اور پھر مارے
رعب و دہشت کے گھبرا اُٹھتے اور بھاگتے ہین دوسری یہ کہ کی گئی میرے لیے ساری زمین
سجدہ گاہ اور پاک کرنے والی کہ تیمم ہے یعنی سوا حمام اور مقبرہ کے جس جگہ چاہین نماز پڑھین

جبتک یقین کامل نہو اُسکی نجاست کا اور اگلی اُمتّون مین بجز ایک جگہہ معین کے کہ عبادت خانے اُنکے
تھے اور کسی جگہہ نماز پڑھنا درست نتھا اور زمانہ سابق مین سوا پانی کے طہارت نہوتی تھی اور
ہمارے لیے درصورت عذر شرعی تیمم زمین پر جائز ہی اور تیسری یہ کہ حلال کی گئی میرے لیے
لوٹ کفار کی اور نہ حلال کی گئی کسی کو لیے مجھسے پہلے اگلی اُمتون مین قاعدہ یہ تھا کہ جب جہاد مین
مال کفار کا لوٹتے تو بجز حیوانات کے سب مال ایک جگہہ اکھٹا کرتے پھر آگ آسمان سے آتی اور اُس مال کو
جلا جاتی اور اگر حیوانات لوٹ مین آتی تو فقط لوٹنے والون کی ملک ہوتے نہ انبیا علیہم السلام کی
یعنی انبیا اُسمین سے کچھ حصہ لینے کے مستحق نہوتے یہ سب مضمون مظاہر حق شرح مشکوٰۃ شریف کا ہی اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مخصوص ہوا بیسوان حصہ مال غنیمت کا مظاہر حق شرح مشکوٰۃ
مین مولانا نواب قطب الدین خانصاحب نے پانچوان حصہ لکھا ہی اور جناب مولانا محمد اشرف علی صاحب نے
اسکی صلاح مین بیسوان حصہ لکھا ہی اور اس حصے کے علاوہ اُس لوٹ مین سے جو چیز آپکو پسند آتی
مثل لونڈی اور تلوار کی تو آپ اُسے لے لیتے یہ حکم بھی آپ ہی کیواسطے مخصوص تھا اور چوتھی یہ
کہ دیا گیا مجکو مرتبہ شفاعت عظمی عامہ کا یعنی نبی اُمت کے علاوہ اور سب اُمتون کی شفاعت کا بھی حکم
آپ کو دیا گیا اور یہ شفاعت حساب کے لیے ہوگی۔ اور پانچوین یہ کہ ہر نبی بھیجا جاتا تھا پہلے
مجھسے خاص اپنی ہی قوم کی طرف اور مین بھیجا گیا تمام لوگون کیطرف اور مسلم شریف مین حضرت ثوبان
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالی نے

سمیٹی میرے لیے زمین یعنی تمام زمین کو سمیٹ کر مثل ہتیلی کے میرے پیش نظر کردیا پس دیکھا
مین نے اُسکو مشرق سے مغرب تک اور جنوب سے شمال تک اور شمال سے جنوب تک اور بیشک قریب ہے
کہ میری اُمت کی بادشاہی پہونچے اُس مسافت تک کہ سمیٹی گئی میرے لیے زمین یعنی میری اُمت کی
بادشاہت تمام روے زمین پر پہونچے گی اور دیے گئے میرے لیے خزانے سرخ و سفید یعنی سونے اور چاندی کے
ایک سے مراد خزانہ کسری ملک فارس کا کہ وہان سونا بہت تھا اور دوسرا خزانہ قیصر ملک روم کا کہ وہان چاندی
بہت تھی۔ اور بیشک مانگا مین نے اپنے رب سے اپنی اُمت کے لیے کہ نہ ہلاک کرے میری اُمت کو قحط عام
کے ساتھ یعنی ایسا قحط نہو کہ جس سے میری اُمت کے سارے لوگ ہلاک ہو جائین اور یہ کہ نہ مسلط کرے
میری اُمت پر کسی دشمن کو سوا مسلمانون کے یعنے کوئی کافر میری اُمت پر ایسا غلبہ نپائے جس سے
میری ساری اُمت کو ہلاک کر ڈالے پس فرمایا میرے رب نے اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تحقیق کہ جب حکم
کردن مین کسی امر کا تو بلا شبہہ وہ نہین پھرتا اور تحقیق مین نے دیا تجکو عہد اپنا تیری اُمت کے لیے یعنی
نہ ہلاک کرونگا اُنکو ساتھ قحط عام کے اور نہ مسلط کرونگا مین اُنپر کوئی دشمن سوائے مسلمانون کے
اگرچہ جمع ہون اُنپر وہ لوگ کہ زمین کے تمام طرفون مین ہین یعنی اگرچہ سارے جہان کے کافر اُنسے
لڑنے کو جمع ہون یہان تک کہ ہوئین تیری اُمت مین سے بعضے کہ ہلاک کرین بعضون کو اور قید کرین
بعضے بعضون کو نقل کی یہ مسلم نے فائدہ یعنی کافرون کو تمام مسلمانون پر غلبہ اور تسلط کبھی نہو گا اور
سارے ملک اسلام کبھی نہ لے سکینگے مگر میری اُمت پس آپس مین لڑینگے اور بعضے بعضون کو ہلاک اور قید کرین

پس اس حدیث سے صاف ظاہر ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ مسلمانون کی حکومت و بادشاہت کو قیامت تک قائم رکھیگا اور کوئی کافر مسلمانونکی حکومت و بادشاہت کو کبھی نیست و نابود کر سکے گا اور یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ اس اُمت مین کبھی ایسا قحط عام نہ پڑیگا کہ جس سے ساری خلقت ہلاک ہو جائے پس معلوم ہوا کہ آپ ہی کی دعا کی برکت سے قحط عام اس اُمت پر آنے نہین پاتا ہی باوجود ظاہر ہونے اتنا قحط عظیم کے اللہ جل شانہ عام طور کی ہلاکت سے مسلمانون کو بچاتا ہی وعَنْ اَبِی سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَافَخْرَ وَبِیَدِیْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَّبِیٍّ یَوْمَئِذٍ اٰدَمُ فَمَنْ سِوَاہُ اِلَّا تَحْتَ لِوَآئِیْ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ یَّنْشَقُّ عَنْہُ الْاَرْضُ وَلَا فَخْرَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی کہ جناب سالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین بہترین اولاد آدم کا ہون قیامت کے دن اور نہین کہتا مین فخر و تکبر کی راہ سے بلکہ واسطے ادائے شکر اور اظہار نعمت پاک پروردگار کے اور بجالانے حکم اللہ جل شانہ کو کہ فرمایا ہی وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ اور اسلیے بھی کہتا ہون تاکہ لوگ میرے مرتبہ و عظمت کو پہچانین اور اسی توقیر اور تعظیم سے میرے ساتھ پیش آئین اور میرے ہاتھ مین ہوگا لِوَاءُ الْحَمْدِ یعنی جھنڈا حمد کا اور مین نہین کہتا فخر کی راہ سے اور نہین کوئی پیغمبر کیا آدمؑ اور کیا سوائے انکے مگر کہ آئینگے میری جھنڈی کے نیچے اور پناہ ڈھونڈھینگے

اور میری تابع ہونگی قیامت کے دن اور مین اول ہونگا انکا کہ پھٹیگی انسے زمین یعنی اول قبر سے مین اُٹھونگا اور نہین فخر مجکو اسپر بلکہ اقرار ہے اللہ جل شانہ کے فضل و احسان کا اور شکر ہے اُسکی نعمت پر نقل کی یہ ترمذی نے وعن ابن عباس قال جلس ناس من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج حتی اذا دنی منھم سمعھم یتذاکرون قال بعضھم ان اللہ تخذ ابراھیم خلیلا وقال اخر موسی کلمہ تکلیما وقال اخر فعیسی کلمۃ اللہ وروحہ وقال اخر ادم اصطفاہ اللہ فخرج علیھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال قد سمعت کلامکم وعجبکم ان ابراھیم خلیل اللہ وھو کذلک وموسی نجی اللہ وھو کذلک وعیسی روح اللہ وکلمتہ وھو کذلک وادم اصطفاہ اللہ وھو کذلک الا وانا حبیب اللہ ولا فخر وانا حامل لواء الحمد یوم القیمۃ تحتہ ادم فمن دونہ ولا فخر وانا اول شافع واول مشفع یوم القیمۃ ولا فخر وانا اول من یحرک حلق الجنۃ فیفتح اللہ لی فیدخلنیھا ومعی فقراء المؤمنین ولا فخر وانا اکرم الاولین والاخرین ولا فخر رواہ الترمذی والدارمی اور روایت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ

سے کہا کہ بیٹھے تھے لوگ صحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پس برآمد ہوئے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم یہان تک کہ نزدیک ہوئے انسے اور سنا انکو کہ آپسمین ذکر کرتے ہین کہا بعض نے انمین سے
تحقیق کہ اللہ تعالی نے بنایا ابراہیم کو دوست اور کہا انمین سے کسی نے کہ موسیٰ سے باتین کین
اللہ تعالی نے اور کہا انمین سے کسی نے کہ عیسی کلمہ ہین اللہ تعالی کا یعنی اللہ جل شانہ نے انکو ایک
کلمۂ کن سے بے اسباب متعارف کے پیدا کیا اور روح ہین اللہ تعالی کی کہ خدائے عزوجل نے روح الامین
کو حضرت مریمؑ کے پاس بھیجا اور انھون نے پھونک ماری انکے منھ مین پس پیدا ہوئے حضرت عیسیٰؑ
علیہ السلام اور کہا کسی نے انمین سے کہ آدمؑ برگزیدہ ہین اللہ جل شانہ کے پس تشریف لائے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اور فرمایا کہ سنا مین نے کلام کرنا تمھارا اور تعجب کرنا تحقیق ابراہیمؑ دوست ہین اللہ تعالی کے
اور حقیقت مین وہ ایسے ہی ہین اور موسیٰؑ ہمراز اور ہم سخن ہین اللہ تعالی کے اور حقیقت وہ ایسے ہی
ہین اور عیسیٰؑ روح ہین اللہ تعالی کی اور کلمہ ہین اسکے اور حقیقت مین وہ ایسے ہی ہین اور آدمؑ
برگزیدہ ہین اللہ تعالی کے اور حقیقت مین وہ ایسے ہی ہین اور آگاہ ہو کہ مین حبیب ہون اللہ تعالی کا
اور نہین کہتا فخر کی راہ سے اور مین اٹھانے والا ہون جھنڈا احمد کا قیامت کے دن اور ہونگے اسکے
نیچے آدمؑ اور تمام مسلمان باایمان اور نہین کہتا مین یہ فخر کی راہ سے اور مین روز قیامت کے پہلے
شفاعت کرنے والا ہونگا اور پہلا شفاعت قبول کیا گیا یعنی سب کے پہلے میری ہی شفاعت
قبول ہوگی اور نہین کہتا مین فخر کی راہ سے اور مین اول ہونگا انمین جو کہ کھلوائینگے دروازہ جنت کا پس

کھولدیگا اللہ تعالی میرے واسطے پھر داخل کریگا مجکو اُس حال مین کہ ساتھ ہونگے میرے فقرای مسلمان۔
فائدہ یعنی مہاجرین و انصار وغیرہ اپنے اپنے مراتب کے موافق پہلے داخل ہونگے کہ اصل مین سرگروہ
فقرایہی حضرات ہین پھر انکے بعد اپنے اپنے مرتبے کے موافق فقرا اُنکے بعد اغنیا چنانچہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ داخل ہونگے میری اُمت کے فقرا غنیون سے پانسو برس پہلے جنت مین اور
دلیل واضح ہے اسپر کہ فقیر صابر بہتر ہے غنی شاکر سے اور اصل مین فقیر وہ ہے کہ نہ ظاہر کرے اپنی حاجت کو
کسی پر بجز ذات پاک پروردگار کے اسواسطے کہ فقر نام ہے محتاج ہونے کا اللہ تعالی کیطرف ہر حاجت و ہر ضرورت
و ہر کام و ہر مقام مین نہ طرف غیر اُسکے کے یعنی ہر حال مین جو کچھ کہے اللہ ہی سے کہے اور جو کچھ مانگے
اللہ ہی سے مانگے اور مین بزرگترین ہون اولین آخرین کا اور نہین کہتا مین فخر کی راہ سے نقل کی یہ
ترمذی اور دارمی نے **فائدہ** اس تمام حدیث سے جیسی کچھ فضیلت آپکی ثابت ہوئی وہ ظاہر ہے
خصوصًا اس ارشاد سے اَنَا اَکْرَمُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ یعنی مین بزرگترین ہون
اولین و آخرین کا صاف ظاہر ہوگیا کہ یہ فرمانا آپکا کہ بزرگی دو مجکو موسیٰ پر فقط براہ تواضع و انکسار
کے تھا اور چونکہ اس صحابی نے اُس یہودی کو اس بات پر طمانچہ مارا تھا لہذا آپکو منظور تھا کہ میری
امت کے لوگ اس قسم کی نزاع و فساد نکیا کرین اسواسطے کہ براہ حقارت پیغمبرونکی نسبت
کوئی کلمہ کہنا بہت ہی بُری بات ہے سب پیغمبر برحق اور اُنکے درجات و صفات اپنے اپنے
مراتب کے موافق سب صحیح اور بجا ہین اسمین کسی طرح کا شک لانا موجب نقصان ایمان ہے

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ
الْاٰخِرُوْنَ وَنَحْنُ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاِنِّيْ قَائِلٌ قَوْلًا غَيْرَ فَخْرٍ
اِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ اللّٰهِ وَمُوْسٰى صَفِيُّ اللّٰهِ وَاَنَا حَبِيْبُ اللّٰهِ وَمَعِيَ لِوَاءُ
الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاِنَّ اللّٰهَ وَعَدَنِيْ فِيْ اُمَّتِيْ وَاَجَارَهُمْ مِنْ ثَلٰثٍ لَا يَعُمُّهُمْ
بِسَنَةٍ وَّلَا يَسْتَاْصِلُهُمْ عَدُوٌّ وَّلَا يَجْمَعُهُمْ عَلٰى ضَلَالَةٍ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ
اور روایت ہے عمرو بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ حضرت رسول مقبول اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ ہم پچھلے ہیں ظہور میں اور ہم سابق و اول ہیں جنت کے داخل ہونے میں اور مراتب میں قیامت کے
دن اور میں کہنے والا ہوں ایک بات بغیر فخر کے مقصود اس سے بیان واقعی ہے وہ یہ ہے کہ ابراہیم خدا کے
دوست ہیں اور موسیٰ خدا کے برگزیدہ ہیں اور میں خدا کا حبیب ہوں اور میرے ساتھ ہوگا جھنڈا حمد کا
تاکہ دلالت کرے میرے احمد اور محمود ہونے پر قیامت کے دن مقام محمود میں اور تحقیق کہ اللہ تعالیٰ نے
مجھسے وعدہ کیا ہے خیر کثیر کا میری امت کے حق میں اور پناہ دی ہے انکو تین چیزوں سے کہ نہ ہلاک
کر ڈالیگا انکو قحط عام کے ساتھ اور نہ ادھیڑ ڈالیگا انکو دشمن کافر یعنے کفار میری امت کو جڑ سے
نہ مٹا سکینگے اور نہ اکٹھا کریگا اللہ تعالیٰ گمراہی پر انکو یعنی جس امر پر امت مرحومہ کا اجماع ہو
وہ ہرگز ضلالت و خلاف حق نہیں ہے نقل کی یہ دارمی نے وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِيْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ

وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَّمُشَفَّعٍ وَّلَا فَخْرَ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ

اور روایت ہے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین کھینچنے والا ہون پیغمبرون کا یعنے مین آگے چلونگا اور سب پیغمبر میرے پیچھے ہونگے وقت روانگی بہشت یا میدان حشر کو اور نہین کہتا مین یہ فخر کی راہ سے اور مین ختم کرنے والا ہون نبیون کا اور مین پہلے شفاعت کرنے والا ہون اور شفاعت قبول کیا گیا اور نہین کہتا مین یہ فخر کی راہ سے نقل کی یہ دارمی نے

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجًا اِذَا بُعِثُوْا وَاَنَا قَائِدُھُمْ اِذَا وَفَدُوْا وَاَنَا خَطِیْبُھُمْ اِذَا اَنْصَتُوْا وَاَنَا مُسْتَشْفِعُھُمْ اِذَا حُبِسُوْا وَاَنَا مُبَشِّرُھُمْ اِذَا اَیِسُوْا اَلْکَرَامَۃُ وَالْمَفَاتِیْحُ یَوْمَئِذٍ بِیَدِیْ وَلِوَاءُ الْحَمْدِ یَوْمَئِذٍ بِیَدِیْ وَاَنَا اَکْرَمُ وَلَدِ اٰدَمَ عَلٰی رَبِّیْ یَطُوْفُ عَلَیَّ اَلْفُ خَادِمٍ کَاَنَّھُمْ بَیْضٌ مَّکْنُوْنٌ اَوْ لُؤْلُؤٌ مَّنْثُوْرٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ قَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین اول ہونگا ان لوگون سے کہ اُٹھائے جائینگے قبرون سے یعنے سب سے پہلے قبر سے مین اُٹھونگا اور مین پیشوا ہون گا ان سب کا جو حاضر ہونگے اللہ جل شانہٗ کی بارگاہ مین اور مین خطبہ پڑھنے والا ہونگا انکا جس وقت

کہ چپ رہینگے اور انبیا علیہم السلام بسبب اپنے معذور ہونے اور متحیر ہونیکے اور نہ کلام کر سکین گے
اللہ جل شانہ کو خوف وہیبت سے اسوقت مین سب کی طرف سے عذر کرونگا اور سب کی شفاعت کرنیوالا ہونگا
جبکہ سب میدان حشر مین کھڑے کیے جائینگے یعنی حساب مین ہونگے اور مین خوشخبری دینیوالا ہونگا
مومنون کو شفاعت او مغفرت اور رحمت کی حالت مایوسی مین یعنی جب لوگ اور انبیا علیہم السلام سے
شفاعت طلب کرینگے اور وہ اسپر جرأت نکر سکینگے اور عذر کرینگے اور بزرگی یعنی دینے بزرگی اور
کنجیان بہشت و رحمت کی قیامت کے دن میرے قبضہ تصرف مین ہونگی اور جھنڈا حمد کا اُسدن میرے
ہاتھ مین ہوگا اور مین بڑا بزرگ ہون اولاد آدم مین اپنے پروردگار کے نزدیک اور اُسدن آمد رفت کرینگے
میری خدمت کے واسطے ہزار غلام جیسے ڈھکے ہوئے انڈے یعنی ایسے خوش رنگ جیسے موتی چمکدار
بکھرے ہوئے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے **فائدہ**
سبحان اللہ اس حدیث شریف سے کیسی صاف صاف فضیلت آپکی تمام انبیا علیہم السلام اور کل اولاد آدم
پر ثابت ہوئی اور کیسا پورا پورا حق آپکی نیابت کا اللہ جل شانہ کی بارگاہ مین ظاہر ہوا **فضائل**
مخصوصہ جناب سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم یعنی ان فضائل مین بجز ذات پاک سرور کائنات کوئی
دوسرا پیغمبر شریک نہین کیا گیا۔ اس بات پر جمہور علما کا اتفاق ہے کہ اللہ جل شانہ نے اپنے نور سے
پہلے آپکے نور کو جلوۂ ظہور مین لایا اور سب سے پہلے آپکی روح مطہر کو پیدا کیا اور پھر اسی روح پاک سے
تمام عالم کی ارواح کو ہویدا کیا پس اس سے صاف ظاہر ہوا کہ آپکی روح مقدس مادہ ہے تمام عالم

کی ارواح کا اور عالم ارواح مین تمام انبیای کرام علیہم السلام کی ارواح کو آپکی روح پر فتوح سے
فیضیاب فرمایا اور عالم ازل مین سب سے پہلے آپ سے پوچھا گیا اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ یعنے کیا مین نہین ہون
رب تمھارا آپنے اسکے جواب مین عرض کیا یعنی کیون نہین تو ہی ہے رب ہمارا اور یہ بات
بالاتفاق ثابت ہے کہ اللہ جل شانہ نے آدم اور تمام عالم کو آپ ہی کے سبب سے پیدا کیا یعنی اگر آپکی
پیدایش اللہ جل شانہ منظور فرماتا تو کسی شی کا وجود عالم ظہور مین نہ آتا اور عالم ازل مین اللہ جل شانہ نے
جملہ انبیای کرام علیہم السلام سے اس بات پر اقرار لیا کہ جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہون تو تم سب
آنپر ایمان لاؤ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ یعنی اقرار لیا اللہ تعالی نے نبیون سے
اس بات پر جسکا مذکور ہوا اور آپکی نبوت کی بشارت کتب سابقہ یعنی توریت و انجیل وغیرہ مین مندرج
تھی اور آپکے سینہ مبارک کو اللہ تعالی کے حکم سے فرشتون نے چاک کرکے کدورت و عفونت جو بشر آدم
کی خلقت مین ہوتی ہے نکالکر دور کردیا اور آپکے دل صفا منزل کو صفائی اور روشنی سے
معمور کرکے نُورٌ عَلیٰ نُور کردیا اور اللہ جل شانہ نے آپکو بہترین زمان اور بزرگترین دودمان مین پیدا فرمایا
حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر تا زمان حضرت عبداللہ آپکے نسب شریف کو سفاح جاہلیت سے بچایا
اور آپکی ولادت باسعادت کے وقت ساری دنیا کے بت سرنگون ہوے اور اُسی خوشی مین جنات نے
اشعار تہنیت پڑھے اور آپ مختون اور ناف بریدہ پیدا ہوے اور آپنے پیدا ہوتے ہی آسمان کیطرف
نظر اُٹھاکر خالق دوجہان کی وحدانیت پر انگشت شہادت اُٹھائی اور کلمہ طیب پڑھا

لا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ اِنّی رَسُولُ اللّٰہ اور آپ کی ولادت باسعادت کے وقت حضرت آمنہ
خاتون سے ایک نور ایسا ظہور مین آیا کہ جسنے ساری جہان کی تاریکی کو زائل فرمایا اور اُسی روشنی مین مکان
روم و شام کے نظر آئے اور ناظرین نے کواکب فلک آپکے جانب ایسے مائل پائے کہ گویا لقای مبارک کے ذوق شوق مین
زمین پر آگرینگے اور اکثر اوقات ملائکہ آسمان سے آتے تھے اور آپکا جھولا جھولاتے تھے اور جھولے
مین چاند آپسے باتین کرتا تھا اور جسطرف آپ اشارہ فرماتے تھے اُس طرف کو جھک جاتا تھا
اور شروع زمان وحی مین حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ کو اپنی آغوش مین لیکر دبایا اور آپ سے
قرآن شریف پڑھنے کو فرمایا اور اللہ جل شانہ نے اپنے کلام پاک مین آپکے اعضا شریف کا ذکر فرمایا
صفت دل صفا منزل نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْاَمِینُ عَلٰی قَلْبِكَ یعنی
لے اترا ہے اُسکو روح الامین تیرے دل پر صفت لسان معجز بیان فَاِنَّمَا یَسَّرْنَاہُ بِلِسَانِكَ
پس تحقیق ہم نے قرآن کو آسان کیا ہے تیری زبان مین صفت بصر انور مَا زَاغَ الْبَصَرُ
وَمَا طَغٰی ہکی نہین نگاہ اور حد سے نہین بڑھی صفت روی شریف قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ
وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ ہم دیکھتے ہین پھر پھر جانا تیرا مُنھ آسمان مین صفت دست و
گردن مبارک وَلَا تَجْعَلْ یَدَكَ مَغْلُولَةً اِلٰی عُنُقِكَ اور نہ رکھ اپنا ہاتھ
بندھا ہوا اپنی گردن کے ساتھ صفت سینہ سر گنجینہ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ
کیا ہمنے نہین کھولدیا تیرا سینہ صفت پشت اطہر وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِیْٓ

انقض ظهرك اور اُتار رکھا تجھ سے بوجھ تیرا جسنے کڑکائی پیٹھ تیری اور آپکے نام مبارک
یعنے احمد و محمد اللہ تعالیٰ کے نام محمود سے نکالے گئے اور آپکے قبل اس نام کے ساتھ کبھی کوئی
موسوم نہین کیا گیا اور جب آپ صوم وصال فرماتے تو اُس شب کو اللہ جل شانہٗ خود آپکو کھلاتا
پلاتا حدیث شریف مین وارد ہوا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو طی کا روزہ رکھنے سے
منع فرمایا اور آپ طی کا روزہ رکھتے صحابہؓ نے عرض کیا کہ آپ ہمکو اس روزے کی ممانعت فرماتے
ہین اور خود یہ روزہ رکھتے ہین آپنے اُسکے جواب مین ارشاد فرمایا کہ کون شخص تم مین سے میری برابری
کرسکتا ہی مین رات کرتا ہون اپنے پروردگار کے پاس اور وہ مجھے کھلاتا پلاتا ہی۔ اور آپ پیش و پشت سے
یکسان دیکھتے تھے چنانچہ حضرت والد ماجد پیر و مرشد برحق علیہ الرحمۃ فرماتے تھے کہ حدیث شریف
مین وارد ہوا ہی کہ آپ سلام مین صحابہؓ سے سبقت فرماتے اور صحابہ متمنی اس بات کے رہتے کہ پہلے ہم
آپ کو سلام کرین چنانچہ اس خیال سے اکثر صحابہ آپکے پس پشت آتے اور چاہتے کہ سبقت کرکے
آپکو سلام کرین مگر ہنوز انکو نوبت نہ آتی کہ آپ انپر سلام فرماتے اور ارشاد کرتے کہ مین رو و پشت
دونون سے یکسان دیکھتا ہون اور آپ شب تاریک مین اسطرح دیکھتے جیسے دن کو اور جس پتھر پر
آپ اپنا قدم مبارک رکھتے اُسپر پاے اقدس کا نشان ہنجاتا اور جس جگہ آپ بول و براز فرماتے اُس جگہ
زمین پھٹ جاتی اور بول و براز اُسمین غائب ہو جاتا اور جس جانور پر آپ سوار ہوتے وہ جانور
تا سواری اقدس بول و براز نکرتا اور آپ صاحب جوامع الکلم تھے یعنی آپکے تھوڑے کلم مین

معنی بہت پیدا ہوتے اور آپ اپنا لعاب دہن مبارک جس کھاری پانی مین ڈالتے وہ فورًا
شیرین ہو جاتا اور انتہا کا بامزہ اور لطیف ہوتا اور آپ کی دونون بغل شریف ہمرنگ بدن
مبارک اور بے بال تھی اور انسے خوشبو پاکیزہ اور لطیف آتی تھی اور آپکی آواز مبارک ایسے مقام تک جاتی
کہ جہان کسی کی آواز نہ جا سکتی اور نزدیک دور سے آپ برابر سنتے اور حالت نوم مین بھی آپ
اسطرح سے باتین سنتے جیسے حالت بیداری مین اور آپ ارشاد فرماتے کہ میرا وضو سونے سے نہین جاتا
اسواسطے کہ ظاہر مین آنکھین میری سوجاتی ہین اور باطن مین دل میرا اللہ تعالیٰ کی یاد مین
بیدار و ہوشیار رہتا ہے جمہائی عمر بھر آپ کو نہین آئی اور نہ مکھی بدن مبارک پر اور کپڑون پر آپ کے
کبھی بیٹھی اور نہ تمام عمر آپکو احتلام ہوا اور آپ کے پسینہ مبارک مین ایسی خوشبو آتی کہ جس گلی و کوچہ سے
آپ تشریف فرما ہوتے تو وہ کوچہ خوشبو سے مہک جاتا مچھر اور کھٹمل اور جون نے کبھی آپکو ایذا نہین
پہونچائی اور آپکے پیدا ہوتے ہی جنات و شیاطین کو آسمان کے دروازون تک جانے کی ممانعت
ہو گئی اور حضرت پیر و مرشد علیہ الرحمۃ فرماتے تھے کہ باب کہانت کے مسدود ہو جانے کا سبب یہی ہوا
تفصیل اسکی یہ ہے کہ آپکے پیدایش کے قبل ملک عرب کی اکثر عورتین جنات سے مبتلا رہتی تھین
اور وہی عورتین پیشہ کہانت اور فال گوئی کا اختیار کرتی تھین اور کہانت انکی صحیح و درست
ہوتی تھی اور سبب اسکا یہ تھا کہ وہی جنات جو عورات مذکورہ سے مبتلا ہوتے تھے آسمان اول کے
دروازون پر جا کر کھڑے ہوتے تھے اور معاملات انتظام دنیاوی مین جو احکام اللہ تعالیٰ جل شانہ

کی بارگاہ سے فرشتون کو نام جاری ہوتے تھے اور فرشتے باہم انکا ذکر مذکور کرتے وہ انکو فرشتون سے سنتے اور یہان آکر ان عورات سے بیان کرتے وہ عورتین بطریق فال گوئی اور کہانت ان حالات کو بیان کرکے اپنا کمال ظاہر کرتین اور بیان انکا صحیح و درست ہوتا اور جب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو جنات و شیاطین کو اوپر جانے سے ممانعت ہوگئی چنانچہ اب جب کبھی یہ اوپر جانے کا قصد کرتے ہین تو شعلہائے آتشین جنکو شہاب ثاقب کہتے ہین انپر پڑتے ہین یہ بھاگ کھڑے ہوتے ہین بہرحال ہماری شریعت ملت مین اہل نجوم و رمال و کاہن و فال گو سے اعتقاد رکھنا اور انکے بیان پر عمل کرنا اور انکے اقوال کو صحیح سمجھنا حرام و گناہ کبیرہ ہے اور قوم کفار یعنی برہمن وغیرہ سے ایسی باتون کا اعتقاد رکھنا یا انکے اقوال و بیان کو صحیح سمجھنا کفر ہے حضرت پیر و مرشد علیہ الرحمۃ فرماتے کہ حدیث شریف مین وارد ہوا ہے کہ جو شخص قوم کفار سے براہ خوش طبعی معاملات غیب دانی مین کسی بات کا سوال کرتا ہے تو اس شخص کی چالیس روز کی نماز مقبول نہین ہوتی تنبیہ العارفین مین روایت ہے کہ حضرت امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ ارشاد فرماتے ہین اَلْمُنَجِّمُ کَالْکَاهِنِ وَالْکَاهِنُ کَالسَّاحِرِ وَالسَّاحِرُ کَالْکَافِرِ وَالْکَافِرُ فِی النَّارِ یعنی منجم مثل کاہن کے ہے اور کاہن مثل جادوگر کے اور جادوگر کافر ہے اور کافر کی جگہ دوزخ ہے اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مسلمانون کو لازم ہے کہ ایسی باتون سے انتہا کا احتراز و پرہیز کرین اور اس قسم کے لوگون سے ہرگز اعتقاد نہ رکھین اور نہ کبھی انکے کہنے پر عمل کرین مصباح النبوۃ

مین روایت ہے کہ شب معراج مین آپ براق پر سوار ہو کر ستر ہزار فرشتون کے ساتھ مسجد حرام سے مسجد اقصے
مین پہونچے اور آپنے وہان نماز پڑھائی اور جو حضرات پیغمبر اور بڑے بڑے انبیا ے کرام علیہم السلام
اور ملائکہ مقدس وہان حاضر تھے سبھون نے آپکی اقتدا فرمائی اور پھر آپ ہان سے طبقات سموات کو طے
کرکے عرش معلی پر پہونچے اور وہان سے ایسے مقام پر گذرے کہ جہان کبھی کوئی نہین پہونچا اور اللہ تعالی
جل شانہ کو دیدار سے مشرف ہوئے اور مصباح اللغۃ مین لکھا ہی کہ پھر وہان سے دوزخ اور بہشت کی سیر کرتے
ہوئے اپنی دولت سرا پر اتنے عرصہ مین واپس تشریف لائے کہ زنجیر حجرہ مبارک کی ہلتی تھی اور
گرمی بچھونے شریف سے زائل نہوئی تھی اور آپ کا سر مبارک درازقدون مین سب سے بلند
رہتا تھا اور آپ جہان تشریف لیجاتے تھے فرشتے آپکے ہمراہ ہوتے جنگ بدر اور جنگ حنین مین
فرشتے آپکے ساتھ ہو کر کفار سے لڑے اور باوجود اُمی ہونے کے آپ جملہ علوم کے مرتبہ اعلی پر پہونچے
اور کوئی علم آپ سے پوشیدہ نہین رہا اور آپ کی کتاب مبین یعنی قرآن مجید مین کبھی تبدیل و تحریف
واقع نہوگی برخلاف توریت و انجیل و زبور وغیرہ کے کہ وہ بھی اللہ تعالی ہی جل شانہ کا کلام پاک تھا
اُن سب کتابونکی تغیر اور تبدل کا حال ظاہر ہے اور نبی ہونا آپکا تمام عالم پر کیا انسان کیا جنات کیا حیوان
کیا ملک کیا فلک کیا شجر کیا حجر کیا وحوش و طیور کیا حور و قصور سبھی آپ پر ایمان لائے
اور آپکی نبوت و رسالت پر شہادت دی اور باصدق دل آپکی حضوری مین حاضر آئے
اور تمام روی زمین پر آپ اور آپکی اُمت کے واسطے جس جگہہ اور جس مقام پر چاہے نماز کا پڑھ لینا

یہ بھی خصوصیت آپ ہی کیواسطے ہے اگلے پیغمبرون مین بجز مسجد کے اور کسی جگہہ نماز پڑھنے کا
حکم نہ تھا اور بجاے غسل اور وضو کے بوقت ضرورت تیمم کرنا یہ بھی آپ اور آپکی امت کے واسطے مخصوص ہوا
اور کسی نبی کیوقت مین تیمم کا حکم نہ تھا۔ آپکے معجزات تمام انبیاے کرام علیہم السلام کے معجزات سے
بہت زائد ہوئی چنانچہ حضرات محدثین نے چونسٹھ ہزار کا شمار کیا ہے اور آپکی ذات بابرکات پر نبوت
ختم ہوگئی اور آپ کی شریعت نے سب بعثون کو منسوخ کردیا اور آپکی ذات مقدس کو اللہ تعالیٰ نے تمام
عالم کے واسطے رحمت گردانا چنانچہ ارشاد ہوتا ہے وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ
یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمنے تمکو نہین بھیجا مگر رحمت واسطے تمام عالم کے اور پکارا آپ کو
اللہ تعالیٰ نے اس لقب کے ساتھ یَآ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَیَآ اَیُّھَا الرَّسُوْلُ برخلاف اور نبیون کے
کہ انکا نام لیکر پکارا ہے جیسے یَا نُوْحُ یَا اِبْرَاھِیْمُ اور براہ تعظیم آپکے امت پر حرام ہوئی
یہ بات کہ آپکو نام لیکر پکارین بلکہ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ کہین اور براہ تعظیم اللہ جل شانہ نے
ممانعت کی اس بات پر کہ کوئی آپکے سامنے آواز بلند سے بات نکرے اور قسم کھائی اللہ تعالیٰ نے
آپکی عمر مبارک اور آپکے مسکن شریف کی اور نازل ہوتے آپ پر حضرت اسرافیل علیہ السلام یعنی بجز آپکے
اور کسی پیغمبر پر حضرت اسرافیل علیہ السلام نازل نہین ہوئے اور آپ سردار و پیشوا ہین تمام اولاد آدم
کے چنانچہ حضرت خود ارشاد فرماتی ہین اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ تمام اولاد آدم کا سردار ہونا یہ بھی
خاص آپ ہی کی ذات اقدس کیواسطے ہوا بجز آپکے اور کوئی پیغمبر تمام اولاد آدم کا سردار نہین ہوا

اور آپکا ہمزاد مسلمان باایمان تھا یہ بھی خاصیات مقدس کا تھا اور نہ تمام پیغمبر اور جملہ نبیین و
صدیقین و شہدا و صالحین اور مسلمین و مسلمات اور مومنین و مومنات مین سے کوئی شخص ایسا نہین گذرا اور نہ
اور نہ گذریگا جسکا ہمزاد مسلمان ہو سب بقیہ شیاطین رہے اور قیامت تک رہینگے
اور قبر مین میت سے فرشتہ سوال کرتا ہی کہ تیرا پیغمبر کون ہی اگر وہ مردہ باایمان ہوتا ہی تو جواب دیتا ہی
کہ پیغمبر ہمارے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور اگر وہ مردہ باایمان نہین ہوتا تو جواب دیتا ہی کہ
نہین جانتا اور حرام کیا گیا آپکی تمام امت پر آپکے بعد آپکی ازواج مطہرات سے نکاح کرنا اگلے پیغمبرونکے
انتقال کے بعد انکی بی بیون سے نکاح کرنا جائز ہوتا تھا اور حرام کیا گیا آپ کی ازواج مطہرات پر
نظر ڈالنا اگرچہ لباس مین از سرتا پا پوشیدہ ہون اور جس شخص نے آپکو خواب مین دیکھا وہ گویا بعینہ آپکی
حالت حیات مین آپکی زیارت مقدس سے مشرف ہوا اور جو نام آپکے نام مبارک پر رکھا جاتا ہی وہ
دنیا اور آخرت مین موجب برکت و مغفرت کا ہوتا ہی اور مستحب ہے امت پر کہ جب کوئی شخص حدیث شریف
پڑھے تو پہلے غسل کرے پھر خوشبو ملے اور جو شخص باایمان تمام عمر مین ایک بار بھی آپکی صحبت اقدس
مین حاضر ہوا وہ شمار اصحاب عالیجناب مین داخل ہو گیا اور آپکی حالت علالت مین آپکی عیادت کے
واسطے حضرت جبرئیل علیہ السلام تین مرتبہ تشریف لائے اور کسی پیغمبر کی عیادت کے واسطے
حضرت جبرئیل نہین آئے اور تین دن تک آپکے جنازہ مقدس کی نماز برابر ہوتی رہی لوگ
گروہ گروہ آتے تھے اور آپکے جنازہ شریف کی نماز بے امام پڑھتے جاتے تھے اور انتقال شریف کے

تین روز کے بعد آپ دفن کیے گئے اسواسطے تھا کہ جہان تک ہوسکے لوگ آپکی زیارت ور نماز جنازہ سے مشرف ہوں ور آپکا مال متروکہ کسی کے حصہ وراثت میں نہیں آیا اور بالاتفاق آپ قبر شریف میں زندہ ہیں وراذان و نماز باقامت ادا فرماتے ہیں اللہ اکبر جل جلالہ کیا مرتبہ ہے آپکا اور آپکے مرقد مقدس پر ایک فرشتہ مقرر ہے کہ زائر کی طرف سے صلوٰۃ وسلام آپکے حضور میں عرض کرتا ہے اور اعمال اُمت بھی آپکے حضور میں عرض کیے جاتے ہیں اور آپ امت کے لئے دعا و سوال مغفرت اور استغفار فرماتے ہیں اور آپکے منبر اور قبر شریف کے درمیان میں ایک روضہ ہے روضہا جنت سے اور قیامت کے پہلے قبر شریف سے آپ ہی برآمد ہوکر رونق افروز میدان حشر ہونگے اور بروز قیامت بیہوشی سے پہلے سب کے افاقہ آپ ہی کو ہوگا اور قیامت کے دن مقام محمود سے آپ مشرف فرمائے جائینگے اور لواء حمد آپکے دست قدس میں ہوگا اور حضرت آدم علیہ السلام اپنی تمام ذریات کے ساتھ اُسکے نیچے ہونگے اور کُل انبیا علیہم السلام مع اپنی اپنی اُمتوں کے آپکی پیروی کرینگے اور سب سے پہلے اللہ جل شانہ کے دیدار سے آپ ہی مشرف ہونگے اور سب سے پہلے پُل صراط پر آپ ہی تشریف لیجائینگے اور جب آپکی صاحبزادی حضرت فاطمہ زہرا پُل صراط پر تشریف لائینگی تو تمام خلائق کو حکم ہوگا کہ اپنی اپنی آنکھیں بند کرلیں اور آپ مرتبہ وسیلہ سے مشرف فرمائے جائینگے اور دروازہ جنت کا آپ ہی کھولینگے اور سب سے پہلے آپ ہی جنت میں داخل ہونگے اور حوض کوثر آپکو عطا فرمایا جائیگا اور عرش معلی کے داہنے جانب آپ کرسی پر رونق افروز ہونگے اور آپکا نام مبارک آوازہ نبوت وشفاعت

کے ساتھ دنیا و آخرت مین بلند کیا گیا وَرَفَعنَا لَکَ ذِکرَکَ یعنی بلند کیا مذکور تیرا
اور آپکا اسم مبارک اللہ تعالیٰ کے نام پاک کے ساتھ کلمہ طیب اور اذان واقامت مین ملایا گیا
نبیین سابقین کا نام اذان اور اقامت مین اللہ جل شانہ کے نام پاک کے ساتھ نہین ملایا جاتا تھا
اور آپکی فرمانبرداری کو اللہ جل شانہ نے اپنی فرمان برداری فرمائی مَن یُطِعِ الرَّسُولَ
فَقَد اَطَاعَ اللہ یعنے جسنے اطاعت کی رسول کی پس اُسنے اطاعت کی اللہ کی
اور جس شخص نے آپکی اطاعت کی اُسکے ساتھ محبت کرنا اللہ جل شانہ کا وعدہ ہے قُل اِن کُنتُم
تُحِبُّونَ اللہ فَاتَّبِعُونِی یُحبِبکُمُ اللہ یعنی کہدے تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ اگر تم
محبت رکھتے ہو اللہ تعالیٰ کے ساتھ تو پیروی کرو میری اور میری بتائی راہ پر چلو تا اللہ تعالیٰ
تمسے محبت کرے اور جس شخص نے آپسے بیعت کی اُسنے گویا یعنے اللہ جل شانہ سے بیعت کی
اِنَّ الَّذِینَ یُبَایِعُونَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُونَ اللہ یعنے جو لوگ ہاتھ ملاتے ہین تجھ سے
وہ ہاتھ ملاتے ہین اللہ سے اور اللہ تعالیٰ نے آپکی ذات ستودہ صفات مین خُلق عظیم پیدا فرمایا
ایسا خلق کسی اور نبی کو نہین عطا ہوا چنانچہ اللہ جل شانہ خود ارشاد فرماتا ہے اِنَّکَ لَعَلیٰ
خُلُقٍ عَظِیمٍ یعنی تحقیق تو ہے بڑے خلق پر اور دوسری آیہ شریفہ مین ارشاد ہوتا ہے وَمَا اَرسَلنَاکَ
اِلَّا رَحمَۃً لِّلعٰلَمِینَ یعنی نہین بھیجا ہمنے تجکو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مگر رحمت واسطے تمام
عالم کے پس جب اللہ تعالیٰ نے آپکی ذات مقدس کو تمام عالم کے واسطے رحمت گردانا تو پھر آپکے

خلق عظیم کی انتہا کیونکر ہو سکتی ہے ایسی طرح سے بجد منشا فضل و کمال اللہ تعالی جل شانہ نے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی عطا فرمائی کہ اور کسی پیغمبر علیہ السلام کو حصہ میں نہیں آئے

فضائل عالیجناب اصحاب مسترشدین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین

لاکھوں شکر کروڑوں احسان اُس تونا نیزدان کے جسنے اپنے حبیب محمد مصطفی احمد مجتبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی آل اطہار و اصحاب کبار اور حضرات خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کی محبت و اطاعت ہمکو عطا فرمائی اور انہی حضرات سراپا خیر و برکات کے طفیل تصدق میں ہمکو راہ راست پر قدم رکھنے کی توفیق ہاتھ آئی ان ہی حضرات عالی درجات کے ساتھ محبت رکھنا اور انکے قدم بقدم چلنا اور انکی اطاعت و فرمانبرداری میں بدل و جان حاضر رہنا ہی سبب ہے خدا اور رسول کی خوشنودی اور رضامندی کا اور انکے ساتھ بغض و عداوت رکھنا یا کسی طرح کی بے ادبی اور گستاخی کو انکی جانب سے اپنے دلمیں راہ دینا ہی باعث ہے اللہ جل شانہ اور اسکے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی اذیت ہی اور ناراضی کا ای بھائیو ذرا بغور دیکھو اور سنو کہ ہم اس مقام پر اسی مضمون کی کیسی حدیث صحیح تمکو سناتے ہیں ہمارے اس بیان کی حضرت مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام خود تصدیق فرماتے ہیں وعن عبد اللہ بن مغفل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اللہ فی اصحابی اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذوھم غرضا من بعدی من احبھم فبحبی احبھم ومن ابغضھم فببغضی ابغضھم ومن آذاھم فقد

اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰہَ وَمَنْ اٰذَی اللّٰہَ فَیُوْشِکُ اَنْ یَّاْخُذَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیْ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ڈرو اللہ سے اور پھر ڈرو اللہ سے میرے اصحاب کے حق مین تاکید اور مبالغہ کے ساتھ دو بار اس کلمہ کو ارشاد فرمایا حاصل اس تاکید فرمانے کا یہ ہے کہ یاد نکرو میرے اصحاب کو بجز تعظیم و تکریم کے اور نکرنا انکو بعد میرے نشانہ عیب گیریون کا اسواسطے کہ جسنے دوست رکھا انکو اسنے دوست رکھا مجکو بوجہ دوستی میری کے اور جسنے بغض رکھا اُن سے اُسنے بغض رکھا مجھسے بوجہ بغض انکے اور جسنے ایذا دی انکو اُسنے ایذا دی مجکو اور جسنے ایذا دی مجکو اُسنے ایذا دی خدا کو اور جسنے ایذا دی خدا کو پس نزدیک ہے کہ گرفتار کرے اللہ جل شانہ اُسکو سخت عذاب مین نقل کی یہ حدیث ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور بعض روایات مین بجاے اٰذَاھُمْ الخ کے مَنْ اَبْغَضَھُمْ فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَنِیْ فَقَدْ اَبْغَضَ اللّٰہَ وَمَنْ اَبْغَضَ اللّٰہَ فَقَدْ کَفَرَ آیا ہے یعنی آپ فرماتے ہین کہ جسنے بغض رکھا اُنسے اُسنے بغض رکھا مجھسے اور جسنے بغض رکھا مجھسے اُسنے بغض رکھا اللہ سے اور جسنے بغض رکھا اللہ سے پس وہ کافر ہوا اور اس حدیث شریف کی تصدیق کرتا ہے ارشاد اللہ جل شانہ کا اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا تحقیق جو لوگ ایذا دیتے
ہین اللہ کو اور اُسکے رسول کو لعنت کی اللہ نے انکو دنیا و آخرت مین اور طیار کر رکھا ہے
اُنکے لیے عذاب خوار کرنے والا اور جو لوگ ایذا دیتے ہین مومن مردون اور مومن عورتون کو بغیر قصو
کے پس تحقیق اُٹھایا اُنھون نے بہتان اور گناہ ظاہر پس اسی خیال سے یہ ہیچمدان امیدوار
رحمت ایزد منان خادم الفقرا والمساکین فقیر محمد سراج الیقین غفر اللہ ذنوبہ و ستر عیوبہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کبار اور چار یار باوقار کی فضائل و مناقب مین بحوالہ احادیث صحیحہ
اور روایات معتبرہ ایک رسالہ مختصر بنظر رفاہ عام اہل اسلام پانچ فصلون مین لکھتا ہے تاکہ
ناظرین عقیدت گزین و شائقین صداقت آئین اسکے ملاحظہ فرمانے سے حضرات اصحاب
عالیجناب کے مراتب عالیہ و درجات کاملہ سے بخوبی واقف ہو کر حظ وافر اُٹھائین اور کسی طرح کا
گمان فاسد اُن حضرات رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی جانب سے ہرگز ہرگز اپنے دل مین نہ لائین
اور بجان و دل اُنکی محبت و اطاعت مین حاضر رہین اور اُنکو اپنا پیشوائے دارین اور
مقتدای کونین سمجھکر کسی طرح انکی فرمانبرداری مین قصور نکرین امیدواثق ہے کہ اللہ جل شانہ
اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل و تصدق مین اور اصحاب عالی جناب کے ساتھ محبت
رکھنے سے اور خاص اپنی شفقت و رحمت سے ہم سب مسلمانون کا خاتمہ بالخیر فرما کر بلا حساب
جنت مین پہونچا دے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سایہ رحمت پایہ مین جگہہ عنایت فرمائے

پہلی فصل جملہ اصحاب عالیجناب رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کے مناقب مین

صحیح بخاری ور مسلم شریف مین حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ
جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ برا کہو تم میری اصحاب کو یہ خطاب بجا عام امت
کی طرف ہے اسواسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے نور نبوت سے معلوم ہو چکا تھا کہ اہل بدعت
مجمع شقاوت منکرین و مخالفین میری اصحاب کو برا کہینگے پس حکم فرمایا تمام امت کی طرف اشارہ
کرکی اس برائی سے بچنے کو یہ مضمون مظاہر حق کا ہی اور شرح مسلم شریف مین ہی کہ برا کہنا اصحابہ کا
حرام و کبائر فواحش سے ہی اور حضرت مولانا عبدالحق محدث دہلوی شرح مشکوۃ شریف مین
افادہ فرماتی ہین کہ مذہب ہمارا اور مذہب جمہور علما کا یہ ہی کہ اصحاب کبار کو برا کہنے والا واجب التعزیر
ہی اور بعض علمای مالکیہ کے نزدیک اُنکا برا کہنی والا واجب القتل ہی اور اکثر علماے حنفیہ کے
نزدیک شیخین کو برا کہنی والی کو قتل کرنا واجب ہے اور کتاب اشباہ والنظائر کی کتاب السیر مین
لکھا ہی کہ جو کافر توبہ کری اُسکی توبہ قبول ہی دنیا و آخرت مین مگر جماعت کفر کرنی والی بسبب
برا کہنی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بسبب برا کہنے حضرات شیخین کے یا برا کہنے والا ایک کا
ان دونون حضرات مین سے یا بسبب سحر کی یا بسبب زندقہ کی اگرچہ عورت ہو توبہ قبول نہین ہوتی
اُس حال مین کہ گرفتار کیے جائین قبل توبہ کیے یعنے اس قسم کی لوگ اگر قبل گرفتار ہونے کے
توبہ کر چکے ہین تو توبہ اُنکی قبول ہی ورنہ بعد گرفتار ہو نیکے ایسے لوگون کی توبہ قبول نہین

ہوتی اور ابن نجیم صاحب اشباہ فرماتی ہین کہ برا کہنے والا حضرات شیخین کا اور انپر لعن کرنے والا
کافر ہے اور تفضیلت دینے والا حضرت علی رض کو ان حضرات پر بدعتی ہے اور مناقب کردری مین
لکھا ہی کہ بغض رکھنے والا حضرات شیخین سے اور منکر انکی خلافت کا کافر مطلق ہے بوجہ دوستی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور فقہ کی کتابون مین لکھا ہے کہ جس شخص نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ
تعالی عنہ کی خلافت کا انکار کیا وہ اجماع قطعی کا منکر ہوا اور منکر اجماع قطعی کا کافر ہے اور
جاننا چاہیے کہ اللہ تعالی جل شانہ نے حضرات صحابہ رض کے حق مین اپنی رضامندی ان آیات
مین بیان فرمائی لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ
یعنی اللہ تعالی راضی ہوا ان ایمان والون سے کہ جنھون نے درخت کے نیچے تجھ سے بیعت کی
فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ اور انکے دلون کا اخلاص اس سے ظاہر ہو گیا اگر وہ منافق ہوتے
تو اس سفر مین ساتھ نہ آتے اور نہ کبھی ایسے وقت مین بیعت کرتے اسکی کیفیت شان نزول
مین لکھی جائیگی فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ پس نازل کی تسکین اور آرام انکے دلون پر
جس سے بلا خوف و خطر لڑائی پر مستعد ہوئے اور کفار کو قتل کرنے اور اپنی جان دینے کو تیری راہ
مین تیرے ہاتھ پر بیعت کرلی وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ۵ اور جزا دی انکو فتح نزدیک کی
یعنی انکو بہت ہی جلد بہت سی غنیمتین دین اور آیندہ بڑی بڑی فتوحات اور غنائم کا وعدہ
کیا مثل روم و فارس اور خیبر اور مکہ معظمہ اور ہجر وغیرہ کی پس اس آیت سے ان حضرات کی

کہ جنھون نے درخت کے نیچے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی صاف صاف بزرگی اور انکے
دلون کا اخلاص اور ایمان مین کامل ہونا ظاہر ہے اللہ جل شانہ نے کوئی لفظ کوئی حرف بھی ایسا
ذکر نہین کیا کہ جسمین کوئی بات شبہ اور انکار کی پیدا ہو بلکہ اپنی رضامندی صاف صاف ہمیشہ
کے واسطے ایسی ظاہر کردی کہ جسکا کبھی زوال نہو اور جن فتوحات کا وعدہ فرمایا انکا ظہور
اُن ہی صحابہ کے ہاتھ ہوا جنھون نے درخت کے نیچے بیعت کی ہم اب مخالفین سے پوچھتے ہین کہ یہ آیۂ شریفہ
اللہ جل شانہ کا کلام پاک ہے یا نہین اور اگر ہے تو درخت کے نیچے بیعت کرنے والون کی شان
مین ہے یا نہین اگر اُن ہی اصحاب عالی جناب کی شان مین ہے تو نہین حضرت ابوبکر صدیق
اور حضرت عمر فاروق وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم داخل ہین یا نہین اور اگر داخل نہین تھے تو
اس انکار پر کیا دلیل ہے اور اگر داخل تھے تو جنسے اللہ تعالیٰ صاف صاف اپنی رضامندی
ظاہر کرے اور جنکی شان مین خود لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرمائے اُنسے ناراض ہونا اور اُنکو برا
جاننا انکار آیات قرآنی سے ہے یا نہین اور آیات قرآنی سے انکار کرنا انسان کو ایمان سے بے بہرہ
کردیتا ہے یا نہین عیاذاً باللہ اگر کوئی کہے کہ وہ منافق تھے تو اللہ جل شانہ نے خود ہی انکار کردیا
اور اپنے کلام پاک مین ارشاد فرمایا فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِھِمْ فَاَنْزَلَ السَّکِیْنَۃَ عَلَیْھِمْ
یعنی اللہ جانتا ہے وہ چیز جو انکے دلون مین ہے اخلاص اور وفا صدق اور صفا پس غور کرنے
اور سمجھنے کا مقام ہے کہ جنکے لیے اللہ جل شانہ اپنی رضامندی ظاہر فرمائے مخالفین

اُنکی شان مین گستاخی اور بےادبی کرین اور اُنکو غاصب و کاذب سمجھین اور اُنکو برا جانین ان
دونون باتون مین تباین کلی ہی پس اُن حضرات کو برا جاننے والے اور اُنکے ساتھ بغض و عداوت
رکھنے والے صاف قرآن پاک کے مخالف ہین اور مخالفت قرآن مجید کی صریح کفر ہے اور یہ بھی
جاننا چاہیے کہ حضرات خلفای راشدین کی خلافت قرآن مجید سے ثابت ہے اللہ جل شانہٗ
ارشاد فرماتا ہے وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی
الْاَرْضِ تفسیر مدارک مین مرقوم ہے کہ آیۂ شریفہ حضرات خلفای راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین کی
صحت خلافت پر دلیل روشن اور برہان مبرہن ہے اسواسطے کہ مستخلفین جو ایمان لاؤ اور عمل صالح
جو اُنسے وقوع مین آئے وہ یہی اصحاب عالیجناب ہین پس منکر صحت خلافت حضرات خلفاے
راشدین کا دائرہ ایمان سے خارج ہے اللہ جل شانہ دوسری آیہ شریفہ مین ارشاد فرماتا ہے وَمَنْ
کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفَاسِقُوْنَ یعنے جنھون نے کفر کیا کہ اللہ تعالی کے
وعدہ کو سچ نہ مانا اور حق نجانا اُنکو یعنی خلفای راشدین کو پس وہ فاسق ہین یعنی کافر ہین
اسواسطے کہ قرآن مجید کی عرف مین اکثر مقام پر فاسق بمعنے کافر کے آیا ہے جیسے اس آیہ
شریفہ مین پہلے فرمایا کہ جنھون نے کفر کیا اور میرے وعدہ کو سچا نہ جانا وہ فاسق ہین جنکو
اللہ تعالی نے پہلے کافر فرمایا اور بعد کو فاسق وہ بجز کافر کے فاسق کسطرح سمجھے جا سکتے ہین
اور اللہ جل شانہ نے دوسری آیہ شریفہ مین عرف قرآن مجید کے موافق کافرون کو فاسق فرمایا

وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفَاسِقُوْنَ یعنی جو شخص
کہ حکم نکرے ساتھ اُس چیز کے کہ نازل کی اللہ تعالی نے پس وہ کافر ہی اور یہ بھی جاننا چاہیے
کہ اللہ تعالی نے اپنے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کی اصحاب کبار کی سچائی اپنے کلام پاک مین بیان
فرمائی لِلْفُقَرَآءِ الْمُھَاجِرِیْنَ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ وَاَمْوَالِھِمْ
یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانًا وَّیَنْصُرُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اُولٰٓئِکَ ھُمُ
الصَّادِقُوْنَ یعنی واسطے فقرای وطن چھوڑنیوالون کے جو نکالی گئے ہین اپنے گھرون سے اور مالون سے
ڈھونڈھتے ہین اللہ تعالی کا فضل ور اسکی رضامندی اور مدد کرتے ہین اللہ کے دین کی اور اسکے
رسول کی وہ لوگ وہی ہین سچے مقام غور اور جای انصاف ہے کہ جن لوگون کی اللہ تعالے
اسطرح سے تعریف مدح بیان فرمائے مخالفین اُنکی خدمت مین گستاخی اور بے ادبی کرین
اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر فاروق کو خلیفۃ اللہ
کہتے تھے اور مخالفین اُنکو کاذب و غاصب کہتے ہین اور درمیان صدق و کذب کے جو فرق ہے
وہ ظاہر ہی پس جسنے اُنکو کاذب کہا اُسنے بیشک قرآن مجید کو رد کیا اور مخالف ہوا اور
قرآن پاک کی مخالفت صریح کفر ہی افسوس ہی کہ اللہ جل شانہ ان حضرات کے حق مین اُولٰٓئِکَ
ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ارشاد فرماتا ہی اور مخالفین اُنکے حق مین اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ
کہتے ہین اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ اللہ جل شانہ نے اپنے کلام پاک کی اس آیہ شریفہ مین اصحاب کبار

کی بہت بڑی تعریف فرمائی مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ یعنے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول
ہین اللہ تعالی کے پہلی اللہ جل شانہ نے خلائق کو اس بات سے آگاہ فرمایا کہ محمد رسول ہین میرے پھر آپکی
اصحاب کی صفت بیان فرمائی وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ اور جو لوگ کہ انکی ساتھ ہین یعنی اصحاب
رسول اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ سخت تر اور کڑی ہین کفار پر رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ اور
نرم دل ہین آپس مین تَرٰھُمْ دیکھتا ہو تو انکو رُکَّعًا رکوع کرنے والی سُجَّدًا سجدہ کرنے والے
یعنی ہمیشہ اللہ جل شانہ کی عبادت مین مشغول رہتے ہین موضح القرآن مین لکھا ہے کہ یہ صفتین عام
صحابہ کی ہین مگر ان الفاظ مین اشارہ خواص اصحاب کیطرف بھی ہے ہر ایک کی خاص ہونے کا ایک
ایک صفت کیساتھ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی صفت خاص ہے
اسلئے کہ ہر بات و معیت و مصاحبت و رفاقت کے ساتھ گھر و غار اور سفرون مین آپ
مخصوص ہین اور اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کی صفت
ہے اسواسطے کہ مشرکون اور منافقون کے ساتھ آپ نہایت سخت اور کڑی تھے اور سب
علمای دین اس بات پر متفق ہین کہ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ حضرت عثمان ذی النورین کی صفت ہے
اسوجہ سے کہ آپکی نرم دلی اور حیا و دلنوازی اور وفا مشہور و معروف ہے خالق اور خلائق
سب کے نزدیک آپ ان صفتون و نشانیون سے موصوف اور موسوم ہین اور رُکَّعًا سُجَّدًا
حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے حال کی شرح ہے اسواسطے کہ آپ اکثر اوقات عبادت ہی مین

گذارتے تھے یہان تک کہ ہر شب کو ہزار بار نماز شروع کرنے مین اللہ اکبر کہنے کی آواز خلوت سے آپکے آستانۂ عالی کی خادمون کے کان مین پہونچتی تھی یَبْتَغُوْنَ ڈھونڈھتے ہین یہ بزرگ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ فضل اللہ تعالی سے یعنی ثواب کی ترقی وَرِضْوَانًا اور رضامندی خدا کی چاہتے ہین سِیْمَاھُمْ نشانیان انکی فِیْ وُجُوْھِھِمْ انکے چہرون سے ظاہر ہین مِنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ سجدہ کرنے کے اثر سے لباب مین لکھا ہے کہ نماز کا اثر ان حضرات کی نورانی پیشانیون سے ظاہر تھا اسواسطے کہ نمازی کا چہرہ اہل بصر کی نظر مین آفتاب تابان ہے کہ مَنْ کَثُرَ صَلٰوتُہٗ بِاللَّیْلِ حَسُنَ وَجْھُہٗ بِالنَّھَارِ یعنی جو شخص رات کو نماز بہت پڑھتا ہے دن کو اُسکا چہرہ حسین اور نورانی ہوتا ہے نفحات مین مذکور ہے کہ جب روحین قرب الٰہی کی برکت سے صاف ہوگئین تو معرفت کے نور چہرون پر ظاہر ہوجاتے ہین اور چمکنے لگتے ہین شعر

درویش را گواہ چہ حاجت کہ عاشق ست	رنگ رخش ز دور ببین دیدان کہ ہست

ذٰلِکَ یہ وصف جو مذکور ہوی مَثَلُھُمْ انکی صفت ہے فِی التَّوْرٰیةِ حضرت موسے علیہ السلام کی کتاب مین یعنی توریت مین انکا یہ وصف لکھا ہوا ہے وَمَثَلُھُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ اور انکی صفت انجیل مین ہے یعنی ان ہی صفتون کے ساتھ حضرت عیسی علیہ السلام کی کتاب مین انکا ذکر ہے کَزَرْعٍ جیسے کھیتی کہ اَخْرَجَ شَطْاَہٗ نکالتی ہے چھوٹی سی شاخ یعنی انکھوا پھوٹتا ہے اور سوئی نکلتی ہے فَاٰزَرَہٗ پھر قوی کرتی ہے اپنی اُس شاخ کو

فاستغلظ پھر موٹی ہو جاتی ہے فاستوی علی سوقہ پھر سیدھی کھڑی ہو جاتی ہے
اپنی جڑ پر پہلی بیج تھا پھر نرم گھانس ہوتی ہے آخر کو درخت ہو جاتا ہے یعجب الزراع
تعجب مین لاتی ہے یعنی خوش کرتی ہے کھیتی کرنے والونکو اسکی طیاری و رسیدھا پن اور خوبی
اس تمثیل کے ساتھ اللہ جل شانہ نے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب عالیجناب
رضی اللہ تعالی عنہم کی مثال دی اسواسطے کہ پہلے دعوت اسلام ضعیف تھی جسقدر بڑھی قوت
پکڑی اور سیدھی قائم ہو گئی اور اہل عالم کی تعجب کا سبب ہوئی لیغیظ تاکہ غصہ لاوی اور جلائے
رشک سے بہم الکفار اس سے کفار کو یعنی اصحاب عالیجناب حضرت خیر الانام علیہ الصلوۃ والسلام
اور شوکت اسلام کو دیکھکر کفار جلین اور رشک کرین حضرت امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے
فرمایا ہے کہ یہ آیہ شریفہ اصحاب کبار رضی اللہ عنہم کی شان مین ہے جو کوئی انپر غصہ کرے اور انکی ساتھ
دشمنی رکھے وہ کافرون مین داخل ہے نعوذ باللہ منہا وعد اللہ الذین آمنوا اور وعدہ کیا ہے
اللہ تعالی نے ان لوگون سے جو ایمان لائے ہین وعملوا الصلحت اور کام کیے انھون نے
اچھے منہم انسے یعنی ان سب سے وعدہ فرمایا ہے مغفرۃ گناہون کے بخشدینے کا
واجرا عظیما اور بڑا اجر کا تفسیر عجائب مین لکھا ہے کہ اس جگہ عمل صالح سے صحابہ رضی اللہ
عنہم اجمعین کی محبت بھی مراد ہے جو کوئی حضرات صحابہ کو آپسمین دشمنی رکھنے والے
اور بے الفت سمجھے وہ قرآن پاک کا منکر ہے اور جو شخص ان حضرات کیساتھ بغض و عداوت

[illegible] ۱۱۲ [illegible]

رکھتے ہین ان ہی آیتون سے آنپر اطلاق کفر کا آتا ہے اور اس آیہ شریفہ کو آخر کلمہ مین اللہ تعالی
نے منکرین کے اس اعتراض کو بھی رد کردیا کہ صحابہ کے اعمال و افعال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے وقت مین اچھے تھے مگر آپکے انتقال کے بعد خراب ہو گئے اور اعتبار اعمال کا آخر وقت
پر موقوف ہے انصاف و غور کا مقام ہے کہ منکرین کا یہ قول اللہ جل شانہ کے کلام پاک کی صریح
تکذیب کر رہا ہے اور اس قول سے صاف لازم آتا ہے کہ اللہ تعالی بندون کے اگلے پچھلے حالات سے
بیخبر ہے نعوذ باللہ منہا اب جاننا چاہیے کہ سبب نازل ہونے اس آیہ شریفہ کا یہ ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے قصد فرمایا کہ عمرہ ادا کرین اسلیے اعرابیون وغیرہ کو ہمراہ چلنے کے لیے ارشاد فرمایا
اندیشہ یہ تھا کہ کفار مکہ آمادہ بفساد ہو کر نزاع پر مستعد ہون اور مکہ کے اندر جانے ندین مگر اکثر
اعرابیون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کو نہ سنا اور اس سفر مین آپکے ہمراہ نہوئے مگر
وہی جان نثار جنکے دل نور ایمان سے منور تھے ہمراہ رکاب عالی ہوئے جب مکہ کے قریب پہونچے قریش
مانع ہوئے تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حراش کو اہالیان قریش کے پاس بھیجا وہ اسکے
قتل پر آمادہ ہوئے حراش لوٹ آیا آپ نے اپنے تمام ہمراہیون کو جمع کر کے ایک درخت کے نیچے بیٹھکر
اس بات پر بیعت لی کہ قریش سے لڑین اور کسیطرح منہہ نہ پھیرین چنانچہ جملہ حاضرین نے
نہایت خوشی سے بیعت کی بجز جد بن قیس منافق کے اور کسی کو اس بیعت سے انکار نہین ہوا
تعداد ان اصحاب عالیجناب کی بعض کے نزدیک ایکہزار پانچسو اور بعض کے نزدیک ایکہزار چارسو

اور بعض کے نزدیک ایکہزار تین سو تھی چونکہ اس سفر مین منافقون کا نفاق اور مخلصون کا اخلاص ظاہر ہوگیا اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کی مضبوطی اور ایمان کامل کا حال بوجہ کمال کے ظاہر ہوگیا اور اسپر حق تعالی کی خوشنودی کی بشارت آئی لہذا اس بیعت کا نام بیعت الرضوان ہوا اور ان ہی حضرات بیعت کرنیوالون کی شان مین اللہ جل شانہ نے آیات موصوفہ الصدر کو نازل فرمایا اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ ان حضرات کا قطعی جنتی ہونا نصوص قطعیہ یعنی اللہ جل شانہ کے کلام پاک سے ثابت ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے لَا يَسْتَوِي مِنكُم مَّنْ أَنفَقَ مِن قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ ۚ أُولَٰئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِينَ أَنفَقُوا مِن بَعْدُ وَقَاتَلُوا ۚ وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ یعنی برابر نہین ہے تمسے اے مومنو جو کوئی خرچ کرے فتح مکہ کے قبل کہ اہل اسلام بے ساز وسامان اور ذیبرگ ہو رہے تھے اور قتال کرے خدا و رسول کے دشمنون سے ایسا مومن جان و مال تصدق کرنے والا فتح مکہ کے قبل اور وہ جو فتح مکہ کے بعد مال خرچ کرے اور قتال کا دعوی کھے یہ دونون برابر نہین ہو اسطے کہ جب تو مال بہت ہوگا اور خرچ و قتال کی کچھ چندان ضرورت نہ پڑی گی وہ لوگ جو قبل فتح مکہ کے اپنا مال خرچ کرتے ہین اور قتال پر مستعد ہین وہ بہت بڑے لوگ ہین درجہ اور مرتبہ مین ان لوگون سے جو خرچ کرین فتح کے بعد اور قتال کرین اور سب کو یعنی جو خرچ اور قتال کرتے ہین اللہ کی راہ مین فتح کے قبل خواہ بعد وعدہ دیا ہے اللہ جل شانہ نے انکو بہشت کا مگر انکے درجے متفاوت ہونگے اس مقام پر منکرین سے

ہم سوال کرتی ہین کہ جن لوگون نے قبل فتح مکہ اللہ جل شانہ کی راہ مین اپنا مال صرف کیا اور کفار سے
لڑے اور قتال کیا انمین حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی بھی تھے
یا نہین اگر نہین تھے تو ہونے کی کیا دلیل ہے اور اگر تھے تو اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ انسے درجات عظیم و
جنت نعیم کا فرمایا ہے اسکو تسلیم کرتی ہو یا نہین اسواسطے کہ انکار آیات قرآنی کا صریح کفر ہے بلکہ
جھٹلانیوالا اللہ تعالیٰ کے ایسے کلام پاک کا جو احتمال تاویل کا صحیح نہ رکھتا ہو کافر جاہدی ہے نعوذ
باللہ منہا مقام افسوس ہے کہ اللہ جلشانہ حضرت ابوبکر صدیق کی شان مین ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ ھُمَا
فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا ارشاد فرماکر انکی جان نثاری کا
حال آنحضرتؐ کی نسبت بیان فرمائے اور انکی مدح و تعریف کرے اور منکرین انکو برا جانین اور انکی
شان مین کلمات بیہودہ زبان پر لائین اور دوسری آیہ شریفہ مین اللہ جل شانہ ارشاد فرماتا ہے
وَلَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْکُمْ یہ صاحب فضل اہل سنت جماعت کے نزدیک بالاتفاق
حضرت ابوبکر صدیقؓ ہین جیسا کہ شان نزول سے واضح ہے پس منکر انکے فضل کا صریح منکر
قرآن پاک کا ہے اور تیسری آیہ شریفہ مین ارشاد ہوتا ہے وَسَیُجَنَّبُھَا الْاَتْقَی الَّذِیْ
یُؤْتِیْ مَالَہٗ یَتَزَکّٰی یعنی اور دور کر دیا جائیگا اُس آگ سے بڑا پرہیزگار یعنی ابوبکر صدیق
رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو دیتا ہے اپنا مال ڈھونڈھتا ہے پاکی کافر کہتے تھے کہ حضرت بلالؓ کا
کچھ حق حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ذمہ تھا اسوجہ سے انکو مول لیکر آزاد کر دیا حق تعالیٰ نے

اُن کافرونکی بات رد کرنی کو یہ آیہ شریفہ نازل فرمائی پس آیہ شریفہ خاص حضرت ابو بکر
صدیق ہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں ہے نہ حضرت علی رضی کی ماہران تفسیر پہ یہ بات پوشیدہ نہیں ہے
جو کوئی شان نزول اس آیہ شریفہ کو ملاحظہ کرے تو یہ بات اُسپر بخوبی ظاہر ہو سکتی ہے جای غور
ہے کہ بکلو اللہ تعالیٰ اتقی فرماوے وہ مستحق رحمت و غفران ہے یا نہ اور طعن خذلان عیاذاً باللہ
صواعق محرقہ میں دار قطنی سے حدیث شریف ہے جسکی سند صحیح کے ساتھ روایت کی ہے
وَعَنْ عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَیَأْتِیْ مِنْ بَعْدِیْ قَوْمٌ یُقَالُ
لَهُمُ الرَّافِضَةُ فَإِنْ أَدْرَكْتَهُمْ فَاقْتُلْهُمْ فَإِنَّهُمْ مُشْرِكُوْنَ قَالَ قُلْتُ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا الْعَلَامَةُ قَالَ یُفْرِطُوْنَكَ بِمَا لَیْسَ فِیْكَ وَیَطْعَنُوْنَ عَلَی السَّلَفِ
وَذٰلِكَ أَنَّهُمْ یَسُبُّوْنَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَمَنْ سَبَّ أَصْحَابِیْ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَ
الْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ یعنی دارقطنی میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ آئیگی میرے بعد ایک قوم کہ کہا جائیگا اُنکو رافضی پس اگر پاوے تو اُنکو تو قتل کر
اسلیے کہ وہ مشرک ہیں حضرت علی نے عرض کیا یا رسول اللہ انکی علامت کیا ہے فرمایا کہ بڑھاوینگے
تجھکو حد سے کہ ساتھ کہ نہیں ہے تجھ میں اور طعن کرینگے صحابہ پر اور اسی سبب سے ہے کہ بُرا کہینگے
ابو بکر و عمر کو اور جو کوئی بُرا کہے میرے صحاب کو پس اُسپر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں کی
اور آدمیوں کی اور شارح مشکوٰۃ شریف ابن عساکر سے روایت کرتے ہیں اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ

صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم قال حُبُّ ابی بکرٍ وعمرَ ایمانٌ و بغضُھا کفرٌ

یعنی جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوستی ابوبکر و عمر کی ایمان ہے اور بغض رکھنا

اُنسے کفر ہے اور روایت کی حضرت عبداللہ بن احمد نے حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے

بطریق مرفوع کہ اِنّی لا ارجُو لامّتی فی حُبّھم لابی بکرٍ وعمرَ کما ارجو لھم فی قول

لا الٰہ الا اللّٰہ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ بلا شبہہ مین امید کرتا ہون اپنی

اُمت کے واسطے بوجہ دوستی ابوبکر و عمر کی اُس چیز کی کہ امید کرتا ہون اُنکی واسطے بسبب کہنے

لا الہ الا اللہ کے اللہ اکبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ

تعالی عنہما کا یہ مرتبہ اور منکرین کی وہ عداوت نفسانیت حضرت امام ابو زرعہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے

ہین کہ جس کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے کسی کو ناقص کہا بس جان کہ بلا شبہ

وہ زندیق ہے اسواسطے کہ قرآن پاک حق ہے اور رسول حق ہے اور اللہ جل شانہ نے جو کچھ اپنے

حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا وہ سب حق ہے اور نہین پہونچا ہمکو یہ سب یعنے کتاب اللہ اور

احکام سنت مگر اصحاب عالیجناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بس جسنے عیب لگایا اُنکو اُسنے

ارادہ کیا باطل کرنے کتاب اور سنت کا اور یہ صریح کفر ہے اور حضرت سہیل بن عبداللہ تستری

فرماتے ہین کہ نہ ایمان لایا حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ شخص کہ جسنے نہ توقیر کی

اُنکی اصحاب عالیجناب کی اور محمد بن حسن اپنی کتاب مین اور صاحب خلاصہ تحریر فرماتے ہین

مَنْ اَنْکَرَ خِلَافَةَ الصِّدِّیْقِ فَهُوَ کَافِرٌ یعنی جو شخص منکر ہو حضرت صدیق کی خلافت کا
پس وہ کافر ہی اور شفای قاضی عیاض مین لکھا ہے مَنْ غَاظَ اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ کَافِرٌ یعنی جس شخص نے غصہ کیا اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر پس وہ
کافر ہی اور مظاہر حق مین لکھا ہی کہ قاضی ابو بکر باقلانی اور بیہقی نے حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے
ایسا ہی کچھ نقل کیا ہی پس جب حضرت امام اعظم نے تکفیر منکر امامت حضرت صدیق کی فرمائی
تو حضرت صدیق کی خدمت مین گستاخی کرنے والے کا کفر اشد تر ہو گیا اسواسطے کہ جناب
امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ رہنے والے تھے کوفہ کے اور کوفہ منبع ہی رفض کا پس حضرت ممدوح
خوب واقف تھے انکے حالات سے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا رَاَیْتُمُ الَّذِیْنَ یَسُبُّوْنَ اَصْحَابِیْ فَقُوْلُوْا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰی شَرِّکُمْ رَوَاہُ
التِّرْمِذِیُّ یعنی ترمذی شریف مین حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسوقت دیکھو تم ان لوگونکو کہ برا کہتے ہین میرے اصحاب کو
پس کہو کہ لعنت خدا کی ہو تمہاری اس شرارت پر وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِیْ یَمُوْتُ بِاَرْضٍ
اِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَّنُوْرًا لَّهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ
یعنی ترمذی شریف مین حضرت عبد اللہ نے اپنے باپ سے یعنی حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے

روایت کرتی ہین کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین ہے ایسا کوئی شخص میرے اصحاب مین سے کہ مرے کسی زمین مین مگر یہ کہ اٹھایا جاویگا وہ قبر سے اس حال مین کہ کھینچنے والا ہوگا اس زمین والونکا بہشت کیطرف اور سبب روشنی کا ہوگا انکے لیے یعنی وہ صحابی اس زمین والون کی نجات اور بخشش کا باعث ہوگا کہ اسکی برکت سے اس مقام کے سب گنہگار با ایمان بخشے جاوینگے اور وہ صحابی اُن سب کو اپنے ساتھ بہشت مین لیجاویگا روایت کیا اس حدیث شریف کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے

دوسری فصل امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے فضائل مین

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَیَّ فِیْ صُحْبَتِہٖ وَمَالِہٖ اَبُوْبَکْرٍ وَعِنْدَ الْبُخَارِیِّ اَبَا بَکْرٍ وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا وَلٰکِنَّ اُخُوَّۃُ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتُہٗ لَا تُبْقَیَنَّ فِی الْمَسْجِدِ خَوْخَۃٌ اِلَّا خَوْخَۃَ اَبِیْ بَکْرٍ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا غَیْرَ رَبِّیْ لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ یعنی صحیح بخاری اور مسلم شریف مین حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہت احسان کرنیوالی لوگونمین مجھپر اپنے دوام ملازمت اور مال خرچ کرنے مین ابو بکر ہین اگر ہوتا مین پکڑنیوالا دوست جانی تو پکڑتا مین ابو بکر کو ایسا دوست کہ لائق اور قابل اس صفت کے ہے ولیکن نہین ہے میرے لیے کوئی دوست اس صفت کے ساتھ بجز ذات پاک پروردگار کے ولیکن اسلام کی برادری اور دوستی

اُنسے لکھتا ہون نہ باقی چھوڑی جاوے مسجد مین کوئی کھڑکی یا روزن دیوار مین بجز اُس کھڑکی
کی کہ ابوبکر کی دیوار مین ہے مظاہر حق مین روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے درخواست
کی کہ اپنی دیوار مین ایک روزن چھوڑین پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ چھوڑین
اگرچہ مقدار ناکہ سوئی کی ہو فائدہ جاننا چاہیے کہ اول مین اصحاب عالیجناب کے مکانون کی
کھڑکیان جو مسجد نبوی مین تھین منجملہ انکے ایک کھڑکی حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے مکان کی
بھی تھی پس ایک مرتبہ آپنے حکم دیا کہ کل کھڑکیان بند کردی جائین بجز کھڑکی علی کی اور ارشاد
فرمایا کہ مین نے اُنکو نہین بند کیا ہے اور نہ کھلا رکھا ہے مگر اللہ جل شانہ نے بند کیا ہے اور کھلا رکھا ہے
اور مین حکم کیا گیا ہون ساتھ بند کرنے دروازون کے سوے دروازے علی کے پھر حکم کیا آپ نے
آخر عمر مین یعنی وفات شریف سے دو تین دن پیشتر کہ کوئی کھڑکی باقی نہ رہے مسجد مین بجز کھڑکی
ابوبکر کے پس روایت سے جسمین تفضیل و تکریم حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کی تمام اصحاب
عالیجناب پر ثابت ہوتی ہے ظاہر ہوا اور اس سے صاف ظاہر ہے کہ سزاوار خلافت اولی کا
بجز حضرت ابوبکر صدیق کے اور کوئی نہ تھا وعن عبد اللہ بن مسعود عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال لو کنت متخذا خلیلا لاتخذت ابابکر خلیلا ولکنہ
اخی وصاحبی وقد اتخذ اللہ صاحبکم خلیلا رواہ مسلم یعنی مسلم شریف مین
حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ اگر ہوتا مین پکڑنے والا دوست تو البتہ پکڑتا مین ابوبکر کو دوست ولیکن ابوبکر میرے بھائی
ہین اور صاحب یعنی یار مددگار اور تحقیق دوست پکڑا ہے اللہ تعالی نے تمھارے صاحب کو
خلیل یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور یہ خطاب آپکا صحابہ کیطرف ہے۔ اللہ اکبر مقام غور و جائے
انصاف ہے کہ جس شخص کی شان مین جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرمائین کہ یہ میرا یار مددگار
ہے مخالفین انکی شان مین گستاخی کرین اور انکو برا کہین اور ایک روایت احمد کی حضرت ابوبکر
کی شان مین یہ وارد ہوئی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکرٍ اخی فی الدنیا وصاحبی
فی الغار یعنی ابوبکر بھائی ہے میرا دنیا مین اور مددگار ہے میرا غار مین اور ابو علی کی مسند مین
ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
ابوبکرٍ صاحبی ومونسی فی الغار سدّوا کلّ خوخةٍ فی المسجد غیر خوخة
ابی بکرٍ یعنی ابوبکر مددگار مونس ہے میرا غار مین بند کردو سب کھڑکیان مسجد کی سوائے کھڑکی ابوبکر کے
ابو حاتم فرماتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد دلیل روشن ہے اوپر قطع ہونے طمع تمام لوگون کے
خلافت اولی سے بجز خلافت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے وعن عائشة
قالت قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضہٖ ادعی لی ابا بکرٍ اباک
واخاک حتی اکتب کتابا فانی اخاف ان یتمنی ویقول قائل انا ولا یابی اللہ
والمؤمنون الا ابا بکرٍ رواہ مسلم یعنی مسلم شریف مین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے

روایت ہی کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے ارشاد فرمایا اپنے مرض الموت مین
کہ بُلا میرے پاس اپنے باپ ابو بکر کو اور بُلا اپنے بھائی عبدالرحمن کو تاکہ حکم کرون مین سند خلافت کے
لکھنے کا اسلیے کہ مین ڈرتا ہون شاید کہ کوئی ارادہ کرے خلافت کا بوجہ نہ لکھنے سند کے کہ مین مستحق
ہون خلافت کا اور دوسرا نہین ہے اور نہین چاہیگا اللہ تعالیٰ اور مومن مگر ابو بکر کو اب ہم پوچھتے
ہین کہ آیا اس حدیث شریف سے صریح حکم قطعی خلافت حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
ثابت ہے یا نہین اور مشکوٰۃ شریف مین حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہی کہ نماز نہین
پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت مین سے کسی کے پیچھے سوائے حضرت ابو بکر اور حضرت
عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے کہ سفر مین اُنکے پیچھے ایک رکعت پڑھی تھی اور آپکی
مرض الموت مین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ برابر سترہ وقت تک امامت کرتے رہے
اسکے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت کی نماز پڑھائی وفات شریف سے تین روز پیشتر
آپ مسجد شریف مین تشریف نہین لائے مظاہر حق مین روایت ہے کہ جب آپکے مرض مین شدت
بہت ہوئی تو آپنے فرمایا کہ لاؤ ایک کتاب یعنی وصیت نامہ لکھین بس فرمایا حضرت عبدالرحمن بن عوف سے
کہ لا شانہ بکری کا یعنی ہڈی اُسکی شانہ کی تاکہ لکھون ابو بکر کے لیے ایک کتاب بس چاہا اُنھون نے
کہ اُٹھین اور حاضر کرین پھر ارشاد فرمایا کہ کچھ ضرور نہین خدا اور مومن نہین اختلاف کرینگے
ابو بکر کے حق مین یعنی بالاجماع سب اتفاق کرینگے اُنکی خلافت پر وعن جبیر بن مطعم

قَالَ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَاَمَرَهَا اَنْ
تَرْجِعَ اِلَيْهِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَأَيْتَ اِنْ جِئْتُ وَلَمْ اَجِدْكَ كَاَنَّهَا تُرِيْدُ الْمَوْتَ قَالَ
فَاِنْ لَّمْ تَجِدِيْنِيْ فَأْتِيْ اَبَا بَكْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ یعنی صحیح بخاری اور مسلم شریف مین حضرت
جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عورت آئی
اور کلام کیا اُسنے آپ سے کسی چیز مین یعنی کوئی حاجت بیان کی یا کچھ پوچھا پس حکم کیا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس عورت کو دوسرے وقت حاضر ہونے کا یعنی تاکہ عطا کرین آپ اُسکو کچھ بموجب
اُسکے کہنے کے یا جواب دین اُسکی بات کا عرض کیا اُس عورت نے یا رسول اللہ خبر دیجیے
مجکو اس بات کی کہ اگر آؤن مین اور نہ پاؤن آپ کو ظاہراً معلوم ہوتا ہی کہ شاید اُس عورت کا
مکان مدینہ طیبہ سے دور تھا اور شاید آپکی حالت مرض الموت مین آئی تھی ارشاد کیا آپنے
اگر نپاوے تو مجکو تو آنا ابوبکر کے پاس پس آنحضرت صلی اللہ علیہ کے اس ارشاد سے بھی صاف
ظاہر ہو گیا کہ آپکے بعد آپکے خلیفہ اور جانشین حضرت ابوبکر صدیق ہونگے رضی اللہ تعالی عنہ
اور روایت ہی سہل بن ابی حثیمہ سے کہ فروخت کیے ایک اعرابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
ہاتھ کئی اونٹ وعدہ پر پس کہا حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ نے اُس اعرابی سے
کہ جا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین اور پوچھ آپسے کہ اگر آؤن مین آپکی وفات شریف کے
بعد تو کون ادا کریگا قیمت اُنکی پس حاضر ہوا وہ اعرابی آپکے حضور مین اور پوچھا آپسے فرمایا

کیا ادا کریگا اُسکو ابوبکر پھر آیا وہ اعرابی حضرت علیؓ کے پاس اور خبر دی اُنکو حضرت کے ارشاد سے
پھر کہا حضرت علیؓ نے کہ جا اور پوچھ آپ سے کہ اگر آوین بعد انتقال ابوبکر کے تو کون ادا کریگا اُسکو
پس پھر حاضر ہوا وہ اعرابی آپ کے جناب مین اور پوچھا آپ سے فرمایا کہ ادا کریگا عمر پھر کہا حضرت
علیؓ نے کہ پھر جا اور پوچھ عمر کے بعد کا حال پھر وہ حاضر ہوا اور پوچھا آپ سے فرمایا کہ ادا کریگا
عثمان پھر کہا حضرت علیؓ نے کہ پھر جا اور پوچھ آپ سے اگر آوین بعد انتقال عثمان کے پھر گیا وہ
اعرابی اور پوچھا آپ سے کہ اگر مر جائین ابوبکر و عمر و عثمان اسکے جواب مین آپنے ارشاد فرمایا کہ جا
تو اگر مر سکے روایت کی یہ امام اسمعیل نے اپنے معجم مین فائدہ اس دو بدل مین آپ کے ارشاد سے
ظاہر ہو گیا کہ آپ کے بعد خلیفہ ہونگے حضرت ابوبکر اور اُنکے بعد حضرت عمر اور اُنکے بعد حضرت
عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین بعد حضرت عثمانؓ کے حضرت علیؓ کی خلافت کو آپنے اُس وقت
بسبب طول کلام کے ارشاد نہین فرمایا ورنہ اس سے یہ ہرگز ثابت نہین ہو سکتا کہ حضرت عثمان
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد حضرت علی مرتضیٰ خلیفہ نہونگے ایسا نہ سمجھنا چاہیے اور مر جا تو
اگر مر سکے اس سے مراد یہ ہے کہ تو کب تک زندہ رہیگا کیا تمام خلقت کو مار کر مریگا اس حدیث سے
بھی ان حضرات ثلثہ کی خلافت کا پے درپے ہونا صریح ثابت اور ظاہر ہو گیا وعن محمد بن الحنفیۃ
قال قلت لابی ای الناس خیر بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو بکر
قلت ثم من قال عمر وخشیت ان یقول عثمان قلت ثم انت قال

مَا اَنَا اِلَّا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ یعنی بخاری شریف مین روایت ہے

حضرت محمد بن حنفیہ سی کہ وہ بیٹے ہین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حضرت خولہ کے بطن سے

کہا کہ پوچھا مین نے اپنے باپ حضرت علی مرتضےٰ سی کون افضل و بہتر ہی لوگونمین بعد

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا کہ ابوبکر بہتر ہین لوگونمین بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا

مین نے پھر کون ہی فرمایا کہ عمر اور ڈرا مین اس بات سے کہ کہین آپ یہ فرمائین کہ عمر کے بعد بہتر ہین

عثمان پس عثمان سوال سی عدول کر کے عرض کیا مین نے کہ پھر بہتر ہین آپ فرمایا کہ نہین ہون مین مگر

ایک مرد مسلمانون مین سے یہ ارشاد حضرت علی رضؓ کا براہ انکسار کی تھا ورنہ اس سوال کے وقت سب لوگون مین

آپ ہی بہتر اور افضل تھے اسواسطے کہ یہ ذکر حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی شہادت کے بعد کا ہی

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا فِیْ زَمَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْدِلُ بِاَبِیْ بَكْرٍ

اَحَدًا ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ ثُمَّ نَتْرُكُ اَصْحَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

لَا نُفَاضِلُ بَیْنَهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِاَبِیْ دَاوُدَ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ

وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَیٌّ اَفْضَلُ اُمَّةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

بَعْدَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ یعنی

روایت ہی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ تھی ہم یعنی سب صحابہ زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

مین کہ برابر نہین کرتے تھے ہم ابی بکر کے ساتھ کسی کو بلکہ اُنکو فضیلت دیتے تھے اور دوسرے

پھر برابر نہین کرتے تھے ہم کسی کو عمر کے ساتھ پھر عثمان کے ساتھ پھر چھوڑ دیتے تھے اصحاب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین تفضیلت دیتے ہم درمیان انکے ایک دوسرے پر نقل کی یہ
بخاری نے اور ابو داؤد کی روایت مین ہی کہ کہا ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے کہ کہتے تھے
ہم اس حال مین کہ زندہ تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہترین امت کے آنحضرت کے بعد ابوبکر ہین
پھر عمر پھر عثمان رضی اللہ عنہم اجمعین عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ما لاحد عندنا ید الا وقد کافیناہ ما خلا ابا بکر
فان لہ عندنا یدا یکافیہ اللہ بھا یوم القیمۃ وما نفعنی مال احد قط
ما نفعنی مال ابی بکر ولو کنت متخذا خلیلا لاتخذت ابا بکر خلیلا
وان صاحبکم خلیل اللہ رواہ الترمذی یعنے ترمذی شریف مین حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی
عنہ سے روایت ہی کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین ہی کسی کے لیے نزدیک
ہمارے کوئی احسان مگر یہ کہ مکافات کر چکے ہم اسکی یعنی آپ فرماتے ہین کہ جس شخص نے ہمارے ساتھ
کچھ احسان کیا تو ہمنے اسکا بدلہ اتار دیا سوائے ابوبکر کے پس تحقیق ابوبکر کے لیے ہمارے پاس
ایسا احسان ہی کہ بدلہ دیگا انکو اللہ تعالی اسکے عوض قیامت کے دن اور نہین نفع دیا مجکو
کسی کے مال نے مانند مال ابوبکر کے اگر ہوتا مین پکڑنے والا دوست جانی تو پکڑتا مین دوست جانی
ابوبکر کو اور آگاہ ہو کہ صاحب تمھارا دوست خدا کا ہی کہ بجز خدای عز وجل کے دوست حقیقی نہین رکھتا

کتاب ریاض الصالحین مین لکھا ہی کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین نفع
دیا مجھکو کسی کے مال نے اسقدر جیسا کہ نفع دیا مجھکو ابو بکر کے مال نے پس روئے ابو بکرؓ اور عرض کیا کہ
نہین مین اور مال میرا مگر ملک آپکی اور موافقات مین لکھا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ نہین ہی مال کسی شخص مسلمان کا نافع تر میرے لیے مال ابو بکر سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حکم
فرماتے حضرت ابو بکر کے مال مین جیسے حکم فرماتے اپنے مال مین اور خرچ کیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
پر حضرت ابو بکر نے چالیس ہزار درم اور حضرت عروہؓ روایت کرتے ہین کہ جسوقت اسلام لائے
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ تو انکے پاس چالیس ہزار درم تھے وہ سب خرچ کیے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین فی سبیل اللہ اور آزاد کیے حضرت ابو بکرؓ نے سات بردے
ایسے اللہ تعالی کی راہ مین کہ سخت عذاب و ظلم مین گرفتار تھے منجملہ انکے حضرت بلال و عامر
بن فہیرہ ہین اسکی مفصل کیفیت حضرت بلال کے حال مین آویگی انشاء اللہ تعالی عن عمر قال
اَبُوبَکرٍ سَیِّدُنَا وَخَیرُنَا وَاَحَبُّنَا اِلیٰ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ
التِّرمذِیُّ یعنی ترمذی شریف مین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ
ابو بکر سردار ہین ہمارے اور افضل ہین ہمارے اور بہت پیارے ہمارے ہین طرف رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے عَن اِبنِ عُمَرَ عَن رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِی بَکرٍ اَنتَ
صَاحِبِی فِی الغَارِ وَصَاحِبِی عَلَی الحَوضِ رَوَاہُ التِّرمِذِیُّ یعنی ترمذی شریف مین حضرت

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہا کہ فرمایا جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے
حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تو یار اور مصاحب میرا ہے غار مین اور مصاحب ہے
حوض کوثر پر یعنی دنیا اور آخرت مین تو یار اور ہمراہی میرا ہے اور غار سے مراد غار جبل ثور ہے جو کہ مکہ معظمہ
سے نزدیک ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کرکے پیشتر وہین جا چھپے تھے اور اُسوقت بجز
حضرت صدیق اکبر رض کے کوئی دوسرا وہان نہ تھا اور یہی مراد ہے اس آیہ شریفہ سے ثَانِیَ اثْنَیْنِ
اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا پس معنی یہ ہین
کہ تو ایسا یار مخصوص میرا ہے کہ اللہ جل شانہ نے تیری یاری پر گواہی دی اور اجماع ہے مفسرین کا کہ
مراد صاحب سے اس آیہ شریفہ مین خاص حضرت ابوبکر ہین اسواسطے کہ وہان بجز حضرت صدیق رض کے
اور کوئی دوسرا موجود نہ تھا اسی وجہ سے حضرات علما نے فرمایا ہے کہ جو کوئی انکار کرے حضرت ابوبکر رض
کے یار غار ہونے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ صریح کافر ہوتا ہے اسواسطے کہ اُسنے انکار کیا
نص جلی کا وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِي
لِقَوْمٍ فِيْهِمْ اَبُوْ بَكْرٍ اَنْ يَؤُمَّهُمْ غَيْرُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ
غَرِيْبٌ یعنی ترمذی شریف مین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا
جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین لائق ہے واسطے اُس قوم کے کہ جسمین ابوبکر ہون
پھر کوئی امامت کرے غیر ابوبکر کے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اس حدیث سے صاف ظاہر ہے

کہ حضرت ابو بکر افضل ہیں سب صحابہ میں جب ثابت ہوئی یہ فضیلت انکی تو ثابت ہوئے مستحق ہونا انکا خلافت کے لیے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ جب آگے کیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو ہمارے دین کے امر میں یعنی امام کیا نماز میں اپنے پر تو کون ہے کہ پیچھے ڈالے آپکو ہمارے معاملات دنیاوی میں یعنی خلافت میں وعن عائشة ان ابا بکر دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انت عتیق اللہ من النار فیومئذ سمی عتیقا رواہ الترمذی یعنی ترمذی شریف میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حاضر ہوئے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے کہ تجکو آزاد کیا ہے اللہ تعالیٰ نے آتش دوزخ سے پس اس روز سے حضرت ابو بکر صدیق کا لقب عتیق ہوا حالانکہ عتیق کے معنے حضرات علما نے حسن جمال و کرم و نجابت و خیریت کے بھی بیان کیے ہیں لیکن حدیث شریف میں صریح آگیا ہے کہ عتیق بمعنے آزاد کیے گئے آگ سے ہے چنانچہ یہ ایک حدیث شریف اس معنی پر دلیل قطعی ہے قال صلی اللہ علیہ وسلم من اراد ان ینظر الی عتیق من النار فلینظر الی ابی بکر یعنی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہ ارادہ کرے اس بات کا کہ دیکھے اس شخص کو جو آزاد کیا گیا ہے دوزخ سے تو نظر کرے ابو بکر کی طرف وعن ابن عمر قال

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ ثُمَّ اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ اٰتِيْ اَهْلَ الْبَقِيْعِ فَيُحْشَرُوْنَ مَعِيْ ثُمَّ اَنْتَظِرُ اَهْلَ مَكَّةَ حَتّٰى اُحْشَرَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ یعنی ترمذی شریف میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں اول ان شخصوں کا ہوں کہ پھٹے گی انسے زمین یعنی حشر کے روز سب سے پہلے قبر سے میں اٹھونگا اور میرے بعد ابو بکرؓ اور ابو بکر کے بعد عمرؓ کہ یہ دونوں حضرات حضور والا کے برابر ایک ہی حجرے میں مدفون ہیں پھر آونگا میں بقیع کے مدفونوں کے پاس پس وہ بھی اٹھائی جاوینگے اور جمع کیے جاوینگے میرے ساتھ پھر انتظار کرونگا میں اہل مکہ کا درمیان حرمین شریفین کے پھر وہاں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہونگے زمین شام کیطرف کہ وہ جگہ مخصوص ہے واسطے محشر کے کہ تمام خلائق وہاں جمع ہوگی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ جِبْرَئِيْلُ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَاَرَانِيْ بَابَ الْجَنَّةِ الَّذِيْ يَدْخُلُ مِنْهُ اُمَّتِيْ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَدِدْتُّ اَنِّيْ مَعَكَ حَتّٰى اَنْظُرَ اِلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّكَ يَا اَبَا بَكْرٍ اَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِيْ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ یعنی ابو داؤد میں حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آئے میرے پاس جبرئیل پس پکڑا ہاتھ میرا اور دکھایا مجکو دروازہ بہشت کا کہ

داخل ہوگی سب سے امت میری پس کہا حضرت ابوبکر نے یا رسول اللہ دوست رکھتا ہون مین
کا شکے ہوتا مین آپکے ساتھ تا کہ دیکھتا مین اس دروازے کو پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ آگاہ ہو اے ابوبکر تو اول ان شخصون کا ہی کہ داخل ہونگے بہشت مین میری امت مین سے
فضیلت حضرت ابوبکر صدیق کی سب فضیلتون سے بڑھی ہی سو اسطے کہ یہ بات ظاہر ہی کہ سب سے پہلے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہشت مین داخل ہونگے اور آپکے بعد حضرت صدیق اور انکی بعد آپکے
سب امتی درجہ بدرجہ داخل ہونگے پھر انکی بعد اور انبیا اور اولیا اپنی اپنی امتون اور گروہون کے
ساتھ داخل ہوتے جائینگے ہر چند کہ فضائل آپکے کتب معتبرہ مین بکثرت دیکھنے مین آئے ہین لیکن
بنظر اختصار یہان اسیقدر تحریر پائی ہین اور جاننا چاہیے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے
عنہ کا اصلی نام عبد اللہ ہی اور لقب آپکا عتیق اور آپکے والد ماجد کا نام عثمان ابی قحافہ
یعنے آپکے والد بزرگوار کا اصلی نام عثمان اور کنیت ابو قحافہ ہی۔ قحافہ بن عامر بن عمر بن کعب
بن سعد بن تیم بن مرہ ساتوین پشت مین آپکا نسب نامہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
نسب نامہ مین ملگیا ہی اور حاضر ہوئے آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام مشاہد مین
اور نہین جدا ہوا ے آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زمانہ جاہلیت اور نہ حالت اسلام مین
یعنی آپ ابتدا ہی سے ہمہ وقت آپکے حضور مین حاضر رہے اور کسی حال مین آپ سے جدا نہین ہوئے
اور مردان احرار مین سب سے پہلے آپ ہی ایمان لائے اور آپکے مان باپ اور اولاد کی اولاد سب

سب صحابی ہین یہ مرتبہ بجز آپکے کسی صحابی کو شاید کمتر حاصل ہوگا اور آپکی پیدائش مکہ معظمہ
مین سال فیل کے دو برس چار مہینے کے بعد ہوئی اور انتقال آپ کا مدینہ منورہ مین بائیسوین تاریخ
جمادی الثانی شب سہ شنبہ ۱۳ سنہ ہجری کو درمیان نماز مغرب و عشا کے ہوا اور
عمر شریف آپکی ترسٹھ برس کی ہوئی اور خلافت آپکی دو برس چار مہینے رہی اور روایت کی آپسے
خلق کثیر نے صحابہ و تابعین سے تمام فضائل و مناقب آپکے رضی اللہ تعالی عنہ

تیسری فصل امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کے فضائل و مناقب کے بیان مین

آپکے مناقب احادیث صحیحہ مین بکثرت وارد ہین اور بڑی فضیلت آپکی یہ ہے کہ اللہ جل شانہ نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا آپکے حق مین تائید دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے قبول
فرمائی واضح ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کمال التجا سے یہ دعا فرمائی اَللّٰھُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ
بِعُمَرِ بْنِ الْھِشَامِ وَبِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ یعنی اے پروردگار عزت اور رونق دے تو
اسلام کو ساتھ ایمان لانے عمرو بن ہشام یعنی ابوجہل کے یا ساتھ ایمان لانے عمر بن خطاب کے چونکہ
ابوجہل کی تقدیر مین روز ازل سے بر ارشقاوت شقاوت لکھی تھی اسوجہ سے اُسنے اس سعادت کا
حصہ نپایا اور اسی شامت ازلی کیوجہ سے جو جو رنج و مصائب جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے
اُسکے ہاتھون سے اُٹھائے ایک رنج بھی تمام عمر شریف مین کبھی کسی کے ہاتھ سے نہین اُٹھایا اور
برخلاف اسکے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ سے قبل اسلام بھی کبھی کسی قسم کی

گستاخی آپکی نسبت وقوع مین نہین آئی اسیوجہ سے وہ دولت ابدی اور سعادت سرمدی
آپکے ہاتھ آئی کہ کمتر ایسی سعادت کسی نے پائی اور سب تو ن سے اعلےٰ اور افضل مرتبہ آپکا یہ ہی کہ
آپ الہام کیےجاتے تھے خیر صواب کے ساتھ اور ڈالا جاتا تھا آپکے دل مین حق اور موافق
پڑتی تھی آپکی رای مبارک ساتھ وحی اور کتاب کے اور ابن مردویہ مجاہد سے نقل کرتے ہین کہ جس بات
کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ اپنی عقل سے بیان فرماتے اسی کے موافق قرآن مجید نازل ہوتا
اور ابن عساکر روایت کرتے ہین کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ قرآن پاک
اکثر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رای کے موافق نازل ہوا کرتا ہی تاریخ الخلفا مین
حضرت مولانا جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عمرؓ سے مرفوعاً روایت کی ہو کہ فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہت لوگ ظاہر کرین اپنی رای کو کسی ایک امر مین اور عمرؓ تنہا ظاہر
کرے اپنی رای سب لوگونکی رای کے خلاف تو قرآن پاک نازل ہوا موافق رای عمرؓ کے اور شیخ
عبدالحق محدث دہلوی شرح مشکوۃ شریف مین فرماتے ہین کہ بیس مرتبہ سے زائد قرآن پاک
حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی رای کے موافق نازل ہوا اور فرماتے ہین کہ اسکی شرح مین نے
علیحدہ لکھی ہے اسکو دیکھنا چاہیے اللہ اکبر کیا کیا مراتب ہین ان حضرات کے اللہ جل شانہ اور
اُسکے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک واقعی مخالفین کی عقل و سمجھ پر کھلا ہوا معاملہ خَتَمَ
اللّٰہُ عَلٰی قُلُوبِہِمْ وَعَلٰی سَمْعِہِمْ وَعَلٰی اَبْصَارِہِمْ غِشَاوَۃٌ کا نظر آتا ہی اور کچھ کہا نہین

جاتا ہے اللہ تعالیٰ اپنی پناہ مین رکھے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِیْمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ یَّكُ فِیْ اُمَّتِیْ
اَحَدٌ فَاِنَّهٗ عُمَرُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ یعنی صحیح بخاری اور مسلم شریف مین حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت ہو کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق تھے الہام کیے گئے درمیان اُن
لوگون کے کہ تھے پہلے تمسے اُمتان سابق مین پس اگر ہو میری امت مین کوئی ایک شخص الہام
کیا گیا تو وہ ایک عمر ہوگا یعنی یہ صلاحیت خاص نزول قرآن پاک میری اُمت مین بجز عمر کے
کسی دوسرے مین نہین ہو یہ مضمون مظاہر حق کا ہو بخاری شریف اور صحیح مسلم مین حضرت
سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اجازت مانگی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر حاضر ہونے کی اُس حالت مین کہ حاضر تھین آپ کے حضور مین
عورات قریش یعنی ازواج مطہرات اور نفقہ طلب کرتی تھین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ
اُس مقدار سے کہ آپ اُنکو پہونچایا کرتے تھے اور بلند تھین آوازین اُن عورات کی پس جسوقت کے
اجازت چاہی حضرت عمر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہونے کی تو وہ عورتین بھاگین
اور جا چھپین پردے مین اور داخل ہوئے حضرت عمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین اور
دیکھا کہ آپ تبسم فرما رہے ہین تو عرض کیا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ ہمیشہ ہنستا رکھے
اللہ جل شانہٗ دندان مبارک آپکے لیکن بالضرور کچھ سبب ہے اس ہنسی مین اور ظاہر ہوا ہے

ف مشہور مع حدیث کے یہ ہین کہ میری اُمت مین کوئی شخص صاحب الہام ہو گا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہونگے اور اس مین یہ تعریض ہے کہ اس قسم کے بہت ہونگے اور ان مین عمر بالضرور ہین ۱۲ اشرف علی

کوئی امر عجیب پس مطلع فرمائیے مجکو اسسے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تعجب کیا مین نے
اُن عورتون سے کہ جو حاضر تھین اُسوقت میرے پاس اور غوغا کرتی تھین پس جبکہ سُنی آواز تمھارے
آنے کی تو اُٹھکر بھاگین اور پردہ مین ہوگئین تمھارے خوف سے پس کہا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے
خطاب کر اُن عورتون کی طرف کہ اے دشمنو اپنی جانونکی کیا ہیبت رکھتی اور ڈرتی ہو
مجھسے اور نہین ہیبت رکھتی ہو تم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تو جواب دیا اُن عورتون نے کہ ہان
ہم ڈرتے ہین تم سے اسلیے کہ تم نہایت سخت گو اور سخت خو ہو پس ارشاد فرمایا آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے کہ اور کلام کرو اور نہ التفات کرو انکی طرف اے بیٹے خطاب کے قسم ہے
اُس ذات پاک کی کہ جان میری اُسکی دست قدرت مین ہے ہرگز نہین ملتا تجھسے شیطان
اُس حال مین کہ چلنے والا ہوتا ہی تو راہ مگر یہ کہ چلتا ہی شیطان اور راہ مین غیر راہ تیری کے
یعنے جس راہ پر تو چلتا ہی تیرے ڈر سے اُس راہ پر شیطان نہین جا سکتا ہی اور نہ تیرے سامنے
کھڑا ہو سکتا ہی حالانکہ بعضی راہ ایسی کشادہ ہوتی ہی ممکن ہی کہ اُسکی دوسری جانب سے
نکلجاوے لیکن باانہمہ تیری ہیبت دہشت سے وہ اُس راہ ہی پر نہین چلتا اور دوسری حدیث
مین آیا ہی کہ شیطان بھاگتا ہی حضرت عمرؓ کے سایہ سے اللہ اکبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی محبت و اشفاق کرمانہ کا ان حضرت کی نسبت یہ حال کہ اپنے اہل بیت کی تھوڑی سی
سخت کلامی کو حضرت عمرؓ کی نسبت گوارا نفرمایا کر کیسے کلمات شفقت آمیز انکی خوشنودی

اور تسلی خاطر کے واسطے ارشاد فرمائے اور مخالفین کی گستاخی و بے ادبی کا حال جو ان
حضرات کی نسبت ہے وہ ظاہر بجز حسرت و افسوس کے اور کیا کہا جائے ۔ عن جابرٍ
قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ الْجَنَّۃَ فَإِذَا أَنَا بِالرُّمَیْصَاءِ امْرَأَۃِ
أَبِی طَلْحَۃَ وَسَمِعْتُ خَشْفَۃً فَقُلْتُ مَنْ ھٰذَا فَقَالَ ھٰذَا بِلَالٌ وَرَأَیْتُ
قَصْرًا بِفِنَائِہٖ جَارِیَۃٌ فَقُلْتُ لِمَنْ ھٰذَا فَقَالُوْا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَرَدْتُ
أَنْ أَدْخُلَہٗ وَأَنْظُرَ إِلَیْہِ فَذَکَرْتُ غَیْرَتَکَ فَقَالَ فِدَاکَ أَبِیْ وَأُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
یعنی بخاری شریف و صحیح مسلم مین حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ داخل ہوا مین بہشت مین پس ملا مین رمیصا سے کہ
بی بی ہین حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ور سنی مین نے آواز پانو نکی پس
کہا مین نے کہ کون ہے یہ پس کہا کہنے والے نے کہ یہ بلال ہین اور دیکھا مین نے ایک محل
جسکے میدان مین ایک عورت نوجوان تھی پس کہا مین نے کسکے واسطے ہے یہ محل اور جو کچھ ہے
اسمین جواب دیا کہ یہ محل ہے عمر بن الخطاب کا پس چاہا مین نے کہ داخل ہون اُس محل مین اور
دیکھون اُسکو اندر سے پس یاد کی مین نے غیرت تمھاری پس کہا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے کہ قربان ہیں میرے مان باپ یا رسول اللہ کیا آپکے داخل ہونے پر غیرت کرونگا مین
عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰہَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰی

لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَۃِ اَبِي دَاوٗدَ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ
اِنَّ اللّٰہَ وَضَعَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ يَقُوْلُ بِہٖ یعنی ترمذی شریف مین حضرت ابن عمر
رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ اللہ تعالی نے
پیدا کیا ہے اور جاری کیا ہے حق عمر کی زبان و دل پر اور ابوداود کی روایت مین ابی ذر سے
آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ رکھا ہے اللہ تعالی نے حق عمر کی زبان پر
یعنی جو بات کہتا ہے حق ہی کہتا ہے۔ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا كُنَّا نُبْعِدُ اَنَّ السَّكِيْنَۃَ تَنْطِقُ
عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ رَوَاہُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّۃِ یعنی بیہقی نے دلائل النبوۃ مین حضرت
علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے کہ نہ تھے ہم یہ کہ بعید جانین اس بات کو
کہ سکینہ جاری ہوتی ہے عمر رضی اللہ تعالے عنہ کی زبان پر یعنی عمر بولتے ہین ایسی بات کہ آرام
پکڑتی ہین اُس سے جانین اور تسلی و تسکین ہوتی ہے دلون کو اور یہ امر غیبی تھا حضرت عمر رضی اللہ
تعالی عنہ کی زبان پر اور یہان احتمال ہے اس بات کا کہ مراد سکینہ سے وہ فرشتہ ہو کہ الہام کرتا ہے
حق اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین کہ نہین دیکھا مین نے حضرت عمر کو کبھی مگر
کہ ہوتا ہے درمیان دونون آنکھون انکی کے فرشتہ کہ راہ حق بتاتا ہے انکو جاننا چاہیے
کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا لقب فاروق اس وجہ سے ہوا کہ ایک روز ایک منافق نے
ایک یہودی سے کسی بات پر کچھ جھگڑا کیا یہودی نے رجوع کی فیصلہ کیواسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کی طرف اور منافق نے رجوع کی کعب بن اشرف کیطرف کہ سردار تھا یہود کا انجام کار جب یہ
قضیہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آیا تو آپنے یہودی کو حکم فتحیابی کا سنایا اور منافق
اس فیصلہ پر راضی نہوا اور کہا کہ ہم حکم لینگے عمرؓ کو پھر حاضر ہوئے دونون حضرت عمرؓ کے حضور
مین اور کہا یہودی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ فیصلہ کردیا تھا ہمارا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے مگر نہین راضی ہوا اس فیصلہ پر یہ اور رجوع لایا ہی تمھاری طرف پھر استفسار کیا
حضرت عمر نے منافق سے کیا ایسا ہی جو یہ کہتا ہی کہا منافق نے کہ ہان پس فرمایا حضرت
عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہ تم دونون یہین ٹھہرے رہو جبتک کہ مین آؤن پھر آپ اندر تشریف
لیگئے اور تلوار لیکر باہر آئے اور گردن ماری آپنے اس منافق کی اور فرمایا کہ اسیطرح حکم کرونگا
مین اس شخص کے لیے کہ نہ راضی ہو ساتھ حکم اللہ تعالی اور رسول اسکے کے پس آپکا لقب اسی دن
سے فاروق ہوا ۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِاَبِیْ بَکْرٍ یَا خَیْرَ النَّاسِ بَعْدَ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَمَا اِنَّکَ اِنْ قُلْتَ ذٰلِکَ
فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ
عَلٰی رَجُلٍ خَیْرٍ مِّنْ عُمَرَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ یعنے
ترمذی شریف مین حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ کہا حضرت عمرؓ نے
حضرت ابوبکر کو کہ اے بہترین لوگون کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا حضرت

ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا اے عمرؓ آگاہ ہو اگر تمنے کہا مجکو بہترین لوگونکا تو بہ تحقیق
سُنا ہی مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین طلوع ہوا آفتاب کسی شخص پر کہ
بہتر ہو عمر سے سبحان اللہ کیا مراتب و درجات ہین ان حضرات کے آپسمین محبت و اتحاد کے ساتھ
وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْكَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ
لَكَانَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ ترمذی شریف مین حضرت
عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتا میرے
بعد کوئی پیغمبر تو البتہ ہوتا عمر بن الخطاب یہ فضیلت آپکو تمام امت پر اسوجہ سے حاصل ہوئی
کہ الہام ہوتا تھا آپکو اور القا کرتا تھا فرشتہ آپکے دلمین حق اور یہ ایک طرح کی مناسبت ہے
عالم وحی سے اور وحی نہین اُترتی کسی پر بجز پیغمبر کے اور ترمذی شریف مین حضرت بریدہ اسلمی
سے کہ مشاہیر صحابہ سے ہین روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک جہاد کے واسطے تشریف
لے گئے بعد فتح جب آپنے مراجعت فرمائی تو ایک لڑکی اسیام آپکے حضور مین آئی شاید وہ
لڑکی حبشیہ تھی یا رنگ اُسکا کالا تھا اُسنے آپسے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مین نے نذر کی ہی اللہ جل شانہ کی جناب مین کہ جب آپ معاودت فرمائینگے اس سفر سے فتحیابی کے
ساتھ تو بجاؤنگی مین آپکے آگے دف اور گاؤنگی بسبب خوشی فتح اور معاودت حضور کی
پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تونے نذر کی ہی تو بجا دف ورا گر نذر نہین کی ہے

تو نہ بجاوے دف اس ارشاد سے ثابت ہوتا ہی کہ بجانا دف کا نہین جائز ہی مگر ساتھ نذر کی اور
نکاح مین اعلان کے واسطے بھی بجانا دف کا جائز ہی بشرطیکہ اُسمین جھانجھ نہو اور جو مشائخین
نے رواج دیا ہی دف کے بجانی کا بروقت مجالس حال و قال کے یا محافل اعراس وغیرہ مین تو یہ
مذہب حنفیہ مین بالکل ناجائز اور خلاف ہے اور درمختار و بحر الرائق وغیرہ کتب مستند مین مطلق
راگ کو حرام کہا ہی کسی حال مین کیون نہو اور ہدایہ مین گناہ کبیرہ لکھا ہی اگرچہ اپنے دل کی خوشی
کے لیے ہو اور صاحب ہدایہ کے نزدیک جو حدیثین اسکے جواز مین آئی ہین وہ منسوخ ہین وعلی ہذا
اس عاجز مؤلف کے نزدیک بھی طریقہ راگ کا جو فی زمانا عام مشائخین مین مروج ہو رہا ہی
بلاشبہ ناجائز اور ممنوع ہی اسواسطے کہ اگلے بزرگان دین نے جو راگ سنا ہی اُنکے باذاق
اور باکیفیت ہونے کا حال اظہر من الشمس ہی اور اسوقت کے عام مشائخین کی جو کیفیت ہے سو ہے
وہ بھی ظاہر و عیان ہی چنانچہ بیان حضرت والد ماجد پیر و مرشد برحق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے
کہ اکثر میرا دل چاہتا ہی کہ راگ سنون مگر جو صفات راگ سننے کے انسان کو چاہیین وہ اپنے
مین نہین پاتا ہون اللہ اکبر جب ایسے حضرات عالی مرتبت باذاق و باکیفیت یہ ارشاد فرماوین
کہ صفت راگ سننی کی اپنی ذات مین نہین پاتا ہون اسوجہ سے نہین سنتا ہون تو خدا ہی جانے
کہ راگ کے سننے کے واسطے کیا صفت ہونا چاہیے یہان تو صفت سے کچھ غرض نہین صورت سے
کام ہی جہان مشائخین کا لباس زیب بدن کیا راگ غذا ہوگئی تحفۃ الزوجین مین ابو نصر طوسی

بروایت قاضی ظہیرالدین خوارزمی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ صاحب فتاوی حمادیہ نے
رسالۃ الامام شہاب الملۃ والدین سے بروایت نوادر ربانی اس عبارت کو نقل کیا ہے حکی عن
ابی نصر الدبوسی عن قاضی ظہیر الدین الخوارزمی رحمۃ اللہ تعالی
علیہ من سمع الغناء من المغنی او من غیر المغنی او یری فعلا من
الحرام فیحسن ذلک باعتقاد او غیر اعتقاد یصیر مرتدا فی الحال
بناء علی انہ ابطل حکم الشریعۃ ومن ابطل حکم الشریعۃ لا یکون
مؤمنا عند کل مجتہد ولا یقبل اللہ تعالی طاعتہ واحبط اللہ تعالی حسناتہ
وبانت منہ امرأتہ فان تاب لا یجب القتل ولا یضرب عنقہ لقولہ
علیہ السلام من بدل دینہ فاقتلوہ فان قتلہ قاتل قبل عرض الاسلام
کرہ ذلک ولا شیء علیہ انتہی یعنی منقول ہے ابونصر دبوسی رحمۃ اللہ علیہ سے کہ روایت کی
قاضی ظہیرالدین خوارزمی علیہ الرحمۃ نے کہ جسنے سنا گانا قوال کا یا بغیر قوال یا دیکھا کوئی فعل
حرام پس تعریف کی اسکی باعتقاد یا بغیر اعتقاد کو تو ہوجاتا ہے وہ شخص مرتد اسیوقت بسبب اسکے
کہ باطل کیا اسنے حکم شریعت کو اور جسنے باطل کیا حکم شریعت کو نہیں ہوتا وہ مومن سب
مجتہدوں کے نزدیک اور نہیں قبول کرتا اللہ تعالی عبادت اسکی اور مٹا دیتا ہے اللہ تعالی
تمام نیکیاں اسکی اور جدا ہوجاتی ہے اس سے بیوی اسکی پس اگر توبہ کی واجب نہیں ہے قتل اسکا

والا ماری جا گردن اسکی حسب ارشاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ جو کوئی تبدیل کرے دین اسلام کو پس قتل کرو اسکو اگر قتل کیا اسکو قاتل نے پہلی پیش کرنے اسلام کے تو مکروہ ہے یہ قتل اور نہیں آتا اسپر کچھ پس سب پیروں کے پیر روشن ضمیر حضرت غوث پاک شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ غنیۃ الطالبین میں فرماتے ہین هٰذَا اِذَا كَانَ خَالِيًا عَنِ الْمُنْكَرِ فَاِنْ حَضَرَ مُنْكَرٌ كَالطَّبْلِ وَالْمِزْمَارِ وَالْعُوْدِ وَالنَّايِ وَالرَّبَابِ وَالْمَعَازِفِ وَالطَّنَابِيْرِ وَالشَّبَّيْنِ وَالشَّبَّابَةِ وَالْجُغْرَانِ الَّذِيْ يَلْعَبُ بِهِ التُّرْكُ لَا يَجْلِسُ هُنَالِكَ لِاَنَّ جَمِيْعَ ذٰلِكَ مُحَرَّمٌ یعنے حاضر ہونا مجلس وغیرہ میں اسوقت ہے کہ خالی ہو منکرات سے پس اگر موجود ہو کوئی منکر مانند نقارہ اور مزامیر اور عود اور نَے اور رباب اور آلات سرود اور طنبورہ اور شبین اور شبابہ اور جغران کے کہ لعب کرتے ہین ساتھ اسکی ترک نہ بیٹھے وہان اسلیے کہ یہ سب حرام ہین المختصر اُس لڑکی نے دف بجانا شروع کیا پس آئے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ اور وہ دف بجاتی رہی پھر آئے حضرت علی اور وہ دف بجاتی رہی پھر آئے حضرت عثمان اور وہ دف بجاتی رہی پھر آئے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ پس ڈالدیا اس لڑکی نے دف کو بیچ پشت اور چھپا ڈالا اسکو حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے خوف سے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ای عمر بیشک شیطان ڈرتا ہے تجھ سے تحقیق کہ میں بیٹھا تھا اس حال میں کہ وہ بجاتی تھی دف پس آئے ابو بکر اور وہ بجاتی رہی پھر آئے علی اور وہ بجاتی رہی پھر آئے عثمان اور وہ بجاتی رہی پس جبکہ آیا تو

ای عمر توڑ ڈالدیا اُسنے دف کو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ حدیث غریب ہے اور ترمذی شریف
مین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
دولت سرا کے اندر تشریف رکھتے تھے اور مین آپکے حضور مین حاضر تھی پس سنی ہمنے ایک آواز
سخت غیر مفہوم یعنی شور وغوغا اور ساتھ ہی سکے سنی ہمنے آواز لڑکون کی پس کھڑے ہوئے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دیکھا ایک عورت حبشیہ کو کہ وہ اُچھلتی کودتی تھی اور لڑکے اُسکے گرد
تھے یعنی تماشا دیکھتے تھے اُسکا پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ای عائشہ آ اور
دیکھ تماشا پس آئی مین اور رکھی مین نے ٹھڈی اپنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے پر اور
دیکھنا شروع کیا مین نے طرف حبشیہ کو درمیان کندھے اور سر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
پھر ایک ساعت کے بعد فرمایا آپنے مجھسے کہ سیر نہین ہوئی تو ابھی اس تماشے کو دیکھنے سے
آپ نے کئی بار یہ ارشاد فرمایا اور مین نے ہر بار یہی جواب دیا کہ ابھی نہین اور غرض میری اس کہنے سے
یہ تھی کہ دیکھون منزلت اور غلبہ محبت اپنا نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس ناگہان نمودار
ہوئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور متفرق ہوئے لوگ تماشا دیکھنے والے اس عورت کے
گرد سے بسبب خوف حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق
مین دیکھتا ہون شیاطین جن وانس کو کہ بھاگتے ہین عمر سے یہ مضمون مظاہر حق کا ہے اور صحیحین
مین ایک حدیث شریف اس طور سے وارد ہوئی ہے کہ حبشی لوگ عید کے دن مسجد نبوی کے

صحن مین نیزہ بازی کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی
عنہا کو دکھاتے تھے کہ آئی حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ اور منع کیا انکو اور پتھر مارنے
شروع کیے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جانے دے اسکو اے عمر کہ آج دن عید کا ہے
یعنی اس قسم کے لہو ولعب آج کے دن کسیقدر مباح ہین اللہ اکبر جنکی شریعت اور
فضیلت کا یہ حال ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک جنکا یہ فضل و کمال ہو مخالفین
انکو برا جانین اور انپر تبرا کہین معلوم نہین کہ بروز حشر انکا کیا حال ہوگا اور یہ کیونکر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو منہ دکھائینگے یقین واثق ہے کہ سیدھے دوزخ مین جائینگے
غرضکہ اسیطرح احادیث صحیحہ مین آپکے بھی فضائل و کمالات کے روایات بکثرت آئے ہین
فائدہ جاننا چاہیے آپکا یہ ارشاد فرمانا کہ آج کے دن اس قسم کے لہو ولعب کسیقدر مباح
ہین اسکا مطلب یہ ہے کہ اگر انسان اس قسم کے لہو ولعب مین کبھی اتفاقیہ قصدًا بھی مصروف
ہوجاوے تو چندان مضائقہ نہین مگر یہ چاہیے کہ اس قسم کے اعمال و اشغال مین برابر مشغول و
مصروف رہے اور اپنی اوقات عزیز کو ضائع و برباد کرے اب مختصر کیفیت آپ کے
انتقال شریف کی یہ ہے کہ سنہ ۲۳ ہجری مین ستائیسوین ذی الحجہ کو چہارشنبہ کے دن
ابولولو نے کہ مغیرہ بن شعبہ کا غلام تھا مدینہ منورہ مین آپکو زخمی کیا اور آپ مبتلا رہے
اسمین کئی روز بیمار تک کہ انتقال فرمایا آپنے دسوین محرم کو یکشنبہ کے روز سنہ ۲۴ ہجری مین

اور صحیح یہ ہے کہ عمر شریف آپکی ترسٹھ ۶۳ برس کی ہوئی اور خلافت آپکی ساڑھے دس برس ہی اور آپکے
جنازہ شریف کی نماز حضرت جبیب رضی اللہ تعالی عنہ نے پڑھائی اور روایت کی آپ سے حضرت
ابوبکر صدیق اور اصحاب عشرہ مبشرہ اور خلق کثیر نے صحابہ تابعین سے رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین

چوتھی فصل امیر المومنین حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالی عنہ کے فضائل و مناقب مین

مسلم شریف مین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اپنے دولتسرا کے اندر لیٹے ہوئے تھے اور پنڈلیان مبارک آپ کی کھلی ہوئین تھین یعنی اسوقت فقط تہ بند
بندھا ہوا تھا اور قمیص وغیرہ جسم شریف پر نہ تھی کہ اسی حال مین اذن چاہا حضرت
ابوبکر صدیق رض نے آپکے حضور مین حاضر ہونیکا پس بلا لیا آپ نے انکو اور آپ اسی حالت مین جس کے
ساتھ لیٹے رہے پھر کچھ دیر کے بعد حضرت عمر رض تشریف لائے اور حضور مین حاضر ہونے کا اذن چاہا آپ نے انکو
بھی بلا لیا اور آپ اسیطرح استراحت فرما رہے پھر کچھ دیر کے بعد حضرت عثمان رض تشریف لائے
اور حضور مین حاضر ہونے کی اجازت چاہی پس حکم کیا آپ نے انکو حاضر ہونے کا اور آپ اٹھ بیٹھے اور درست
کیا آپنے لباس اپنا یعنی قمیص وغیرہ پہن لی اور ارشاد فرمایا کیا نہ حیا کرون مین اس شخص سے
کہ حیا کرتے ہین اس سے فرشتے مظاہر حق مین لکھا ہے کہ ملائکہ نے اکثر مواضع مین حضرت
عثمان رضی اللہ تعالی عنہ سے حیا کی ہے منجملہ اسکے ایک بار حضرت عثمان رض آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ منورہ مین کہین تشریف لیے جاتے تھے اتفاق سے سینہ مبارک

حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کا لاعلمی مین کھلا ہوا تھا جب ملائکہ کی نظر انکی سینہ مبارک
پر پڑی تو پیچھے ہٹ گئے پھر آگاہ کیا انکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سینہ کے کھلے ہونی سے
اور حکم دیا ڈھانک لینے کا پس پھر آئے ملائکہ اپنی جگہہ پر تو پوچھا انسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے سبب ہٹ جانے اور پھر آنے کا تو جواب دیا ملائکہ نے کہ بسبب حیا عثمان کے ہم ہٹ گئے تھے
اللہ اکبر جن حضرات کی ذات بابرکات مین یہ فضل کمال ہو اور جنکی شرم و حیا کی وجہ سے فرشتون کو
سامنے جانا محال ہو مخالفین انکی خدمت مین بے ادبی اور گستاخی کرین اور انکو برا جانین
نعوذ باللہ منہا وعن طلحۃ بن عبید اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لکل نبی رفیق و رفیقی یعنی فی الجنۃ عثمان رواہ الترمذی و رواہ ابن ماجۃ عن
ابی ھریرۃ یعنی ترمذی شریف مین حضرت طلحہ بن عبید اللہ نے اور ابن ماجہ نے ابی ہریرہ
سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر پیغمبر کے لیے ایک رفیق ہے
اور میرا رفیق یعنی بہشت مین عثمان ہے جای غور و مقام انصاف ہے کہ جنکو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم جنت مین اپنا رفیق فرمائین مخالفین انکی نسبت کلمات بیہودہ اپنی زبان پر
لائین اب ہم پوچھتے ہین کہ ایسی احادیث معتبرہ پر تفضیح لانا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے ارشاد کو سچا نجاننا صریح کفر ہے یا نہین اور ترمذی شریف مین حضرت عبد الرحمن بن خباب
سے روایت ہے کہ حاضر ہوا مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین اسوقت

کہ آپ رغبت دلاتے تھے لوگون کو خرچ کرنے کی لشکر تبوک پر کہ اسکو جیش العسرت کہتے ہین اور
عسرت کے معنے تنگی کے ہین پس جیش العسرت اس لشکر کا نام اسوجہ سے رکھا گیا کہ اسمین مسلمان
بڑی تنگی اور سختی مین تھے سبب اسکا یہ تھا کہ اہل اسلام تھوڑے تھے اور کافر بہت اور مسافت
راہ دور و دراز اور گرمی کی شدت اور قحط کی کثرت اور زاد راہ کی قلت اور سواری کی
وقت اور کھانے پینے کی یہ کیفیت کہ پتیان درختون کی کھاتے تھے اور اوجھ اونٹون کے
نچوڑتے تھے اور منھ تر کرتے تھے غرضکہ انتہا کی تنگی و سختی تھی پس کھڑے ہوئے حضرت عثمان
رضی اللہ تعالی عنہ اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو اونٹ مع جھولون
اور کجاؤن کے میرے ذمہ ہین پھر جب دوبارہ رغبت دلائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے
درست کرنے سامان لشکر کے پھر کھڑے ہوئے حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ اور
عرض کیا یا رسول اللہ میرے ذمہ ہین دو سو اونٹ اُن سو کے علاوہ مع جھولون اور کجاؤن کے
راہ خدا مین پھر جب تیسری بار رغبت دلائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درستی سامان
لشکر کے واسطے تو پھر کھڑے ہوئے حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم میرے ذمہ ہین تین سو اونٹ مع جھولون اور کجاؤن کے یعنی چھ سو اونٹ
میرے ذمہ ہین راہ خدا مین اور ایک روایت مین آیا ہے کہ غزوہ تبوک مین حضرت عثمان
رضی اللہ تعالی عنہ نے ساڑھے نو سو اونٹ اور پچاس گھوڑے راہ خدا مین حاضر کیے

راوی کہتا ہی پس دیکھا مین نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اوترتے تھے منبر سیلے وس
حال مین کہ فرماتی تھے کہ نہین ضرر کری گی عثمان کو وہ چیز کہ کرین تمام عمر مین بعد اس نیکی کے
یعنی اس نیکی کی بدلے مین سب خطائین انکی اگلی پچھلی معاف ہو گئین اور کسی قسم کی نوافل کی
ادا کرنیکی ضرورت انکو باقی نہین رہی یہ ایک نیکی کافی ہی انکو تمام نوافل سے سبحان اللہ وبحمدہ کیا
مرتبہ ہی ان حضرات کا اللہ جل شانہ اور اسکی حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک وعن
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَاءَ عُثْمَانُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِاَلْفِ دِيْنَارٍ فِيْ كُمِّهٖ حِيْنَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَنَثَرَهَا فِيْ حِجْرِهٖ
فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَلِّبُهَا فِيْ حِجْرِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ مَا
ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ اَحْمَدُ یعنی عبد الرحمن
بن سمرہ رض سی روایت ہی کہ لائی حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نزدیک آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے ایک ہزار دینار آستین مین اسوقت کہ سامان تیار کیا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے لشکریون کا پس بکھیر دیے ہزار دینار حضرت کی گود مین اور دیکھا مین نے
آنحضرت کو کہ الٹ پھیر کرتے تھے ان دینارونکو اپنی گود مین اور فرماتے تھے کہ نہین ضرر
کرینگے عثمان کو وہ گناہ کہ کرین بعد آج کی اس کلمہ کو دو بارہ ارشاد فرمایا نقل کی
یہ احمد نے اور حافظ السلفی ریاض مین حضرت عبد الرحمن بن عوف سے روایت کرتے

ہین کہ حاضر ہوا مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین اس حال مین کہ لائی حضرت عثمان
بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ جیش العسرت مین نو سو اوقیہ سونے کے جاننا چاہیے کہ
حضرت عثمان نے جیش العسرت یعنی غزوہ تبوک مین پہلے چھ سو اونٹ مع جھولون او
اور کجاوون کے راہ خدا مین حاضر کیے پھر ساڑھے تین سو اونٹ مع پچاس گھوڑون کے
ملا کر ہزار پوری کیے بعد ازان ہزار اوقیہ سونے کے لائے اور فی سبیل اللہ لشکر تبوک مین صرف
فرمائی ایک اوقیہ چالیس درم کا اور درم ساڑھے تین ماشہ کا ہوتا ہے وَعَنْ اَنَسٍ لَمَّا
اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِبَیْعَۃِ الرِّضْوَانِ کَانَ عُثْمَانُ رَسُوْلَ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی مَکَّۃَ فَبَایَعَ النَّاسَ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ عُثْمَانَ فِیْ حَاجَۃِ اللّٰہِ وَحَاجَۃِ
رَسُوْلِہٖ فَضَرَبَ بِاِحْدٰی یَدَیْہِ عَلَی الْاُخْرٰی فَکَانَتْ یَدُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ خَیْرًا مِّنْ اَیْدِیْھِمْ لِاَنْفُسِھِمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔
یعنی ترمذی شریف مین حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جب حکم فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو بیعۃ الرضوان کا حدیبیہ مین درخت سمرہ کے نیچے جسکو
ہندی مین کیکر کہتے ہین اور اس بیعت کا بیعۃ الرضوان نام اسوجہ سے رکھا گیا کہ اسکے
حق مین آیہ شریفہ نازل ہوئی لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ

تَحْتَ الشَّجَرَةِ اس حال مین حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی طرف سے ایلچی تھے کہ بھیجا تھا آپ نے اُنکو حدیبیہ سے اہل مکہ کے پاس تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو آنے دین اداے عمرہ کے لیے مکہ معظمہ مین اور مشہور یہ ہوا تھا کہ مکے والون نے حضرت
عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر ڈالا پس بیعت لی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے لوگون سے اس شرط پر کہ کفار مکہ سے لڑین اور جان نثاری کرین پس بیعت کی آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر تمام صحابہ نے خلوص نیت سے جان نثاری کیواسطے اور چونکہ
بیعت کیوقت حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ موجود نہ تھے لہذا آپ نے ارشاد فرمایا کہ
تحقیق عثمان اللہ تعالیٰ اور اُسکے رسول کے کام مین ہے پس مین بیعت لیتا ہون
اُس سے یہ فرماکر آپ نے اپنا دست چپ اپنے دست راست پر مارا یعنی اپنے داہنے دست مبارک
کو نائب کیا حضرت عثمان رضی کے ہاتھ کا اور بیعت لی حضرت عثمان رض کی طرف سے پس دست مبارک
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بہتر تھا حضرت عثمان رضی کے لیے اور صحابہ کے ہاتھون سے اُن اصحاب کے
لیے یعنی اور لوگون نے تو اپنے ہاتھ سے بیعت کی اور حضرت عثمان رض کے لیے حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا
ہاتھ بجاے اُنکے ہاتھ کے قرار دیا گیا پس غائب ہونا اُنکا اُنکے نقصان کا سبب نہین تھا
بلکہ موجب فضیلت کا تھا وَعَنْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الْفِتَنَ فَقَرَّبَهَا فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ فِيْ ثَوْبٍ فَقَالَ هٰذَا

يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدٰى فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ قَالَ فَاَقْبَلْتُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهٖ فَقُلْتُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ یعنی روایت ہے مرۃ بن کعب سے کہ سنا مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حال مین کہ ذکر فرمایا آپ نے فتنون کا یعنے نزاع و فساد کا کہ پیدا ہونے والی تھی آپ کی امت مین اور ارشاد کیا آپ نے کہ ظہور انکا بہت جلد ہوگا پس اسوقت گذرا ایک شخص کپڑا ڈالے ہوئی سر پر پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ شخص اس روز کہ فتنہ واقع ہوگا راہ راست پر ہوگا مرۃ بن کعب کہتے ہین کہ پس اٹھا مین اور گیا مین اس شخص کے پاس تاکہ دیکھون مین کہ کون ہے دیکھا تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ تھے پس پھیرا مین نے منہ حضرت عثمانؓ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اور عرض کیا مین نے کہ یہی شخص ہدایت پر ہوگا اسدن فرمایا کہ ہان نقل کی یہ ترمذی و ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عُثْمَانُ اِنَّهٗ لَعَلَّ اللّٰهُ يُقَمِّصُكَ قَمِيْصًا فَاِنْ اَرَادُوْكَ عَلٰى خَلْعِهٖ فَلَا تَخْلَعْهُ لَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ فِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایکدن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان سے ارشاد فرمایا کہ اے عثمان تحقیق شان یہ ہے کہ شاید اللہ تعالی جل شانہ

پہناویگی تجکو ایک کرتا یعنی خلعت خلافت پس اگر چاہین لوگ وہ جبر کرین تجہپر بنا برا تارڈالنے کرتی کے پس نہ اتارنا تو اُسکو واسطے انکے یعنی اگر قصد کرین لوگ تیری معزول کرنے کا تو نہ معزول کرنا تو اپنے نفس کو خلافت سے اسواسطے کہ تو حق پر ہوگا اور وہ باطل پر نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ اس حدیث مین قصہ دراز ہے۔ اور وہ قصہ ہے مصریون کے آنیکا ساتھ استغاثہ عامل مصر کے حضرت عثمان کے پاس اور جانا محمد بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ولایت مصر کو اور پہر آنا درمیان راہ سے بسبب مکر مروان کے اور گھیرنا باغیون کا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اور شہید کر ڈالنا آپکا اور یہ قصہ نہایت موحش و مولم ہے جیسا کہ کتب سیر مین لکہا ہے اور یہ اول فتنہ ہے کہ دین اسلام مین واقع ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِتْنَۃً فَقَالَ یُقْتَلُ ھٰذَا فِیْھَا مَظْلُوْمًا لِعُثْمَانَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اِسْنَادًا حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۱۲ سے روایت ہے کہ ذکر فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فتنہ کا اور فرمایا کہ مارا جاویگا یہ اُس فتنہ مین بظلم کہا یہ واسطے حضرت عثمان رض کے اور اشارہ کیا طرف انکی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے از روے سند کے وَعَنْ اَبِیْ حَبِیْبَۃَ اَنَّہٗ دَخَلَ الدَّارَ وَعُثْمَانُ مَحْصُوْرٌ فِیْھَا وَاَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا ھُرَیْرَۃَ یَسْتَاذِنُ عُثْمَانَ فِی الْکَلَامِ فَاَذِنَ لَہٗ فَقَالَ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ

رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّکُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِیْ فِتْنَۃً وَّاخْتِلَافًا اَوْقَالَ اِخْتِلَافًا وَفِتْنَۃً فَقَالَ لَہٗ قَائِلٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ لَّنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَوْمَا تَاْمُرُنَا بِہٖ قَالَ عَلَیْکُمْ بِالْاَمِیْرِ وَاَصْحَابِہٖ وَھُوَ یُشِیْرُ اِلٰی عُثْمَانَ بِذٰلِکَ رَوَاھُمَا الْبَیْھَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّۃِ اور روایت ہے ابی حبیبہ تابعی سے کہ وہ داخل ہوئے حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ گھر مین اس حال مین کہ وہ گھیر گئے تھے گھر مین اور سنا ابی حبیبہ نے حضرت ابوہریرہ رضؓ کو کہ اجازت مانگی تھی حضرت عثمان رضؓ سے واسطے کلام کرنیکے پس اجازت دی حضرت عثمان رضؓ نے ابوہریرہ رضؓ کو کہ کھو کیا کہتے ہو پس کھڑے ہوئے حضرت ابوہریرہ رضؓ اور پہلے حمد وثنا کی اللہ تعالی کی اور پھر کہا کہ سنا مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ تم دیکھوگے بعد میرے بلائین کہ اسمین آزمایش تمھاری ہوگی اور بہت اختلاف و جنگ کروگے اسمین پس کہا حاضرین مین سے کسی شخص نے کہ کون ہے ہمارے لیے یا رسول اللہ یعنی کسکی متابعت کرین جسمین فائدہ ہو ہمارا اور نہ نقصان ہونچے ہمکو پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لازم ہے تمکو متابعت امیر کی اور یارون اسکے کی اور اشارہ فرماتے تھے طرف عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے کہ وہ حاضر تھے اس مجلس مین روایت کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے دلائل النبوۃ مین عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَعِدَ اُحُدًا وَّاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِھِمْ فَضَرَبَہٗ بِرِجْلِہٖ فَقَالَ اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَیْکَ نَبِیٌّ وَّصِدِّیْقٌ وَّشَھِیْدَانِ

رواه البخاری یہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم چڑھے کوہ احد پر جو واقع ہے حوالی مدینہ منورہ میں اور حضرت ابوبکرؓ اور
حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ ہمراہ تھے آپ کے پس ہلا احد بسبب خوشی تشریف لانے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے پس مارا پانوں مبارک اپنا آپ نے پہاڑ پر اور فرمایا کہ ٹھہر اے احد
کہ نہیں ہے تجھ پر مگر نبی اور صدیق اور دو شہید یعنی ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم
نقل کی یہ بخاری نے وعن ابی موسی الاشعری قال کنت مع النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فی حائط من حیطان المدینۃ فجاء رجل فاستفتح فقال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم افتح لہ وبشرہ بالجنۃ ففتحت لہ
فاذا ابو بکر فبشرتہ بما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحمد اللہ
ثم جاء رجل فاستفتح فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افتح لہ
وبشرہ بالجنۃ ففتحت لہ فاذا ھو عمر فاخبرتہ بما قال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فحمد اللہ ثم استفتح رجل فقال لی افتح لہ وبشرہ بالجنۃ
علی بلوی تصیبہ فاذا عثمان فاخبرتہ بما قال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فحمد اللہ ثم قال اللہ المستعان متفق علیہ حضرت ابو موسیٰ
اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تھا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

ساتھ ایک باغ مین باغون مدینہ سے پس آیا ایک شخص اور کھلوایا اُسنے دروازہ اونہین پہچانا
ہمنے اُسکی آواز کو پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھولدے واسطے اُسکے
دروازہ اور بشارت دے اُسکو بہشت عالیہ کی پس کھولا مین نے اُسکے واسطے دروازہ اور وہ
شخص حضرت ابوبکر تھے پھر بشارت دی مین نے انکو اُس چیز کی کہ فرمائی آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے پس شکر کیا حضرت ابوبکرؓ نے اللہ تعالی کا اُس نعمت بشارت پر پھر اور ایک شخص
آیا اور اُسی طرح دروازہ کھلوایا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھولدے اُسکے لیے
دروازہ اور بشارت دے اسے بہشت کی پس کھولا مین نے دروازہ اُسکے لیے اور وہ شخص حضرت عمرؓ
تھے پس خبر دی مین نے انکو ساتھ اُس چیز کے کہ فرمائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس شکر
کیا حضرت عمرؓ نے اللہ جل شانہ کا پھر کھلوایا دروازہ اور ایک شخص نے پس فرمایا آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے مجکو کہ کھولدے دروازہ اُسکے لیے اور بشارت دے اُسکو بہشت کی ساتھ
بلائے عظیم کے کہ پہونچیگی اُسکو پھر دروازہ کھولا مین نے وہ عثمانؓ تھے پھر خبر دی مین نے انکو
ساتھ اُس چیز کی کہ فرمائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس شکر کیا حضرت عثمان رضی اللہ
تعالی عنہ نے اللہ جل شانہ کا پھر کہا کہ مدد طلب کیجاتی ہے اللہ تعالی سے کہ صبر عطا کرے
تلخی اُس بلا پر اور مصیبت پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اللہ اکبر جائے غور اور مقام
انصاف ہے کہ جن حضرات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صاف صاف بہشت عالیہ کی بشارت

سُنا ہین مخالفین اُنکو بُرا کہین اور اُنکی مدت خداے تعالیٰ درجنت ہین گستاخی کرین اب ہم پوچھتے
ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو کہ جسکی صحت وصداقت پر کسی طرح کا شک و
شبہ نہین خلاف سمجھنا اور صحیح نہ جاننا صریح کفر ہے یا نہین عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کُنَّا نَقُوْلُ
وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَیٌّ اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہا کہ کہتے تھے ہم
اس حال مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ تھے ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ تعالیٰ اُنسے
یعنی اس ترتیب سے ہم ان حضرات ثلٰثہ کا ذکر باہم کرتے تھے بر وقت ذکر کرنے اور بیان کرنے مراتب اُنکے
کے اور یہ حضرات مقبول و پسندیدہ بارگاہ نبوت کے تھے اور حضرات صحابہ کے درمیان مین ممتاز و
مذکور و مشہور تھے نقل کی یہ ترمذی نے عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ اُرِیَ اللَّیْلَۃَ رَجُلٌ صَالِحٌ کَاَنَّ اَبَا بَکْرٍ نِیْطَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَنِیْطَ عُمَرُ بِاَبِیْ بَکْرٍ وَّنِیْطَ عُثْمَانُ بِعُمَرَ قَالَ جَابِرٌ فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْنَا اَمَّا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ وَاَمَّا نَوْطُ بَعْضِہِمْ بِبَعْضٍ فَہُمْ وُلَاۃُ الْاَمْرِ الَّذِیْ بَعَثَ اللّٰہُ بِہٖ نَبِیَّہٗ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دکھایا گیا خواب مین آجکی رات ایک مرد صالح کہ ابوبکر لٹکائے گئے ہین

اور پیوست کیے گئے ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور لٹکائے گئے ہین اور پیوست کیے گئے ہین عمر ابی بکر کے ساتھ اور لٹکائی گئے عثمانؓ عمر کے ساتھ جابر رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہین پس جب ہم اُٹھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے تو کہا ہمنے اجتہاد اور ظن غالب ہے کہ جسکو مرد صالح آنحضرت صلعم نے فرمایا وہ خود رسولؐ خدا ہین اور اتصال بعض اُنکی کا ساتھ بعض کے معنے اسکے ہین کہ یہ والی ہین اُس کام کے کہ بھیجا ہے اللہ جل شانہ نے جس کام کے لیے اپنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی یہ حضرات ثلثہ خلیفہ ہین آپکی ترتیب مذکور کے ساتھ جاری کرنے مین احکام دین اور شریعت کے نقل کی یہ ابو داؤد نے فائدہ واضح ہو کہ ایمان لائے حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ ابتدای اسلام مین حضرت ابو بکر صدیقؓ کے ہاتھ پر قبل حاضر ہونے بحضور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم دار ارقم مین اور ہجرت کی آپنے ایکبار نہین حبشہ کیطرف دوسری مدینہ کیطرف اور رنگ مبارک آپکا صاف اور قد شریف میانہ تھا نہایت خوبصورت اور ریش مبارک گنجان خلیفہ ہوئے آپ محرم کی پہلی تاریخ ۲۴؁ ہجری مین اور شہید کیا آپکو اسود تجیبی مصری نے اور مدفون ہوئے آپ جنۃ البقیع مین اور عمر شریف آپکی بیاسی برس اور بروایتے اٹھاسی برس کی ہوئی اور خلیفہ رہے آپ بارہ برس چند روز کم اور روایت کین آپسے احادیث خلق کثیر نے رضی اللہ عنہ

پانچوین فصل امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰؓ شیر خدا کی ولادت باسعادت اور فضائل و مناقب انکے بیان مین

روضۃ الاحباب مین شیخ مفید قدس اللہ سرہ العزیز سے روایت ہے کہ شہر مین ہین ایک

درویش ملکی کیش عابد زاہد مقبول انام مشہور خاص و عام شرم بن عیب نام ستودہ خصال ولی باکمال تھی ہر طرح کا افضال الٰہی اُنکی شامل حال تھی باوجودیکہ ایکسو نوی برس کی عمر کو پہونچے تھے لیکن ہردم عبادت خدا اور ریاضت جناب کبریا مین مصروف رہتے اور لیل و نہار درگاہ پروردگار مین بصد عجز و نیاز یہ التجا کرتے کہ ای کریم کارساز بندہ نواز اپنے حرم محترم کے مجاوران خاص الخاص سے کسی شخص ذی اختصاص کی شرف ملازمت سے اس مُرید اخلاص با نیاز کو معزز و ممتاز فرما آخر بگریہ وزاری بسیار جناب باری مین دعا اُنکی قبول ہوی کہ ابو طالب بقصد سفر شہر یمن وطن سے چلے اور جب اُس شہر مین پہونچے تو اُس عابد ملکی صفات سے مُلاقات کی نوبت آئی اُنھون نے آپ کا نام و مقام دریافت کیا آپنے جواب دیا کہ میرا نام ابو طالب فرزند عبدالمطلب بن عبد مناف رئیس اعظم حرم محترم کا ہون وہ درویش صفاکیش یہ کلمات فرحت سمات سُنکر فرط انبساط سے سراپا مسرت و نشاط ہوگیا اور ابو طالب کے سر و آنکھونکو بوسہ دیکر کہا کہ مین نے توریت مین دیکھا ہی کہ عبدالمطلب کے پسر الاگہر مسمی عبداللہ سے ایک فرزند عالی مقام محمد نام خاتم النبیین محبوب رب العالمین پیدا ہوگا اور جب وہ شفیع روز محشر مظہر تجلیات ایزد ہیمال تیس سال کا پورا ہوگا تو اُسکے عم اکرم ابو طالب باکرم کی صلب سے ولی خدا علی مرتضےٰ ہویدا ہوگا یہ سُنکر ابو طالب نے جواب دیا کہ ای پیر دیرینہ سال وہ نونہال گلشن اجلال محبوب ایزد متعال امسال تیس برس کی عمر کو پہونچا ہی اُنھون نے کہا کہ بشارت ہو آپ کو ای ابو طالب

کہ وہ اسد اللہ الغالب آپکے صلب سے بصد شوکت اجلال مسال نزول اجلال فرمائے گا
اگر خدانے چاہا تو بہت جلد اُسکا وقوع ظہور مین آیگا ابوطالب نے فرمایا وہ درخت خشک
بے برگ وبے بار انار کا جو سامنے نظر آتا ہے اگر آپ کی دعا سے سرنو تازہ وتر پُر ثمر ہو تو البتہ
آپکے ارشاد صداقت نہاد کا میرے دل پر اثر ہو یہ سنتے ہی اُنھون نے وضو تازہ بنایا اور دو رکعت
نماز ادا کر کے جناب باری مین دست بدعا ہوئے ہنوز دعا سے فارغ نہوے تھے کہ وہ شجر بے برگ و
بے بار بحکم پروردگار تازہ وتر بار ور ہو گیا اور وہ درویش عالی تبار ایک انار اُس درخت سے
توڑ لائے اور ابوطالب کو دیکر فرمایا کہ لیجیے اس عطیہ خالق بحر وبر کو نوشجان کیجیے ابوطالب نے
بڑی خوشی سے اُس انار کو لیا اور اُسے تراش کر اُسکے دانون کو جو سُرخ مثل یاقوت رمانی کے
تھے نوشجان کیا اور اُس درویش صفا کیش سے رخصت ہو کر دولت خانہ پر واپس تشریف
لائے اور بعد غسل و تبدیل لباس عطریات سے معطر ہو کر اُسی شب کو بی بی سے ہمبستر ہوئے
بحکم پروردگار نطفہ زکیہ نے صلب ابوطالب سے نقل فرما کر رحم فاطمہ بنت اسد بن ہاشم
مین قرار پکڑا اور بعد انقضای مدت حمل حضرت علی مرتضی شیر خدا تیئیس برس قبل ہجرت سے
سنہ تیس عام الفیل مین پیدا ہوے اور آپکے رخسار پر انوار پر سرخی اُن انہای انار عطیہ پروردگار
طعم خوشگوار کی تاثیر بے نظیر سے ظاہر و باہر تھے۔ بشائر المصطفے مین یزید بن قعنب
سے روایت ہے کہ ہم اور عباس بن عبد المطلب ایک جماعت باشندگان مدینہ العز

بیت اللہ شریف مین بیٹھے تھے کہ اچانک فاطمہ بنت اسد مسجد الحرام مین آئی اور شرائط طواف بجا لائی اور وہ حاملہ تھی و ایام حمل پورے ہو چکے تھے کہ دفعۃً شدت سے درد زہ شروع ہوا اور وہ اسکی کرب سے ایسی بدحواس و بے حس حرکت ہوئی کہ ایک قدم بڑھانا اور حرم شریف سے باہر جانا دشوار ہوا اسی حالت صعوبت مین بجناب باری کمال گریہ وزاری کے ساتھ دست بدعا ہوئی کہ یہ مصیبت گران مجھ نیحبان سے دور فرما ہنوز دعا سے فارغ نہوئی تھی کہ دفعۃً قدرت خالق برحق سے دیوار حرم محترم کی شق ہوگئی اور وہ مضطر خستہ جگر بخوف وخطر اُس شگاف کے اندر چلی گئی ور وہ دیوار پھر ہموار ہوگئی ہم سب اس سانحہ بعید از قیاس کو دیکھکر بدحواس و ہراس ابوطالب کے پاس آئے اور ساری کیفیت بمعرض عرض لائے وہ اس سانحہ ہوش ربا کو بگوش حق نیوش سُنکر بادل بریان وچشم گریان باخاص وعام اُس مقام مین پہونچے اور حتی المقدور نزدیک ودور اُس بانوی خوشخو کی بہت کچھ تلاش وجستجو کی مگر اس مخدرہ عالی دماغ کا کہین سُراغ نہ ملا المختصر اُس عروس مانوس حجب کے وصلت سے مایوس ہوکر کف افسوس ملتی ہوئی وہ مضطر رشتہ جگر گھر مین آئی اور اس سانحہ حیرت خیز سے سخت گھبرائی آخر کار جب حضرت سید الابرار کو یہ خبر پہونچی تو آپ ابوطالب کے پاس تشریف لائے اور یہ کلمات تشفی آمیز ارشاد فرمائے کہ ای عم مکرم آپ اسقدر مبتلای غم والم نہو جیئے و راس یاس و وسواس سے خاطر عاطر کو پرہراس و بدحواس نکیجیے حضرت رب العباد

اُس عفیفہ نیک نہاد کو شاد بامراد آپکے پاس پہونچائیگا اور یہ سب غم و الم آپکے دل تفکر منزل سے یک قلم دور ہو جائیگا الغرض جبکہ چوتھے روز وہ مفقود الخبر ایک پسر رفیع القدر بصورت بدر ہاتھوں پر لیے ہوئی اُس شگاف کے اندر سے باہر آئی اور اُس نور بصر لخت جگر کو اُسیطرح ہاتھوں پر رکھے ہوئی گھر مین لائی اور آپکو دودھ پلانیکا قصد کیا مگر آپنے دودھ کیطرف مطلق التفات نہ فرمایا اور مادر غمخوار کر رخسار پر ایسا پر جوش پنجہ مارا کہ مُنھ اُنکا خون آلودہ ہو گیا پھر جب اُس اسد اللہ الغالب کی ولادت باسعادت اور اہلیہ محترم گم گشتہ کے معاودت کی خبر فرحت اثر ابو طالب کو پہونچی شادان و فرحان مکان مین آئی اور معد کے قریب تشریف لائی اور چاہا کہ اُس لخت جگر کے روی انور کو بوسہ دین کہ اُس ولی خالق اکبر نے دونون دست اطہر اپنے گہوارے سے نکالی اور ایک ہاتھ سے ایک ہاتھ باپ کا پکڑا اور دوسرے ہاتھ سے مُنھ نوچ لیا ابو طالب اس سرو نو خاستہ کی اس حرکت ناشائستہ بے ساختہ سے حواس باختہ ہو گئے اور بی بی سے پوچھا کہ اس ہزبر نیستان احتشام کا تو نے کیا نام رکھا جواب دیا چونکہ اس حیدر صفدر کا پنجہ مثل پنجۂ شیر ببر کے ہے لہذا مین نے اس اسد اللہ الواحد الاحد کو باسم اپنے باپ کے موسوم کیا ہے ابو طالب نے کہا کہ مین نے اس عالی مقام کا نام زید رکھا پھر جبکہ مژدۂ ولادت باسعادت اُس سرو جوی بار ولایت کا حضرت ختم الرسالت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچا تو آپ کمال خوشی اور مسرت کے ساتھ

اس مولود مسعود کے دیدار فرحت آثار راحت اندوز کے ذوق و شوق مین ابو طالب کے گھر و بی فرزند
ہوئے بی بی فاطمہ نے حال گذشتہ بے کم و کاست آپ سے بیان کیا اور بنظر احتیاط یہ بھی کہدیا
کہ اے فرزند عالی درجت اس پسر شیر خصلت کی عادت سے غفلت نکیجیو گا مبادا وہی حرکت
ناشایستہ خدمت بابرکت مین بھی کرے آپ نے فرمایا کہ یہ نوبادہ گلزار مطلبی مجھسے کبھی
کوئی بے ادبی نکریگا پھر جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم مہد کے قریب تشریف
لیگئے اور معائنہ فرمایا کہ وہ ولی ازلی رب الارباب ہم آغوش بستر خواب سے تا جبکہ رائحہ گیسوی
مشکبوی محبوب ملک العلام اُس مطبوع طبع خاص و عام کی مشام جان مین پہونچی آنکھین
کھولدین آپنے روی انور جان پرور کو بغور ملاحظہ فرمایا جبکہ بدر جمال اُس مطلوب و مرغوب
ایزد مہیال کا اُس محبوب ذو الجلال کو بصد جاہ و جلال نظر آیا بیساختہ مضمون اس
مقال کا زبان حال سے ادا فرمایا شعر

بوی جان می آیدای باد صبا گو اینچہ بوست	مشک را این بو نباشد نکہت گیسوی اوست

پھر حضرت ختم الرسالت نے اوس نونہال
گلزار ولایت کو گہوارے سے اُٹھاکر طشت مین لٹایا اور اُس حیدر صفدر کے جسد انور کو دست اطہر
سے ملکر دھونا شروع کیا جب جانب راست کو دھوکر جانب چپ کے شستشو کے واسطے
قصد فرمایا تو وہ خوشخو از زین روبدان سو خود بخود جھٹ پٹ الٹ پلٹ گیا وہ حبیب ایزد مجیب
یہ حرکت عجیب و غریب دیکھکر فرمانے لگے کہ اول وہ زمین نے اُسکو غسل دیاہے اور آخر روز یہ مجھے غسل دیگا

چنانچہ مطابق اِسکے وقوع مین آیا کہ بموجب وصیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
حضرت مرتضی علی رضؓ نے آپ کو غسل دیا بروقت غسل کے آپکا جسد مبارک خود بخود ایک جانب سے
دوسری جانب کو پھر جاتا تھا دیکھنے والون کو آپکی حیات دائمی کا یقین آتا تھا حدیث شریف
مین وارد ہی اِنَّ اَولِیَاءَ اللّٰہِ لَا یَمُوتُونَ بَل یَنتَقِلُونَ مِن دَارٍ اِلٰی دَارٍ اور شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ
فیوض الحرمین مین لکھتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرقد مقدس مین نماز پنجگانہ باذان
واقامت ادا فرماتے ہین پھر آپنے اپنی چچی صاحبہ بی بی فاطمہ سے پوچھا کہ اُس پسر
ذی احترام کا نام آپنے کیا رکھا کہا کہ مین نے اسد اور باپنے زید آپنے فرمایا کہ مین نے اس
ذی رفعت کا نام علیؓ عالی ہمت رکھا فاطمہ نے کہا ای فرزند اجمل بخدای عزوجل بروقت ولادت
باسعادت اس مولود مسعود کے ہاتف غیب سے سُنا ہے کہ ای فاطمہ اسی لی زلی کا نام علیؓ رکھنا شعر

آرام دل و راحت جان ست این نام	کام و دہن وزیب زبانست این نام

اور ایک روایت مین آیا ہی کہ آپکا نام عالی مقام حیدر بھی تھا وجہ تسمیہ اس نام کی یہ تھی
کہ جب آپ پیدا ہوی تو آپکی والدہ ماجدہ بی بی فاطمہ نے حسب قاعدہ آپکا نام اپنے باپ
اسد کے نام پر آپکا نام حیدر رکھا کہ اصلی نام انکا یہی تھا اور ایک نام آپکا ابوتراب بھی ہے اور
اس نام کو آپ بہت عزیز و محبوب رکھتے تھے اور وجہ اسکی یہ تھی کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم حضرت فاطمۃ الزہرا بتول عذرا اپنی صاحبزادی کے گھر مین رونق افروز ہوئے

دیکھا تو حضرت علی کو موجود نہ پایا پوچھا کہ ای فاطمہ علیؓ کہان ہین عرض کیا کہ مجھسے کچھ کشیدہ
ہوکر کہین باہر چلے گئی ہین آپنے حضرت انسؓ کو حکم دیا کہ دیکھو کہان ہین بعد دریافت کے
عرض کیا کہ مسجد مین سوتے ہین بعد دریافت اس حال کے آپنے مسجد مین قدم رنجہ فرمایا اور وہان
حضرت علی کو اس حال مین سوتے پایا کہ چادر اُنکی بدن مبارک سی گر گئی تھی اور پہلو شریف آپکا
خاک سے آلودہ ہو گیا تھا آپ براہ شفقت اُنکی جسد مبارک سے خاک پوچھتے جاتے تھے اور
یہ کلمات طیبات زبان معجز بیان فرماتی تھے قم یا ابو تراب قم یا ابو تراب عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھٰرُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی
اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ یعنی سعد بن وقاص رضی اللہ تعالی عنہ سے
روایت ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی مرتضیٰؓ سے کہ تو مجھ سے
بمنزلہ ہارونؑ کے ہی موسیٰؑ سے یعنی جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام وقت تشریف لیجانے
کوہ طور کے بجای اپنے حضرت ہارون علیہ السلام کو چھوڑ گئے تھے اسیطرح اپنے بعد مین
تمکو نگرانی کے لیے چھوڑے جاتا ہون مگر فرق یہی ہی کہ نہین ہی کوئی نبی بعد میری یعنی
حضرت ہارون علیہ السلام نبی بھی تھے اور تو نبی نہین ہے۔ حضرات علمانی کہا ہی کہ
یہ حدیث آپنے اُسوقت فرمائی تھی کہ خلیفہ کیا تھا آپنے حضرت علی کو بروقت تشریف
لیجانے غزوہ تبوک کے اپنے اہل وعیال پر کہ یہ آخری غزوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کا تھا جب منافقون کو معلوم ہوا کہ اس غزوہ مین آپ نے حضرت علیؓ کو ساتھ نہین لیا اور مکان
پر چھوڑ گئے تو زبان طعن کھولی کہ آنحضرتؐ نے براہ حقارت انکو ساتھ نہین لیا اور مکان پر چھوڑ دیا
تو حضرت علی مرتضی شیر خدا منافقون کا یہ کلام سنکر تاب نلائی اور مسلح باسلاح ہوکر مکان سے
تشریف لیچلے اور موضع جرف مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہان مقیم تھے آپ سے
جا ملے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ منافق ایسا کچھ کہتے ہین آپ نے فرمایا کہ منافق جھوٹے اور
مکّار ہین اور اپنی شامت اعمال سے خدا کے قہر مین گرفتار اور مین نے تمکو نہین چھوڑا ہے مگر واسطے
حفاظت ظاہری اہل و عیال کے پس جاؤ اور حفاظت کرو میرے اور اپنے اہل و عیال کی اور
اے علی کیا تو نہین ہے راضی اس بات پر کہ ہو تو مجھسے بمنزلہ ہارونؑ کے موسیٰؑ سے کہ گئے
تھے میقات کو تو خلیفہ کیا ہارونؑ کو اپنی طرف سے اپنی قوم مین جاننا چاہیے کہ اس حدیث کو
دلیل پکڑتے ہین شیعہ اس بات پر کہ جب خلیفہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو
اپنی حیات مین تو آپکے انتقال کے بعد بھی کوئی دوسرا شخص بجز آپکے سزاوار خلافت نہ تھا
حضرات علما اہل تسنن اسکا جواب دیتے ہین کہ یہ خلافت آپکی عارضی چند روزہ محض واسطے
حفاظت اہل و عیال کے تھی نہ خلافت مطلق سو واسطے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے سفر تبوک مین حضرت علی کو اپنے اہل و عیال پر خلیفہ کیا تو ابن ام مکتومؓ کو حکم خلافت
کا واسطے امامت نماز کے دیا یعنی حضرت علی مرتضی بموجب حکم آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کے آپکے اہل وعیال کی حفاظت فرماتے تھے اور حضرت ابن ام مکتومؓ آنحضرت ہی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے امام ہوکر لوگون کو نماز پڑھاتے تھے پس اگر حضرت علی حکم خلافت مطلق کا باقی تو ابن ام مکتومؓ کو کیون آپ حکم خلافت امامت کا فرماتے اول تو یہ کہ درجہ امامت افضل ہے عہدہ حفاظت ونگہبانی پر اور دوسری یہ کہ خلیفہ وقت کے ہوتے ہوئے کوئی دوسرا شخص بدون عذر شرعی مستحق وسزاوار امامت کا نہین ہوسکتا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد کا بھی منشا خاص یہی تھا کہ جسطرح سے موسی علیہ السلام نے بوقت پیش ہونے سفر میقات حضرت ہارون علیہ السلام کو چند روز کے واسطے اپنا خلیفہ کیا تھا اسی طرح مین بھی تمکو چند ہی روز کے واسطے بضرورت سفر تبوک اپنا خلیفہ کرتا ہون پس یہ خلافت عارضی چند روزہ تھی نہ خلافت مطلق دوامی ہان اگر حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسے علیہ السلام کی تاحیات وبعد ممات برابر خلیفہ رہتے تو بھی شیعہ کو اپنے اعتراض کے ثبوت کا محل ہاتھ نہ آتا مگر حضرت ہارون علیہ السلام نہ پھر بعد تشریف آوری حضرت موسے علیہ السلام کے میقات سے آپکے خلیفہ رہے اور نہ بعد وفات اسواسطے کہ حضرت ہارون علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے انتقال فرمانے کے چالیس برس پیشتر انتقال فرما چکے تھے۔ بخاری شریف اور صحیح مسلم مین سہل بن سعدؓ ساعدی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دونگا مین یہ نشان کہ علامت سرداری کی ہے کل ایک شخص کو کہ فتح کرے گا اللہ جل شانہ قلعہ خیبر کو

اُسکے ہاتھون پر دوست رکھتا ہی وہ شخص خدا اور رسولؐ کو اور دوست رکھتا ہی اُسکو خدا اور رسولِ خدا پھر جب صبح ہوئی تو حاضر ہوئے سب اصحابِ کرام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین اس امید پر کہ دیا جاے نشان اُنکو اور دوسری حدیث مین وارد ہوا ہی کہ اس شب مین تمام صحابہؓ کو اس ذوق و شوق و انتظار مین نیند نہین آئی کہ دیکھیے کل یہ دولت کسکو نصیب ہوتی ہی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہان ہین علی بن ابی طالب اصحاب عالی جناب نے عرض کیا کہ وہ حیدر صفدر آنکھونکی آشوب مین گرفتار ہین اور شدت درد سے نہایت بیقرار پھر ارشاد ہوا کہ کوئی جاے اور جلد اُنکو میرے پاس لاے غرضکہ حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا اسی شدت درد و کرب مین مبتلا آپکے حضور مین حاضر ہوئے آپنے اپنا لعاب دہن مبارک اُنکی آنکھون مین لگایا فوراً وہ درد اور آشوب ایسا دفع ہوا کہ پھر کچھ بھی اثر اُسکا نظر نہ آیا پھر جب آپنے اُنکو نشان عطا فرمایا تو اُنھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ لڑون مین اُنسے یہانتک کہ ہون مانند ہمارے یعنی اہل اسلام سے فرمایا کہ جا اور درگذر اُنپر نرمی اور آہستگی کے ساتھ یہان تک کہ اوتر اُنکی زمین پر پھر بلا اُنکو طرف اسلام کے اور خبر دے اُنکو ساتھ اُس چیز کے کہ واجب ہے اُنپر حق خدا سے اسلام مین قسم خدا کی یہ کہ ہدایت کرے اللہ جل شانہ بسبب تیرے ایک مرد کو بہتر ہی اس سے کہ ہون تیرے لیے چارپائے سرخ اور اونٹ سرخ مظاہر حق مین ابن ہمام سے ایک حدیث اس مضمون کی بڑی تصریح کے ساتھ بیان کی ہی جسکا خلاصہ یہ ہے کہ

اللہ جل شانہ کی نزدیک پیدا کرنا ایک مومن کا ہزار کافر کے معدوم کرنے سے بہتر اور افضل ہے
اور براء کی حدیث مین آیا ہو کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو کہ تو مجھ سے ہی
اور مین تجھسے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اٰخٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ اَصْحَابِہٖ
فَجَاءَ عَلِیٌّ تَدْمَعُ عَیْنَاہُ فَقَالَ اٰخَیْتَ بَیْنَ اَصْحَابِكَ وَلَمْ تُوَاخِ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اَحَدٍ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْتَ اَخِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ یعنی روایت ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ بھائی چارہ
کرایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان یارون اپنے کی چنانچہ منجملہ انکے ابوالدردا اور سلمان
آپسمین دینی بھائی ہوئے پس آئے حضرت علی اس حال مین کہ جاری تھے آنسو انکی آنکھون سے اور
عرض کیا کہ بھائی چارہ کرایا آپنے درمیان یارون اپنے کے اور نہ بھائی چارہ کرایا آپ نے
درمیان میرے اور درمیان کسی کے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تو بھائی ہے میرا
درمیان دنیا اور آخرت کے کیا ضرورت ہو کہ تو بھائی چارہ کرے کسی وسے نقل کی یہ ترمذی نے
اور کہا کہ یہ حدیث حسن و غریب ہے وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَنَا دَارُ الْحِکْمَۃِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا یعنی روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے
کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین گھر ہون حکمت کا اور علی دروازہ ہی اسکا
وَعَنْ اُمِّ عَطِیَّۃَ قَالَتْ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَیْشًا فِیْھِمْ عَلِیٌّ قَالَتْ فَسَمِعْتُ

رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ رَافِعٌ یَدَیْہِ یَقُولُ اللّٰھُمَّ لَا تُمِتْنِی
حَتّٰی تُرِیَنِی عَلِیًّا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ حضرت ام عطیہ سے روایت ہے کہ بھیجا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کہ اسمین حضرت علی بھی تھے سنا مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے اس حال مین کہ اٹھانیوالے تھے دونون دست مبارک اپنے دعا کے لیے فرماتے تھے یا آلہی
نہ مار مجکو یہان تک کہ دکھادے تو مجھے علی کو یعنی پھیر لاوے تو انکو سلامتی کے ساتھ اس حدیث
سے ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہایت محبت رکھتے تھے حضرت علی کے ساتھ اور رنج
ہوتا تھا آپکو انکی مفارقت سے وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ لَا یُحِبُّ عَلِیًّا مُنَافِقٌ وَلَا یُبْغِضُہٗ مُؤْمِنٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ
حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین دوست
رکھتا علی کو منافق اور نہین بغض رکھتا انسے مومن نقل کیا احمد اور ترمذی نے وَعَنْہَا قَالَتْ قَالَ
رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّ عَلِیًّا فَقَدْ سَبَّنِی رَوَاہُ اَحْمَدُ اور انھین بی بی
حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے گالی دی علی کو پس
تحقیق اُسنے گالی دی مجکو نقل کی یہ احمد نے وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ لِی رَسُولُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیکَ مَثَلٌ مِنْ عِیسٰی اَبْغَضَتْہُ الْیَھُودُ حَتّٰی بَھَتُوا اُمَّہٗ
وَاَحَبَّتْہُ النَّصَارٰی حَتّٰی اَنْزَلُوہُ بِالْمَنْزِلَۃِ الَّتِی لَیْسَتْ لَہٗ ثُمَّ قَالَ یَھْلِکُ فِیَّ رَجُلَانِ

اس حدیث نمبر دو سنی مانا صحیح
غور کریں ۱۲۰

مُحِبٌّ مُفرِطٌ یُفرِطُنِی بِمَا لَیسَ فِیَّ وَمُبغِضٌ یَحمِلُہٗ شَنَآنِی عَلٰی اَن یَّبھَتَنِی رَوَاہُ احمد یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تجھ مین ایک مشابہت ہے عیسی سے کہ دشمن رکھا انکو یہودیان تک کہ تہمت لگائی انکی مان کو زناکی اور دوست رکھا انکو نصاری نے بہت یہان تک کہ اتارا انکو اس منزلت اور مرتبہ پر کہ ثابت نہین انکے لیے کہ انکو خدا یا خدا کا بیٹا کہا پھر فرمایا حضرت علی نے کہ برباد ہونگے میری مقدمہ مین دو شخص ایک وہ کہ محبت رکھنے والا حد سے زیادہ میری تعریف کریگا ساتھ اس چیز کے کہ نہین ہے مجھ مین یعنی تفضیل دیگا مجکو تمام صحابہ پر یا خدا کہے گا مجکو مانند جماعت نصیریہ کے اور دوسرا وہ شخص کہ دشمنی سے بہتان کرے گا مجھپر نقل کی یہ احمد نے

وَعَن بُرَیدَۃَ قَالَ خَطَبَ اَبُوبَکرٍ وَّعُمَرُ فَاطِمَۃَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اِنَّھَا صَغِیرَۃٌ ثُمَّ خَطَبَھَا عَلِیٌّ فَزَوَّجَھَا مِنہُ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ یعنی حضرت بریدہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ پیغام بھیجا نسبت کا حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے حضرت فاطمہ زہرا سے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ چھوٹی ہے پھر پیغام بھیجا علی رضؓ نے پس نکاح کر دیا آپنے انکا فاطمہ زہرا سے نقل کی یہ نسائی نے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ ام ایمن نے حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا کہ تم کیون نہین خواستگاری کرتے فاطمہ کی حالانکہ تم حضرت کے چچا کے بیٹے ہو حضرت علیؓ نے کہا کہ

مجکو شرم آتی ہے کہ حضرت کے سامنے یہ کلام کرون پس جب سنی حضرت نے یہ بات علیؓ کی تو راضی
ہوئے اور جب حضرت علیؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رضامندی کا حال معلوم ہوا تو پیغام بھیجا
آپکے پاس پس نکاح کر دیا آپنے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا کا حضرت علی کے ساتھ
اور مظاہر حق مین روایت ہے کہ ابوالخیر قزوینی حاکمی حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہین
کہ خواستگاری کی حضرت ابوبکر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپکی صاحبزادی بی بی فاطمہ
کی تو جواب دیا آپنے کہ نہین اترا ہے حکم ابھی پھر خواستگاری کی حضرت عمر اور بعض قریش نے تو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بھی وہی جواب دیا پھر لوگون نے حضرت علی سے کہا کہ تم خواستگاری
کرو فاطمہ کی آنحضرت سے شاید کہ نکاح کردین تمسے تو جواب دیا حضرت علی نے کہ کیونکر ہو سکے
اس حال مین کہ خواستگاری کی انسے اشرف قریش نے اور نہ نکاح کیا آنحضرت نے انسے پھر بعد چندے
درخواست کی حضرت علی نے تو فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق حکم کیا مجکو میرے
رب عز وجل نے اسکا حضرت انس کہتے ہین کہ پھر بلایا مجکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چند روز
کے بعد اور فرمایا اے انس جا اور بلا لا میرے پاس ابوبکر اور عمر بن الخطاب اور عثمان بن عفان اور
عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور طلحہ اور زبیر اور ایک جماعت کو انصار مین سے
حضرت انس فرماتے ہین کہ بلا لایا مین ان حضرات کو پس جبکہ حاضر ہوے وہ سب اور بیٹھے اپنی اپنی
جگہہ پر اور حضرت علی کہین گئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کام کو پس خطبہ پڑھا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہی مجکو یہ کہ نکاح کر دونمین اپنی بیٹی
فاطمہ بنت خدیجہ کا علی بن ابی طالب کے ساتھ پس گواہ رہو تم کہ نکاح کیا مین نے اُنکا چار سو مثقال
چاندی پر پھر منگایا طبق کھجورون کا اور رکھا آگے ہمارے پھر فرمایا کہ لوٹ لو اسکو پس لوٹ تا ہمنے
اور جسوقت کہ لوٹ رہے تھے ہم کہ ناگہان آئے علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو
تبسم فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو دیکھکر اور فرمایا تحقیق کہ اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا مجکو
یہ کہ نکاح کر دونمین تجھسے فاطمہ کا چار سو مثقال چاندی پر اگر راضی ہو تو ساتھ اسکے حضرت علیؓ نے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین راضی ہون اسپر پس فرمایا آپنے کہ دور کرے اللہ تعالیٰ
پریشانی تم دونونکی اور اچھا دے نصیب تم دونونکو اور پیدا کرے تم دونون سے اولاد بہت پاکیزہ
وفصیح ہو کہ نسب شریف آپکا قریشی اور کنیت آپکی ابوالحسن اور ابوتراب تھی اور آپ بچپن ہی مین
مشرف باسلام ہوئے بعض روایت مین سن شریف آپکا اُسوقت مین پندرہ برس کا اور بعض
روایت مین دس برس اور بعض روایت مین آٹھ برس کا تھا اور حاضر رہے آپ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام غزوات مین بجز غزوۂ تبوک کے جسکی کیفیت اوپر مذکور ہو چکی ہے اور
رنگ مبارک آپکا نہایت صاف گندم گون اور آنکھین بڑی اور قد شریف میانہ اور شکم مبارک
کشادہ اور موی سر مبارک دراز اور داڑھی شریف چوڑی اور دہن مبارک کشادہ اور ۳۵ سنہ
ہجری مین اٹھائیسوین تاریخ ذیحجہ کی جمعہ کے روز کہ وہ دن حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

لہ اگرچہ مشہور ہے مگر محققین کے نزدیک ثابت نہیں ۱۲ اشرف علی ؒ محدثین کے نزدیک یہ قول راجح ہے ۱۲ محمد اشرف عفی عنہ

کی شہادت کا تھا آپ خلیفہ ہوئے اور زخمی کیا آپکو عبدالرحمن بن ملجم مرادی نے کوفہ مین جمعہ کے دن عین نماز فجر مین سنہ ۴۰ ہجری مین سترھوین تاریخ رمضان المبارک کو اور انتقال فرمایا آپنے زخمی ہونیکے تیسرے دن اور غسل دیا آپکو آپکے دونون صاحبزادون حضرات حسنین اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالی عنہم نے اور نماز پڑھائی آپکے جنازہ پر آپکے صاحبزادہ حضرت امام حسن علیہ السلام نے اور دفن کیا آپکو سحر کے وقت اور عمر شریف آپ کی بعض روایت سے ترسٹھ برس اور بعض روایت سے پینسٹھ برس اور بعض روایت سے ستر برس کی ہوئی اور خلیفہ رہے آپ چار برس اور نو مہینے تمام ہوئی مناقب اصحاب کبار مع فضائل عالیجناب فضیلت مآب

چار یار باوقار رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین اب بیان سے شروع ہوتا ہے

احوال فضیلت اشتمال حضرت بلال سید الابدال رضی اللہ تعالی عنہ کا بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ مَوْلَی اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ یعنی حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ بیٹے رباح کے اور غلام آزاد کیے ہوئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے اور کنیت آپکی ابو عبدالرحمن اور ابو عبداللہ اور ابو عامر اور عبدالکریم ہے اور آپکی مان کا نام حمامہ ہے اور آپ قدیم الاسلام مین یہ مضمون مظاہر حق کا ہے اور بخاری شریف مین ایک حدیث حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ کی بہت بڑی بزرگی و فضیلت مین وارد ہوئی ہے وہ حدیث یہ ہے

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ کَانَ عُمَرُ یَقُوْلُ اَبُوْبَکْرٍ سَیِّدُنَا وَاَعْتَقَ یَعْنِیْ بِلَالًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

یعنی روایت ہی حضرت جابرؓ سے کہا کہ تھے حضرت عمر کہتے کہ ابوبکر سردار ہمارے ہین اور
آزاد کیا ابوبکر نے سردار ہمارے کو یعنی حضرت بلال کو حال آنکہ یہ ارشاد حضرت عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کا بطریق فروتنی اور تواضع کے تھا اسواسطے کہ حضرت عمر افضل ہین حضرت بلالؓ سے
سب کے نزدیک مگر تاہم آپکے اس ارشاد سے حضرت بلال کی بزرگی کس مرتبہ بوجھی جاتی ہے
جب آپنے اپنا اسلام مکہ معظمہ مین ظاہر فرمایا اور آپکے مالک امیہ بن خلف جمحی کو یہ خبر پہونچی
تو وہ آپکا دشمن جانی ہوگیا اور آپکی تکلیف و ایذادہی پر از حد کمر ہمت باندہی چنانچہ لوہے
کی زرہ مین آپکو کسواکر طپش آفتاب مین ڈلوادیتا تھا اور لکڑیون سے پٹوا تا تھا آخر کو حضرت
ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس ظلم کی پنجہ ظلم سے انکو چھڑوایا اور خرید کرکے براہ خدا آزاد
فرمایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا انکو اذان کہنے کا بیت اللہ شریف مین
سال فتح مکہ معظمہ مین و فضائل و محامد آپکے بکثرت ہین منجملہ ان فضائل کے ایک بہت بڑی
فضیلت انکی یہ ہے کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سابقین چار ہین مین
سابق عرب ہون اور بلال سابق حبشہ اور صہیب سابق روم اور سلمان سابق فرس یہ مضمون
شرح مشکوۃ شریف کا ہے اور اسی شرح مین یہ بھی آیا ہے کہ حضرت بلال سید الابدال تھے
اور تفسیر عزیزی مین لکھا ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
بہت بڑی خادم خاص اور عاشق صادق تھے اور بزرگی مین انکا مرتبہ اس حد کو پہونچا تھا

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو عالم رویا مین اپنے آگے آگے بہشت مین دیکھا اور
آپ ارشاد فرماتے تھے کہ بہشت بلال کی مشتاق ہے اور مفصل حال حضرت بلال کا تفسیر فتح العزیز
مین اسطور پر مفوض تحریر ہے کہ یہ امیہ بن خلف کے غلام تھے اور اُسنے انکو اپنے خزانہ اور بتخانہ کا داروغہ کیا
تھا جب اُسنے انکی اسلام کی خبر پائی تو انکو عہدہ داروغگی سے معزول کرکے پوچھا کہ تو کسکی
پرستش کرتا ہے انھون نے جواب دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا کی اُسنے کہا کہ اس دین کو چھوڑ
اور جلد اس مذہب سے منھ موڑ نہین تو ایسی سزا دونگا کہ تو بھی یاد کرے گا اور زندگی بھر سخت
عذاب مین مبتلا رہے گا فرمایا کہ تجکو اختیار ہے مین اس دین برحق سے نہین پھر سکتا
اس شقی ازلی نے اپنے غلامونکو حکم دیا کہ طلیش آفتاب کے وقت اسکے بدن مین ببول کے
کانٹے چبھو یا کرو اور جلتی زمین پر چیت لٹا کر گرم پتھر اسکے سر سے پائون تک کھدیا
کرو تاکہ ہل نسکے اور اسکے گرد آگ جلا دیا کرو تاکہ سخت تکلیف مین مبتلا رہے اور جب شام ہو تو
اسکے ہاتھ پائون باندھکر تاریک مکان مین قید رکھو اور باری باری سے تمام شب کوڑے مارتے رہو
غرضکہ ایک عرصہ دراز تک اُس ظالم کے جور و جفا سے انواع مصائب مین سخت گرفتار
رہے اور پکار پکار کر احد احد کہا کیے یعنی معبود میرا ایک ہے معبود میرا ایک ہے اللہ اکبر
ظلم و ستم جسکا نام ہے معبود برحق کی وحدانیت کا اقرار ایسی اوقات مین ایسے ہی
حضرات صادق الیقین کا کام ہے اتفاقاً ایک روز شب کے وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے

عنہ کا گذر اُس ظالم ستمگر کے مکان کی طرف ہوا آپ کے سمع مبارک مین آواز گریہ زاری از حد آہ و
بیقراری کے ساتھ پہونچی آپنے حال استفسار کیا لوگون نے یہ جواب دیا کہ بلال نام ایک غلام
بانواع ظلم و ستم مبتلا ہے اُسی کی گریہ و زاری کی یہ صدا ہے یہ سُنکر آپکو کمال رنج و ملال ہوا
حضرت بلال کے خریدنے کا دل سے خیال ہوا صبح کو اُس کافر ستمگر کے مکان پر تشریف لیجا کر
بطور نصیحت اُس سے فرمایا کہ خدا سے ڈر اور اس غلام پر اسقدر جور و جفا نکر اسنے سچے دین کو
اختیار کیا ہے اور اللہ جل شانہ کی خوشنودی کیواسطے یہ ظلم و ستم اُٹھاتا ہے تو کیسا سنگدل
ہے کہ تجھے رحم نہین آتا ہے اس غلام کو غنیمت جان اور اسکا احسان مان کہ آخرت مین
تیری کام آئے اُس کافر نے جواب دیا کہ آخرت ہے کہان و بالفرض اگر ہو بھی تو دنیا مین مجھے
کس چیز کی کمی ہے کہ آخرت کے وہمی خیال و گمان پر دھیان کرون آپنے پھر سمجھایا اور مکرر
فرمایا کہ اس حرکت سے باز آ اور اس بیچارے پر ظلم کرنے سے ہاتھ اُٹھا اُسنے کہا کہ اگر تم کو
اسکے حال پر بہت رحم آتا ہے تو تم بھی مالدار اور آخرت کے خواستگار ہو تمھین ثواب کماؤ
مین اسے بیچتا ہون خرید فرماؤ آپکی تو یہ دلی آرزو تھی ہی فرمایا بہتر ہے جو قیمت تو
طلب کرے مین دون اور اسکو خوشنودی خدا کے واسطے خرید کرون اُسنے کہا کہ تم اسکو
نہ خرید سکو گے اگر تمکو ایسے ہی اسکے خرید کرنے کا شوق ہے تو اپنا غلام نسطاس رومی مجھے
دیدو اور اسے لیلو باوجودیکہ وہ غلام آپکا بہت بڑی لیاقت و مداخلت خرید و فروخت کے

کام مین لگتا تھا اور قریب دو ہزار دینار کے اپنا ذاتی سرمایہ بھی جمع کیا تھا مگر آپ کہ اللہ تعالے
جل شانہ کی خوشنودی و رضامندی کیواسطے اپنی جان تک دیدینے پر مستعد رہتے تھے فورًا
اس بات کو منظور کر کے اپنا غلام نسطاس نام اُس کافر کو دیدیا اور چالیس اوقیہ کہ فی اوقیہ دو تولہ
کے قریب ہوتا ہے اُسپر اضافہ کر کے حضرت بلال رضؓ کو اُس ظالم الکفر کی قید سے چھوڑا لیا
اور اپنے ہمراہ لیکر چلے وہ کافر ہنستا تھا اور کہتا تھا کہ یہ شخص باوجود اس دانائی اور عقلمندی
کے اس معاملہ مین کسقدر جیہ کاہے کہ ایسے غلام صاحب مایہ کو جو کہ دو ہزار کی پونجی بھی رکھتا
ہے دیدیا اور ایسے نکمے غلام کو جو کسی کام کا نہین اور ایک کوڑی بھی پونجی نہین رکھتا
لے لیا آپ نے اُسکے طعن پر یہ جواب دیا کہ اس غلام بلال کا مرتبہ میرے نزدیک اس درجہ پر ہے
کہ اگر تو تمام ملک یمن کی بادشاہت کے عوض بیچتا تو بھی مین یہ خرید لیتا چھوڑتا پھر آپ
حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لائے اور سارا
قصہ نقل کر کے عرض کیا کہ آپ گواہ رہین کہ مین نے اللہ جل شانہ کی خوشنودی کیواسطے اسکو
آزاد کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس بات سے بہت خوش ہوئے اور حضرت بلال رضؓ فارغ البال ہو کر
آپ کے حضور مین رہنے لگے اسی طرح سے سات غلام لونڈیان کہ انکے مالک بوجہ اختیار کرنے
دین اسلام کے اُنپر ظلم کرتے حضرت صدیق اکبر رضؓ نے محض خوشنودی خدا و رسول کے واسطے
خریدکر کے آزاد فرمائے چنانچہ انمین سے ایک حضرت عامر بن فہیرہ ہین کہ بنی جدعان کے

غلام تھے انکو بھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے خرید کر کے آزاد کیا اور یہ بہت
بڑے اولیای کاملین سے تھے اور سفر ہجرت مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رکاب
فیض انکا تھے اور بیر معونہ کے دن شہید ہوئے اور ایک اُنمین سے حضرت زبیرہ ہین کہ یہ بھی کمال
درجہ کے ایمان کو پہونچی تھین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ نے انکو خرید کر کے
آزاد کیا تھا انجام کو اُنکی آنکھونکی بینائی جاتی رہی سابق مین جس شخص کی یہ کنیزک تھین
اُسنے براہ طعن انسے کہا کہ لات وعزیٰ کی مار نے تجکو اندھا کر دیا انھون نے جواب دیا لات وعزیٰ
کو ہرگز یہ قدرت نہین پروردگار عالم مالک ہے جس حالت مین چاہتا ہے اپنے بندون کو رکھتا
ہے اُنکا یہ کلمہ اخلاص اللہ جل شانہ کو پسند آیا فوراً اُنکی آنکھونکی بینائی حالت اصلی پر
آگئی اور اُن ہی مین سے بی بی مہدیہ ہین اور حضرت بیرہ کی بیٹی ہین کہ یہ دونون ایک
عورت جو قبیلہ بنی عبدالدار سے تھی لونڈیان تھین اور وہ عورت بسبب اختیار کرنے
اسلام کے انپر بڑا جبر وظلم کرتی تھی حضرت صدیق اکبر نے اُس عورت سے کہا کہ تو انکو میرے ہاتھ
بیچ ڈال اُسنے قیمت بہت کہی آپنے فوراً حوالے کی اور اُن لونڈیون سے کہ آٹا پیسنے مین
مصروف تھین فرمایا کہ اُٹھو چکی چھوڑ دو اور میرے ساتھ چلو اور خوش ہو اور
اللہ جل شانہ کا شکر ادا کرو کہ مین نے تمکو انسے خرید کیا اور براہ خدا آزاد کیا اُنھون نے عرض کیا
کہ یا حضرت برسون ہمنے اُسکا نمک کھایا ہے اور پرورش پائی ہے اب مناسب نہین کہ اسکا کام

ناتمام چھوڑ دین اگر آپ ارشاد فرمائین تو بقیہ کام تمام کرکے حاضر ہون آپ کلام سعادت
التیام سنکر بہت خوش ہوئے اور آفرین کہی اور اُن ہی کی خوشی کی موافق اُنکو اجازت دی اور
اُن ہی مین سے وہ عورت ہے جو کہ بنی مومل کی مملوک تھی اور بنی مومل ایک فرقہ ہے بنی عدی سے
اور چونکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ بھی فرقہ بنی عدی سے تھے اور اُسوقت تک مشرف
باسلام نہوے تھے اسوجہ سے اُس عورت پر سخت تعزیر کرتے تھے حضرت ابو بکر صدیق رضہ نے اُسکو بھی
مول لیکر براہ خدا آزاد کر دیا اور ام عبیدہ کو بھی خرید کرکے آزاد کیا تھا اور اُنکی علاوہ بہت سے دنکو
آپنے آزاد کیا صحیح روایت مین آیا ہے کہ مکہ معظمہ مین دو شخصون کے برابر کوئی صاحب دولت نہ تھا
ایک امیہ بن خلف اور دوسرے حضرت صدیق رضی اللہ تعالی عنہ آپنے رفتہ رفتہ اپنی ساری
دولت براہ خدا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر کامون مین مثل سفر ہجرت او تعمیر مسجد نبوی
وغیرہ مین صرف کر ڈالی حتی کہ آپ بالکل محتاج اور خالی ہاتھ ہو گئے اسی حال مین آپ ایک روز
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس اقدس مین حاضر تھے ایک کمل بجائے کرتے کہ آپکے گلے مین پڑا
تھا اور اُسمین جابجا پیوند کانٹون سے لگے ہوے تھے اسی اثنا مین حضرت جبرئیل علیہ السلام
نازل ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ابو بکر تو بڑی مالدار تھے یہ کیا ہوا کہ غریب
و محتاج ہو گئے آپنے ارشاد فرمایا کہ انھون نے اپنا سب مال خدا کی راہ مین اور مجھپر صرف کر ڈالا
اور اپنے پاس کچھ نہین رکھا اور ارشاد فرمایا کہ مَا نَفَعَنِی مَالُ اَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِی

قَالُ اَبِیْ بَکْرٍ یعنی کسی کے مال سے مجکو اسقدر نفع نہین پہونچا جسقدر ابو بکر کے مال سے مجھکو
نفع پہونچا حضرت جبرئیل نے کہا کہ اللہ جل شانہ نے ابو بکر کو سلام فرمایا ہے اور پوچھا ہے کہ اس
محتاجی اور غریبی مین بھی مجھسے راضی ہے یا کچھ دل مین رنج رکھتا ہے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ
تعالی عنہ اس ارشاد کو سنتے ہی بیقرار ہو گئے اور عجب حالت اُنپر طاری ہوئی اور کمال بیخودی
کے ساتھ عرض کیا کہ مین اپنے پروردگار سے کیونکر رنجیدہ خاطر ہونگا اور بار بار اس کلمہ کو
ارشاد فرماتے تھے اَنَا عَنْ رَبِّیْ رَاضٍ اَنَا عَنْ رَبِّیْ رَاضٍ یعنی مین اپنے
پروردگار سے راضی ہون مین اپنے پروردگار سے راضی ہون اللہ اکبر حضرت صدیق اکبر
رضی اللہ تعالی عنہ کا اللہ جل شانہ اور اُسکے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ معاملہ اور مخالفین کی
دلی بغض اور عداوت کا وہ حال معلوم نہین کہ بروز حساب لوگ اس معاملہ مین اللہ جل شانہ کو کیا جواب
دینگے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسطرح منھ دکھائینگے اللہ تعالی اپنی پناہ مین رکھے اور
شر اعدا سے بچاے تمام ہوا مضمون تفسیر عزیزی کا اور روایت ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے انتقال فرمایا تو حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ نے بسبب اسکے کہ اُنسے آپکے فراق مین صبر و
ضبط نہو سکتا تھا مدینہ طیبہ سے ملک شام کی جانب ہجرت کا قصد کیا جب یہ خبر امیر المومنین
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو پہونچی تو آپنے حضرت بلال رضہ سے فرمایا کہ تم ہجرت کا
قصد نکرو اور میری رفاقت مین رہو اور مسجد نبوی مین اذان دیا کرو عرض کیا کہ اگر آپنے

مجھے اپنے نفس کے واسطے خریدا ہے تو مین حاضر ہون مجھے اپنے حضور مین رکھیے اور جس کام کو جی چاہے
لیجیے اور اگر آپنے مجھے اللہ تعالیٰ جل شانہ کی خوشنودی کے واسطے خریدا ہے تو چھوڑ دیجیے مجھے واسطے
عمل اللہ جل شانہ کی یعنی جہان رہون اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا رہون اور خلق سے کچھ
سروکار نرکھون اور اب مین بوجہ انتقال فرمانے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس جگہہ
کے دیکھنے اور یہان پر قیام کرنے کی طاقت نہین رکھتا اس سے معذور و مجبور ہون معاف فرمایئے
آخر کار چار و ناچار حضرت بلال ہزاران رنج و ملال ایک لشکر کے ہمراہ کہ ملک شام کو جاتا تھا روانہ
ہوئے اور شہر دمشق مین پہونچکر وہین سکونت اختیار فرمائی تواریخ واقدی مین لکھا ہے کہ جب لشکر
بیت المقدس مین داخل ہوا اور درمیان اہل اسلام اور رومیون کے لڑائی واقع ہوئی تو یہ خبر پاکر
حضرت بلال لشکر اسلام مین تشریف لائے اور اصحاب کرام کے ہمراہ لڑائی مین شریک رہے
حتی کہ جب امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حسب الطلب رومیون کے
لشکر ظفر پیکر بیت المقدس مین رونق افروز ہوئے تو حضرت بلال آپ کی تشریف آوری کی
خبر پاکر آپکے حضور مین حاضر ہوئے آپ حضرت بلال کو دیکھکر بہت خوش ہوئے اور کمال محبت
کے ساتھ اپنے گلے لگایا اور بڑی عزت اور توقیر کے ساتھ اپنے پاس بٹھایا پھر اصحاب
کرام نے آپسے التجا کی کہ یا حضرت آج حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اذان کہلایئے
ہم سب کمال مشتاق ہین ضرور ارشاد فرمایئے بعد اسکے جب نماز ظہر کا وقت آیا

تو آپ نے حضرت بلال رضؓ سے اذان دینے کو فرمایا اور ارشاد کیا کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری اذان کے مشتاق ہیں پس کہو تم اذان اور یاد دلاؤ اُنکو وقات اُنکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جب حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ نے اذان شروع کی کہا اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ تو تھرا اُٹھے دل مسلمانوں کے اور کانپنے لگے بدن پھر جب کہا اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تو ہنگامۂ حشر برپا ہو گیا اور کیفیت فرو وصال جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تازی ہو گئی پھر جب فرمایا اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ تو اشتداد اور کثرت سے گریہ زاری وحالت بیقراری تمام اصحاب کرام اور جملہ اہل اسلام پر طاری ہوئی قریب تھا کہ پھٹ جائیں قلوب مومنین اور ہلاک ہو جائیں تمام حاضرین اور نزدیک تھا کہ موقوف کر دیں اذان حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ بخوف ہلاک ہو جانے تمام اہل اسلام کے مگر بعجلت ختم کیا آپ نے اذان کو اور نماز پڑھائی جناب امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے پھر جب آپ نے نماز سے فراغت پائی اور بیٹھے اور متوجہ ہوئے مسلمانوں کیطرف تو اُسوقت حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کیا کہ یا امیر المومنین سرداران لشکر شام گوشت چڑیوں کا اور روٹیاں صاف عمدہ آٹے کی کھاتے ہیں اور غربای مسلمین اور ضعفا مساکین کو یہ کھانے میسر نہیں آتے ہیں یہ سنتے ہی حضرت عمر رضؓ فاروق کو جلال آیا اور بکمال غصہ سے ارشاد فرمایا کہ یہ کیا کہا بلال نے حاضرین میں سے ایک شخص یزید بن سفیان نے عرض کیا کہ یا حضرت جو حال

بلال نے بیان کیا وہ بہت صحیح ہو چونکہ نرخ اس ملک کا ارزان ہو اور ہاتھ ہمارے
کشادہ لہذا بخیال قتال کفار یہ چیزین ہم کھلاتے ہین اور ان غذاؤن سے اپنی جانون کو
قوت دیتے ہین یہ سنکر آپنے ارشاد کیا اگر یہ بیان تمھارا صحیح اور بجا ہو تو اس قسم کا کھانا تم کو
درست اور روا ہو لیکن مین نہ تجاوز کرونگا یہان سے جبتک کہ نہ حاضر ہونگے تمام غربای مسلمین اور
محتاج و مسکین پھر جب سب لوگ حاضر ہوئے تو آپنے امیران و سرداران لشکر اسلام کی طرف
مخاطب ہو کر فرمایا کہ گیہون و جو اور شہد اور زیت و مسور اور سرکہ اور سوائے اسکے جس چیز
کی ضرورت ہو انکو دیا کرو اور انکی خبرگیری سے غافل نرہا کرو اور محتاجون کی طرف مخاطب ہو کر
فرمایا کہ یہ چیزین تمکو سرداران و امیران لشکر سے ملینگی اور بیت المال سے مین جو کچھ تمکو
دونگا وہ علاوہ برین اور اگر یہ لوگ اسمین کچھ کمی و قصور کرین تو مجکو خبر دینا مین انکو معزول کرونگا
المختصر جب لشکر اسلام نے بیت المقدس سے کوچ کیا تو باجازت حضرت امیر المومنین رضی
اللہ تعالے عنہ حضرت بلال کو اپنے قیام گاہ شہر دمشق کی جانب معاودت کی نوبت
آئی بیسوین یا اٹھارھوین سال مدینہ طیبہ کی ہجرت سے آپنے وہین وفات فرمائی
انا للہ وانا الیہ راجعون اور یہ روایت جو مشہور ہو کہ بعد دکھانے خواب آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ مین پھر تشریف لائے اور انکی
اذان دینے سے تمام مدینہ مین ہنگامہ حشر برپا ہوا اسکو مولانا جلال الدین سیوطی نے

بے اصل کہا ہی اور حضرت بلال کا مدینہ طیبہ مین بعد انتقال فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے اذان کہنا اور اُسی حالت بیخودی مین گر پڑنا اور جان بحق تسلیم ہو جانا جیسا کہ
قصہ مشہور مین مذکور ہی یہ تو محض غلط اور مطلق بے اصل ہی مسلمانون کو لازم ہی کہ بزرگانِ دین
خصوصًا جناب حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات مین بے اصل باتون کے
لکھنے اور پڑھنے سی بہت پرہیز کرین لعنۃ اللہ علی الکاذبین کے مصداق نہ بنین اور یہ بھی
جاننا چاہیے کہ امیہ بن خلف کافر جسکے حضرت بلال سابق مین غلام تھے انجام کو وہ کافر
حضرت بلال ہی کی ترغیب و جوشدہانی سی قتل کیا گیا چنانچہ مختصر کیفیت اُسکی یہ ہی کہ بدر کی لڑائی
مین حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالی عنہ کو دو زرہین مال غنیمت سے ہاتھ آئی تھین وہ اپنے
ہاتھون مین لیے ہوئی چلے آتے تھے کہ اس اثنا مین امیہ بن خلف مع اپنے بیٹے علی کے انکو ملا
اُسنے بامید دوستی کہ سابق مین تھی انسے کہا کہ زرہونکو ڈالدو اور مجھے بچالو اگر مجھے بچالوگے
توان زرہون سے زیادہ نفع پاؤگے یہ سنکر حضرت عبد الرحمن رض نے زرہون کو ڈال دیا اور اپنے ایک ہاتھ
سے امیہ کا ہاتھ اور دوسرے ہاتھ مین اُسکے بیٹے علی کا ہاتھ پکڑ لیا اور دونون کو ساتھ لے چلے اس
اثنا مین حضرت بلال نے امیہ کو دیکھکر شور کیا کہ ای مسلمانو دوڑو دیکھو کہ خدا کا دشمن امیہ
بن خلف جاتا ہی ایسا نہو کہ نکل جائی اور پھر ہاتھ نہ آئی مسلمان حضرت بلال کی آواز سنکر
دوڑی حضرت عبد الرحمن رض نے ہرچند کہا کہ یہ میری قیدی ہین مگر کچھ سماعت نہوئی اور

خباب بن منذر نے جھپٹ کر اپنی تلوار سے اُسکی ناک کاٹ لی پھر مسلمانون نے اُسے گھیر لیا اور مار کر جہنم مین پہونچا دیا حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضؓ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ خدا غریق رحمت فرمائی بلال کو کہ اُنھون نے میری زرہین کھوئین اور میری قیدیون کو قتل کرا ڈالا۔ اب بعد ختم ہونے احوال حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کچھ حالات فضیلت سمات حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کے لکھے جاتے ہین جنکو بگوش ہوش سُننا چاہیے۔ اگرچہ آپ بظاہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت بابرکت مین حاضر نہو سکے مگر آپ کو فیوض روحانی اعلیٰ درجے کی حاصل تھی ظاہر مین حاضر نہونا حضرت اویس کا آپکے حضور اقدس مین دو وجہون سے تھا چنانچہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اویس کے عشق محبت کی تعریف اپنی نسبت بہت فرمائی تو صحابہ رضؓ نے عرض کیا یارسول اللہ اویس نے آپکو دیکھا ہی یا نہین فرمایا کہ بچشم ظاہر اُسنے ہمکو نہین دیکھا ہی لیکن باطن کی آنکھ سے مشرف بزیارت ہوتا ہی صحابہ رضؓ نے عرض کیا کہ ایسا عاشق صادق بظاہر شرف زیارت سے کیون نہین بہرہ اندوز ہوتا فرمایا دو وجہون سے اول بسبب غلبۂ حال کے ہماری ملازمت کی طاقت نہین رکھتا دوسری ہماری شریعت کے پاس لحاظ سے کہ ماں اُسکی ضعیفہ مومنہ نابینا ہی اُسی کی خدمت کی وجہ سے حاضر نہین ہوسکتا شتربانی کرکے اُجرت لاتا ہی اور ماں کو کھلاتا ہی صحابہ رضؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ہم انکو دیکھ سکتے ہین آپنے حضرت ابوبکر رضؓ کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ

تم اُسکو نہ دیکھو گے مگر عمر اور علی البتہ دیکھینگے اور ارشاد کیا کہ اویس کے بدن پر بال بکثرت
ہین اور بائین پہلو اور ہتیلی پر درم کے برابر سفیدی ہے اور وہ سفیدی برص نہین ہے پہر
حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہما سے ارشاد فرمایا کہ جب تم اُسکو پانا تو میرا اسلام
اُسے پہونچانا اور کہنا کہ میری اُمت کے لیے دعای مغفرت کرے پہر ارشاد کیا اَجَلُّ اَولِیَاءِ اللہِ
تعالی الاَتقیاءُ الاَخفیاءُ یعنی بڑے جلیل القدر اولیا وہ ہین جو زیادہ تقوی کرتے ہین
اور اپنے کو پوشیدہ رکہتے ہین پہر دوبارہ حضرات صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم اُنکو
کہان پائینگے فرمایا کہ یمن مین اور تم اُسکے قدم بقدم چلنا اللہ اکبر کیا مرتبہ ہے حضرت
اویس رحمۃ اللہ علیہ کا کہ جنکے قدم بقدم چلنے کی آپنے حضرات صحابہ کو ہدایت فرمائی پہر ارشاد
فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالی ستر ہزار فرشتے ہم شکل حضرت اویس کے پیدا فرمائے گا اور اُسکے
درمیان مین اویس کو جنت مین پہونچائیگا تاکہ کوئی واقف نہو کہ انمین اویس کون ہے یہ اسواسطے
کہ اویس نے دنیا مین اپنے کو لوگون سے پوشیدہ رکھا اور اللہ تعالی کی عبادت بھی پوشیدہ کی پس جناب
باری تعالی کو منظور ہوا کہ آخرت مین بھی چشم غیر سے محفوظ رہے اور کسی کی نگاہ اُسپر نہ پڑے پہر یہ
حدیث قدسی ارشاد فرمائی اَولِیَائِی تَحتَ قِبَائِی لَا یَعرِفُہُم غَیرِی یعنی اللہ جل جلالہ
ارشاد فرماتا ہے کہ میرے اولیا میری قبا کے نیچے ہین نہین پہچانتا کوئی اُنکو بجز میرے یعنے اُنکے مراتب
ایسے علی ہین کہ بجز میرے کوئی نہین جانتا حضرت ہرم بن حیان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین

کہ جب مین نے حضرت اویس کے درجہ شفاعت کی خبر سُنی تو مجھے زیادہ اُنکی زیارت کا اشتیاق
ہوا مین اُنکی تلاش مین نکلا اتفاق سے کوفہ مین دریای فرات کے کنارے وضو کرتے اور کپڑے
دھوتے نظر آئے جو نشانات اور پہچان اُنکی میرے ذہن مین تھی اُن ہی نشان سے مین نے پہچانا اور سلام
کیا آپنے میرے سلام کا جواب دیا مجھے اُنکا حال زرد دیکھکر بہت رونا آیا اور وہ بھی روئے اور فرمایا
کہ ای ہرم بن حیان تو یہان کہان آیا اور کسنے تجھے راستہ بتایا مین نے کہا کہ آپنے مجھے کیونکر
پہچانا اور میرا اور میرے باپ کا نام آپنے کسطرح جانا فرمایا نَبَّأَنِیَ العَلِیمُ الخَبِیرُ یعنے آگاہ
کیا مجھکو میرے رب جاننے والی خبر دار نے اور فرمایا کہ میری روح نے تیری روح کو پہچان لیا اسواسطے
کہ ایمان والون کی روح ایک دوسرے کو پہچانتی ہے ہرم بن حیان کہتے ہین کہ مین نے حضرت اویس سے
عرض کیا کہ کوئی حدیث مجھے سنائیے اور اُسکا مطلب سمجھائیے فرمایا کہ مین نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نہین کی ہے مگر آپکے احادیث لوگون سے سُنے ہین لیکن
مین نہین چاہتا کہ محدث اور واعظ بنون مجھے خود ایک شغل ہے کہ اُسکی وجہ سے کسی طرف متوجہ نہین
ہوسکتا مین نے عرض کیا کہ کوئی آیت قرآن مجید کی پڑھیے تاکہ مین آپکی زبان مبارک سے
سنون فرمایا اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھکر بہت روئے پھر کہا اللہ جل شانہ فرماتا ہے
وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ ۝ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ
وَمَا بَیْنَہُمَا لٰعِبِیْنَ ۝ مَا خَلَقْنٰہُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَہُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝

یعنی ہمنے جن اور آدمی کو نہین پیدا کیا مگر محض اپنی عبادت کیواسطے اور نہین پیدا کیا
ہمنے زمین و آسمانون کو اور جو شے ان دونون کے درمیان مین ہے کھیلتی ہوئی اور نہین کیا ہمنے دونکو
مگر ساتھ امر حق کے لیکن اکثر لوگ نہین جانتے تو اسکو بیان کر کر ایک چیخ ماری ایسی مین سمجھا کہ انکو
جنون ہو گیا پھر فرمایا کہ ای ابن حیان تم میرے پاس کس غرض سے آئے مین نے کہا تاکہ آپ سے اُنس
حاصل کر کے تسلی خاطر پاؤن فرمایا کہ مین ہر گز گمان نہین کر سکتا کہ جس شخص نے خدا کو پہچانا ہو وہ
دوسرے سے مانوس ہو سکے اور غیر خدا سے اُسکو آرام حاصل ہو پھر مین نے عرض کیا کہ مجھے کوئی نصیحت
فرمائیے ارشاد کیا کہ جب تو سوئے تو موت کو سرہانے سمجھنا اور جب جاگے تو آنکھون کے سامنے
تصور کرنا ای ابن حیان تمھارا باپ گیا اور آدم و حوا و نوح و ابراہیم و داؤد و سلیمان و موسیٰ و عیسےٰ
علیہم السلام انتقال کر گئے اور حضرت پیغمبر خدا محبوب کبریا نے وفات فرمائی اور حضرت ابو بکر
صدیق انتقال فرما گئے اور حضرت عمر فاروق بھی دنیا سے تشریف لے گئے افسوس صد افسوس ہرم کہتے ہین
کہ مین نے کہا کہ حضرت عمر فاروق ابھی زندہ ہین فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اُنکے انتقال کی مجھے
خبر دی ہے اور مین مر جاؤنگا اور تو بھی مریگا پھر فرمایا کہ ای ہرم گناہ کو اگرچہ کیسا ہی چھوٹا ہو حقیر
نہ سمجھنا ذرہ سی خطا پر بڑا قصور تصور کرنا اور کتاب اللہ او سنت حضرت رسول اللہ کے موافق
کام کرنا اس طریقہ کے خلاف ایک قدم باہر رکھنا اور جمہور امت کے روش کو اختیار کرنا اگر اسمین
غفلت کریگا تو دوزخ مین پڑیگا پھر مجھے چند دعائین دین اور فرمایا کہ اب مین تجھ سے

جدا ہوتا ہون مین نے ہر چند چاہا کہ تھوڑی دور آپکے ہمراہ چلون مگر نہ مانا پھر آپ روئی اور مجھے رُلایا
اور رخصت ہوے اور مین اُنکو دیکھتا رہا یہان تک کہ جاتے جاتے غائب ہوگئے یہ سب ملخص ہے
تذکرۃ الاولیا مولنا فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کا اور مسلم شریف مین حضرت عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق بہترین تابعین ایک
شخص ہے کہ کہا جائیگا اُسکو اویس اور اُسکی ایک مان ہے اور تھا اُسکے برص پس حکم کرنا
اور چاہنا اُس سے کہ استغفار کرے تمہارے لیے اور مولانا جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے
جمع الجوامع مین لکھا ہے کہ جب اہل یمن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت مین حاضر
ہوتے تو آپ اُنسے اویس بن عامر کا حال دریافت فرماتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خبر دی تھی کہ اویس قرنی تمہارے پاس آئیگا تم اُس سے استغفار طلب کرنا
اسوجہ سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُنکا حال دریافت فرمایا کرتے تھے یہان تک کہ جب حضرت
اویس آپکی خدمت والا درجت مین حاضر ہوئے تو آپنے اُنسے پوچھا کہ تم اویس بن عامر ہو کہا ہان پھر
فرمایا کہ تم قبیلہ مراد سے قرن کے رہنے والے ہو کہا ہان پھر فرمایا کہ تمہاری مان زندہ ہے کہا ہان
پھر پوچھا کہ تمہارے برص تھا اور وہ دفع ہوا تمہاری دعا سے اور درم کے برابر نشان
اُسکا باقی رہا تمہاری آرزو کے موافق کہا ہان پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا
کہ سنا ہے مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ آویگا تمہارے پاس دیس

ابن عامر ساتھ امداد اہل یمن کے قبیلہ مراد سے اور اُسکے بدن پر برص تھا پھر جاتا رہا مگر جگہ ایک
درم کی اور اُسکی ماں ہی اور وہ نیکی کرتا ہی اُسکے ساتھ اگر قسم کھائے خدا پر تو سچ کرتا ہی اُسکو
خدای عزوجل اگر ہو سکے تجھسے تو استغفار طلب کرنا تو اُس سے پس استغفار کرو تم میری لیے کہا اے
امیر المومنین مجھ ایسا ہی آدمی استغفار کرے آپکے لئے فرمایا کہ ہان استغفار کرو میری لیے پس استغفار
کی حضرت اویس نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیواسطے اور ابو القاسم عبد العزیز بن جعفر
حرمی نے فوائد مین اور ابن عساکر اور خطیب نے تاریخ مین یحیی بن سعید سے اور اُنھون نے
سعید بن المسیب سے اور اُنھون نے حضرت عمر بن الخطاب رضؓ سے نقل کی ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے کہا کہ فرمایا مجھسے ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ای عمر پس عرض کیا
مین نے کہ لبیک وسعدیک یعنی حاضر ہون اور جو حکم ہو بجالاؤن مین یا رسول اللہ اور گمان کیا مین نے
کہ آپ کسی کام کو مجھکو بھیجین گے پس فرمایا ای عمر میری اُمت مین ایک شخص ہوگا کہ اُسکو اویس قرنی کہین گے
اور پہونچیگی اُسے ایک بلا جسد مین یعنی برص پھر دعا کریگا خداے تعالیٰ سے تو دور
کریگا اللہ تعالیٰ اُسکی بدن سے اُس بیماری کو مگر باقی رہیگا اُسمین سے ایک درم کی برابر اُسکی خواہش
سے جب دیکھیگا اُسکو تو یاد کریگا خدای عزوجل کو پھر جب ملو اُس سے تو پہونچانا اُسکو میری طرف
طرف سے سلام اور کہنا اُس سے کہ دعا کری تیری لیے کہ وہ کریم اور بزرگ ہی اپنے پروردگار کے نزدیک
اگر قسم کھائی خدا پر تو سچا کری خدای عزوجل اُسکو اور شفاعت کریگا وہ لوگون کی

مانند قوم ربیعہ و مضر کو کہ نام دو قبیلون کے ہین اور اُنمین لوگ بہت تھے یعنی بہت کثرت سے لوگون کی
شفاعت کریگا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین پس تلاش کیا مین نے انکو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی حیات مین تو نہ پایا مین نے اُنکو پھر تلاش مین رہا مین اُنکی حضرت ابوبکر کی خلافت مین
مگر نہ پایا مین نے انکو پھر تلاش کرتا رہا مین اُنکو اپنی عہد خلافت مین قافلون کے درمیان جو کہ شہرون سے
آتے تھے اور پوچھا کرتا تھا مین باشندگان مراد اور قرن سے کہ آیا ہے کوئی شخص تمھارے درمیان مین
کہ نام اُسکا اویس ہے تو پھر کہا ایک شخص نے قوم قرن مین سے کہ وہ میرے چچا کا بیٹا ہے اے امیر المومنین پوچھتے
ہین آپ حال ایک شخص ایسے پست مرتبہ اور خوار و دنی کا اور نہین ہے وہ شخص ایسا کہ پوچھین
آپ حال اُسکا یہ سنکر آپ نے اُس شخص سے فرمایا کہ دیکھتا ہون مین تجکو اُسکے مقدمہ مین ہلاک
ہونے والا آپ فرماتی ہین کہ مین یہی ذکر کر رہا تھا کہ ناگہان ایک اونٹ پُرانے پالان کا
نمودار ہوا اور مین نے دیکھا کہ ایک شخص لباس کہنہ پہنے ہوئے اُسپر سوار ہے مین نے اپنے دل مین
کہا عجب نہین کہ اویس یہی ہو پھر جب وہ قریب آیا تو مین نے کہا کہ اے بندۂ خدا کیا تو اویس قرنی ہے اُسنے
کہا کہ ہان پھر مین نے کہا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمکو سلام کہا ہے کہا علی رسول اللہ و علیک
یا امیر المومنین پھر مین نے کہا کہ تمکو حکم کیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے دعا کرنے کا پس
تم دعا کرو میرے واسطے پھر اُنھون نے دعا کی میرے لیے بعد ازان مین ملاقات کرتا رہا اُن سے موسم حج
مین اور مین کہتا اُنسے احوال و اسرار اپنے اور وہ بیان کرتے مجھسے حالات اپنے

سبحان اللہ کیا مرتبہ جلیل القدر ہین حضرات اولیاء اللہ کے امتنان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
اور ابن عساکر حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہین کہ جب اہل قرن موسم حج
مین آئے تو اُنسے حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے دریافت کیا کہ آیا ہے کوئی شخص
تمھارے درمیان مین کہ نام اُسکا اویس ہو یہ سُنکر اُنمین سے ایک شخص نے عرض کیا کہ اے امیر المومنین
آپ کیا چاہتے ہین ایسے شخص سے کہ جنگلون مین رہتا ہے اور آدمیون مین نہین آتا ہے اُسکا آپنے
اُس سے فرمایا کہ میرا سلام اُسکو پہونچانا اور کہنا کہ مجھسے ملاقات کرو بعد ازان جب اُس شخص نے
حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا سلام اور پیغام اویس کو پہونچایا تو وہ آپکی خدمت مین حاضر ہوئے
آپنے پوچھا کہ کیا تم اویس ہو کہا ہان یا امیر المومنین پھر آپنے ارشاد کیا کہ تمھارے بدن پر سفیدی
تھی پھر دور کیا اُسکو اللہ جل شانہ نے تمھاری دعا سے پھر دعا کی تمنے کہ باقی رہے اُسمین سے
کچھ نشان عبرت کے لیے کہا کہ ہان آپکو کسنے یہ خبر دی فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اور مجھکو حکم کیا ہے کہ سوال کرو مین تم سے دعا کا اویس دعا کرو میرے واسطے پھر دعا کی حضرت اویس نے
حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے لیے اور کہا کہ آپسے ایک غرض میری ہے
فرمایا کہ بیان کرو عرض کیا کہ چھپائیے آپ حال میرا اور نہ ظاہر فرمائیے کسی پر اور اذن دیجیے
مجھے کہ پھر جاؤن مین یہان سے پھر آپنے رخصت کیا اُنکو۔ اور ابن عساکر کی ایک روایت سے
حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہما خود حضرت اویس کی تلاش مین جانا

اور بعد ملاقات انھو دعا کی فرمایش کرنا بھی ثابت ہی مگر ان حضرت کا پیراہن مقدس نبوی
صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اویس کے پاس لیکر جانا موجب وصیت آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کے
اور جو حالات مشہورہ اس ضمن مین مذکور ہین وہ اس عاجز کی نگاہ سے کسی کتاب معتبر مین نہین گذرے
واللہ اعلم بالصواب اور ان روایات سے یہ بھی ثابت ہوتا ہی کہ حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ
تعالی عنہما سے اور حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ سے اوقات مختلفہ مین کئی مرتبہ ملاقات ہوئی ہی
اور یہ جو مشہور ہی اور بعض کتب مین لکھا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری
امت کے لوگ اویس کی شفاعت سے ربیعہ و مضر کی بکریون کے بالون کی برابر بخشی جاوینگے اسکی سند
کسی معتبر کتاب سے نہین پائی جاتی اور جاننا چاہیے کہ حضرت اویس رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ پوشیدہ
رہے لوگون مین یہان تک کہ شہید ہوے نہاوند کی لڑائی یا جنگ صفین حضرت امیر المومنین
علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ کی عہد خلافت مین آپکے سامنے لڑکر شہید ہوئے انا للہ وانا
الیہ راجعون اگرچہ آپکے حالات فضیلت آیات اس فقیر کی نگاہ سے بکثرت گذرے ہین
مگر بخیال اختصار بیان اسیقدر پر اکتفا کیا ہی زیادہ طوالت کو دخل نہین دیا ہی الحمد للہ کہ
آج بستم شہر شعبان المعظم روز جمعہ ۱۳۱۱ ہجری کو کتاب مستطاب مسمی بہ نجات الاحباب
فی مناقب المصطفی و الاصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مختصر حالات و فضائل
مین مع مناقب اصحاب عالیجناب و حضرات چار یار باوقار کے اختتام کو پہونچی اللہ تعالے

اسکو خاص و عام مقبول فرمائے اور اس عاصی مؤلف فقیر و حقیر عاجز و مسکین محمد سراج الیقین کا
خاتمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل و تصدق میں و اصحاب کبار با وقار کی برکت سے
بالخیر ہو جائے آمین ثم آمین یارب العالمین

خاتمۃ الطبع

زمزمہ عندلیب قلم حمد پرورد عالم ہے کیونکہ بغیر اقتدای حدیث صحیح کل امر ذی بال لم یبدأ بحمد اللہ فھو اقطع
ہر کار بزرگ اجزم ہے اور ترانہ بلبل سخن درود و سلام شہنشاہ زمن ہے اسلیے کہ اتباع امر رب جلیل یا ایہا الذین آمنوا
صلوا علیہ وسلموا تسلیما واجب و متحتم ہے اما بعد عامہ مسلمین کو بشارت ہے اور کافہ مومنین کو اشارت کہ یہ کتاب
لاجواب مقبول ولی الالباب مناقب جناب سہل مقبول اصحاب میں عارف اکمل فاضل اجل سوۃ المحققین قدوۃ المدققین
جناب مولوی حافظ شاہ **سراج الیقین** صاحب نے خالصاً لوجہ اللہ بغرض حصول ثواب و حصول اجر بے حساب
تصنیف فرمائی اور جناب حاجی الحرمین الشریفین مولوی منشی **محمد قمر الدین** تاجر کتب کانپور ٹپکاپور نے
مطبع قیومی کانپور میں بحسن صحت و خوبی کاغذ و کتابت چھپوائی تا آنکہ یہ عروس زیبا
آخر شعبان المعظم ۱۳۳۱ ہجری میں حلیۂ طبع سے مجلی ہوکر معرض شہود میں آئی۔
لہٰذا تاجران با وقار و مہتمان مطابع دیار و امصار بغیر اجازت مصنف صاحب ممدوح و مولوی صاحب
موصوف عزم انطباع نکریں بلکہ جسقدر نسخے مطلوب ہوں بلا تکلف مطبع قیومی کانپور میں مولوی صاحب
مسبوق الذکر سے طلب فرمائیں۔ والسلام علی من سلک سبیل الاسلام فقط۔

الملتمس منیجر مطبع قیومی کانپور ٹپکاپور

بعد حمد و صلوٰۃ کے یہ عاجز اشرف علی عفی عنہ کہتا ہے کہ میں نے اس کتاب کو اول سے آخر تک حرفاً حرفاً دیکھا بہت دل خوش ہوا اللہ تعالیٰ قبول و نافع فرماوے آمین فقط